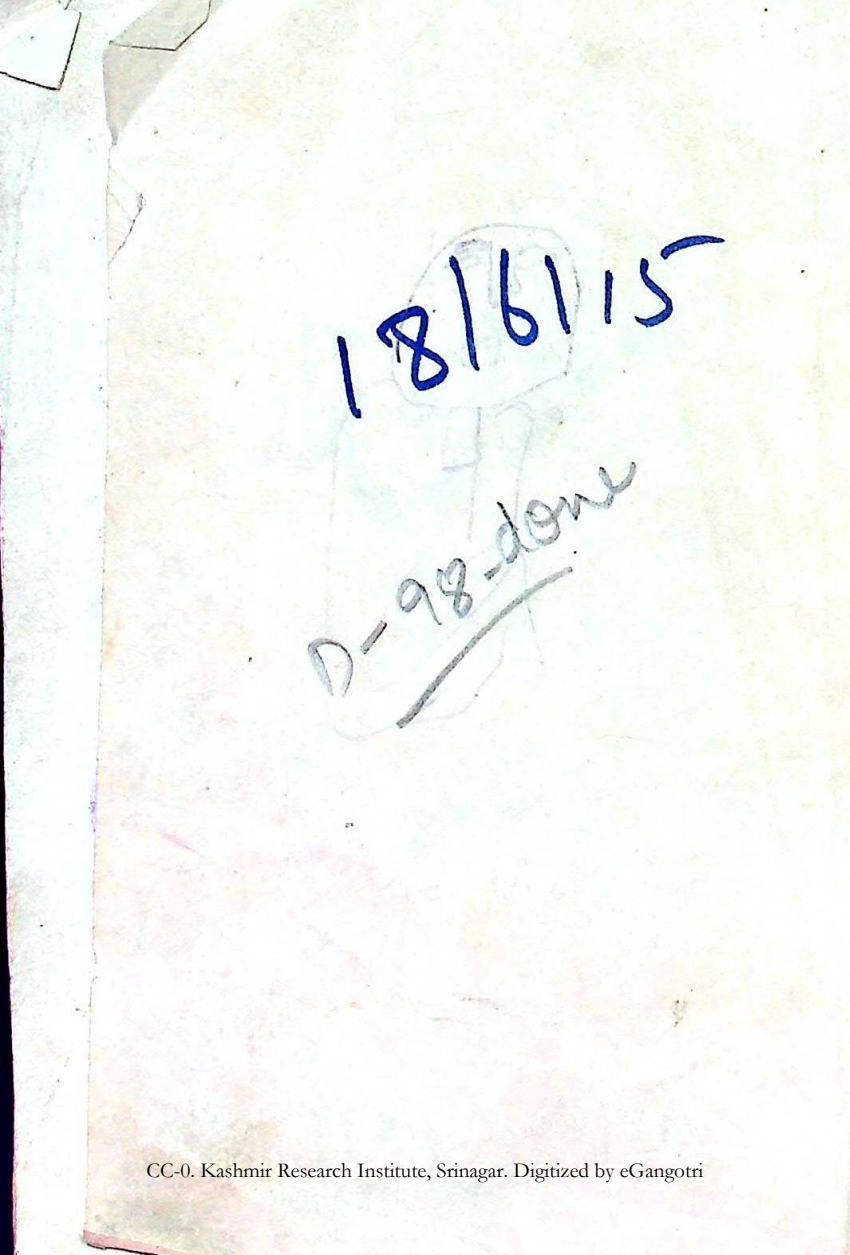

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زعفران زار

افسانے

امر ماموہی

پبلشرز

شاہین بک سٹال، سرینگر کشمیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

(جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں)

تعداد . . . . . ایک ہزار

Rs: 5.75
قیمت : پانچ روپیہ پچھتر پیسے

پبلشرز

شاہین بک سٹال سرینگر کشمیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تمام افسانوں کے واقعات کردار اور بیانات

بالکل فرضی ہیں کسی بھی قسم کی

کوئی بھی مطابقت محض اتفاقیہ

تصور کی جائے گی جس کیلئے

مصنف یا پبلشر پر کسی قسم کی

ذمہ داری عائد نہیں ہو سکتی

ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں کلچرل اکیڈمی آف آرٹس اینڈ لنگویجز سرینگر کا
دلی شکریہ ادا کرنا اپنا ایک خوشگوار فرض سمجھتا ہوں
جس نے اس مجموعہ کی اشاعت کے سلسلے میں میری
مالی امداد کی، زیر مطالعہ مجموعہ کے لئے اس ادارے
پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہو سکتی ہے۔

"اسر"

نوٹ: کسی بھی نقص یا بیان کیلئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نے آبلۂ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اقبالؒ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرگذشت

میری ادبی زندگی کا آغاز میرے ناول "کچلے پھول" سے ہوتا ہے۔ اسے بے حد سراہا گیا، ——— "زعفران زار" ان درجنوں افسانوں میں سے سترہ کا مجموعہ ہے۔ جنہیں میں نے ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۳ء کے آخر تک لکھا۔ ان میں سے کچھ افسانے تمباکو باندھنے کے کام آئے۔ کچھ رشتہ داروں کے بچوں نے کاٹ پھینکے، کچھ ان کی ٹٹی اٹھانے کے کام آئے، کیونکہ ان کی ماؤں کی الفاظ میں وہ بالکل ردی کاغذ تھے، ——— چند ایک سے آگ سلگی گئی اور کچھ یار لوگ لے اڑے ——— ایسا کیوں ہوا ——— ؟ اس سوال کا جواب میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک نئے اردو لکھنے والے کی تحریروں کی عزت افزائی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے ——— لیکن آخر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا، چند دوست اس پر بضد رہے کہ مجھے ایک مجموعہ شائع کروانا چاہیئے، ——— دن رات کی مسلسل تکرار سے میں تنگ آگیا اور آخر کار بچے کھچے پچیس افسانوں میں سے میں نے وہ افسانے شائع کرانے کے لئے چن لئے۔ جن کا کاغذ ابھی کیڑوں کی نظر نہ ہو چکا تھا۔ اور جو سالم کے سالم موجود تھے ———

اب میرے درپیش سرگذشت لکھنے کا مسئلہ ہے۔ جو کچھ اس عنوان کے تحت میں لکھنا چاہتا ہوں وہ لکھ نہیں سکتا ہوں۔ کیونکہ اسے پڑھ کر آپ کتاب کھڑکی سے باہر پھینک دیں گے۔ اور آپکا نقصان ہوگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس لئے پند غیر رسمی اور غیر ضروری باتیں لکھنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

میں پروپیگنڈے کو ادب نہیں سمجھتا ہوں ـــــ ادب کی افادیت کا ضرور قائل ہوں، افادیت اور پروپیگنڈے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج سے نو دس سال پہلے (جانے یہ نیک کام اب ہوتا ہے یا نہیں) اردو کا جو بہترین ادب شائع کیا جاتا تھا۔ وہ ادب سے زیادہ ریڈیو ماسکو اور ریڈیو پیکنگ کی آواز ہوتی تھی، اور ایسے ادب کی عمر بھی ریڈیو پروگرام جیسی ہوتی ہے۔ اور اہمیت اس لیڈر کی تقریر سے بھی کم جسے الیکشن لڑنا ہوتا ہے وہ ادب ادب نہیں ہو سکتا ہے، جو ریڈیو ماسکو ریڈیو پیکنگ یا وائس آف امریکہ کا پرتو ہو ـــــ!

ادب کی اپنی انفرادیت ہے۔ اس انفرادیت کو ختم نہیں کیا جا سکتا ہے ـــــ ادب کا نصب العین سیاست نہیں۔ ادب اور سیاست حقیقت میں دو متوازی خطوط ہیں۔ جو ایک دوسرے سے اثر تو قبول کر سکتے ہیں* اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ادب زندگی کا آئینہ، زندگی کی تنقید اور تفسیر ہے۔ ادب کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دور کے ہر تقاضہ کو پورا کرے لیکن شاہکار ادب صرف اپنے دور کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ہر دور میں اس کی اہمیت مسلم رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملٹن، ہومر، ورجل، دانتے، کالی داس، شیکسپیئر... اور غالب جیسے لوگوں کو نہ صرف ان کے دور میں پڑھا گیا، بلکہ آج بھی وہ ہماری دلچسپی کے مرکز ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے ـــــ اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اچھے ادب کے لئے زندگی کا آئینہ ہونا، اور زندگی کی تنقید و تفسیر ہونا ہی کافی نہیں

* لیکن ایک دوسرے میں فنا نہیں ہو سکتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بلکہ اس میں وہ چیز بھی ہونی چاہیئے، جو ہر دور کی روح کو کشش کر سکے اور اس چیز کو ہم کوئی بھی نام دے سکتے ہیں ——— حسن، آہنگ، لچک یا کچھ اور ———!

افادیت اور مقصدیت کے مطالبات ٹھیک اور واجب ہیں — لیکن یہ افادیت اور مقصدیت غلامانہ یا بیمار ذہنیت کی پیداوار نہیں ہونی چاہیئے ———!

لیکن میں یہ فضول سا مضمون لے بیٹھا، اسے چھوڑ دیجیے — مجھے آپ سے کچھ اور بھی کہنا ہے۔!

ایک صاحب نے میرے افسانوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ میرے افسانے ننگی گالی ہوتے ہیں، اگر موجودہ دور میں "حقیقت کے عکس" کا نام ننگی گالی رکھا گیا ہے تو مجھے اپنے جرم کا اعتراف ہے۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ افسانہ کسے کہتے ہیں ——— افسانہ لکھنے کے اصول اور گر کیا ہیں۔ معیاری افسانہ کسے کہتے ہیں ——— میں نے کبھی کسی بڑے یا چھوٹے ادیب سے صلاح نہیں لی۔ اور نہ ہی کسی خاص ادیب کے ساتھ میری راہ و رسم ہے ———!

ایک خاص بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اردو افسانوں کا زمانہ گذر گیا ——— کیا اردو افسانہ عروج کی انتہا کو پہنچ گیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو اردو کا، او ہنری، موپاسان، اور ٹالسٹائی کون ہے؟

میں بھارت میں اردو کا مستقبل روشن دیکھتا ہوں لیکن اسے تاریک بنایا جا رہا ہے۔ اب ادب بھی ایک فلم کمپنی بن چکا ہے، جہاں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نام دیکھے جاتے ہیں۔ ایک نئے ادیب کو اپنی کوئی چیز شائع کرانے میں یہ پاپڑ پیلنے پڑتے ہیں۔ کہ بعض اوقات اس پر پاگل پن کا دورہ پڑتا ہے اور وہ اپنے بال نوچنے لگتا ہے۔ پبلشروں سے مجھے کوئی گلہ نہیں کیونکہ ان بیچارگان نظر محض تجارتی ہوتا ہے۔ اور تجارت میں خون چوسنا ہے لیکن گلہ اپنے نقادوں سے ضرور ہے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں تک صرف قبروں اور شمشانوں پر تنقید کریں گے ـــــ آخر وہ زندوں اور خصوصاً نوجوانوں اور نئے لکھنے والوں کی رہنمائی کیوں نہیں کرتے ہیں۔ یا تو وہ ایسا کرنا کسر شان سمجھتے ہیں یا ابھی خود ان بیلی راہوں کو پہچاننے کا شعور پیدا نہیں ہوا ہے ـــــ!

اور آخر پر مجھے اس بات کا اعتراف کر کے خوشی ہوتی ہے کہ جو کچھ میرے ذہن میں ادب کا مفہوم ہے اس کی پوری پوری عکاسی میرا یہ مجموعہ نہیں کرتا ہے۔ تاہم آپ مجھ سے بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں، جس کا مجھے انتظار بھی رہے گا، اور احترام بھی

۲۶ ستمبر ۱۹۶۳ء

امر ملوہی

مالورہ ـــــ مگام، کشمیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

احسان

لیڈی ڈاکٹر بالا نے قلم میز پر رکھا، اور یہ دیکھ کر کہ اب کمرے میں کوئی بیمار نہ رہا تھا۔ اس نے تھکن دور کرنے کے لئے ایک انگڑائی لی، ابھی اس کے بازو نیچے نہ گرے تھے کہ اس کی نظر سامنے دیوار پر لگے ہوئے آئینے سے جا ٹکرائی، اور اپنے سینہ کا عکس دیکھ کر اس کے اپنے دل میں گدگدی پیدا ہوئی۔ اور اس میٹھے احساس کو ایک بار اور محسوس کرنے کے لئے اس نے دوبارہ انگڑائی لی، اور دل میں سوچا!

اگر اس طرح وہ مجھے دیکھتے ——— ؟"

وہ سے اس کی مراد نرنجن سے تھی، ———"

اُس کی شادی کو ابھی ایک سال بھی نہ گذرا تھا۔ اور نرنجن کو پا کر جیسے کہ اسے پوری خدائی مل گئی تھی ——— نرنجن بھی اُس سے پرستش کی حد تک محبت کرتا تھا،

تین بج چکے تھے وہ اپنے پرائیویٹ کمرے میں چند منٹ آرام کرنے چلی گئی۔ لیکن ابھی آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے اسے پانچ منٹ بھی نہ گذرے تھے، کہ ایک نرس نے آکر اطلاع دی:

"کوئی لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے ———"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ اس وقت تنہائی چاہتی تھی۔ اس لئے اس کے چہرے پر یہ خبر سن کر ناگواری کے آثار نمایاں ہو گئے ـــــ پھر بیماروں کے آنے کا وقت صرف تین بجے تک تھا۔ تاہم ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ کسی بھی وقت اپنا فرض پورا کرنے کے لئے تیار تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکی داخل ہوئی اور مالا نے پہلی نظر میں ہی بھانپ لیا کہ وہ لڑکی کی منزل چھوڑ کر تیزی سے عورت کی حد میں داخل ہو رہی تھی۔

"مجھے آپ سے ایک ضروری کام ـــــ"

"کام کی نوعیت کیا ہے۔؟" مالا بات کاٹ کر بولی۔

"بات یہ ـــــ ہے ـــــ کہ ـــــ کہ ـــــ!" اس کی زبان نہ کھل سکی اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تارا بہا ـــــ مالا لیڈی ڈاکٹر تھی۔ تاہم اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لئے اس نے پوچھا

"تمہارا شوہر کہاں ہے ـــــ؟"

اس نفسیاتی سوال کا ردعمل بہت ہی المناک ثابت ہوا۔ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں اور مالا کے قدموں پر سر رکھ کر تڑپنے لگی"

"خدا کے لئے مجھے بچا لیجئے، میں آپکا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی ـــــ" اس نے کہتے ہوئے مالا کے سامنے دس دس کے نوٹوں کا سو کا بنڈل رکھا ـــــ

"تم نے ایک احسان اٹھایا ہے ـــــ" مالا نے توقف سے کہا" اب کسی اور کا احسان تم نہیں اٹھا سکتی ہو۔ پہلے ہی احسان نے تمہارے پیٹ کو....."

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"آپ خود عورت ہیں۔ خدا کے لئے ایک کنواری لڑکی پر رحم کیجئے، میں زندگی بھر آپکی غلام رہوں گی ——"

"غلام تو تم کسی کی بن ہی چکی ہو، باقی رہا کنواری لڑکی پر رحم کرنا جب تم نے خود اپنے آپ پر رحم نہ کیا تو دوسروں کو کیا پڑی ہے ——"

لڑکی چند ثانیوں کے لئے خاموش ہو گئی —— پھر آہستہ سے کہا۔

"انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ غلطی کرتا ہے، اور غلطی یا گناہ کر کے گناہ سے کنارہ کشی کرتا ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس غلطی یا گناہ کے پاداش میں اُسے موت سے ہمکنار ہونے کے لئے مجبور کیا جائے پھر تو میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔ یہ میری ایک جذباتی کمزوری ہے۔ جسے فطری کمزوری کہنا زیادہ درست ہے۔ اور اگر انسان میں کمزوریاں نہ ہوتیں تو نہ کہیں انسان ہوتا اور نہ ہی یہ مہذب دنیا ——"

"یہ خوبصورت باتیں شاید تمہارے خوبصورت پریمی نے تمہیں سمجھا دی ہوں گی ——" مالا طنز کرتے ہوئے بولی "لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی ہوں جو چیز انسان دے نہیں سکتا ہے اسے لینے کا اُسے کوئی ادھیکار نہیں ہے ——"

"مجھ پر رحم کیجئے —— میں بہت ساری اُمیدیں لیکر تمہارے ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب تم جا سکتی ہو فضول باتیں سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے ——" مالا نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"اور اگر میں خودکشی کر لوں تو ——؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ تمہارے ان رنگین جذبات پر ہوگی۔
جنہوں نے تمہیں اندھی بنایا تھا ——"

لڑکی مزید کچھ کہے بغیر باہر نکلنے لگی، اور مالا نے نوٹوں کا بنڈل
اس کی اور پھینکتے ہوئے کہا "یہ روپے تم بھولے جا رہی ہو ——"

"وہ ایک لمحے کے لئے رک گئی پھر ڈوبتی آواز میں بولی۔

"ندی کا سینہ وسیع ہوتا ہے۔ اور وہ مجھے روپے کے بغیر بھی
اپنے اندر سمو سکتا ہے ——"

وہ تیزی سے باہر نکل گئی اور مالا ——؟

اس کا شعور بے حس سا ہو گیا، اسے محسوس ہوا کہ کمرے کی
ہر چیز چکر کھا رہی ہے دروازے کے پردے کی طرح اس کے دماغ
میں بھی لرزشیں پڑنے لگیں، لڑکی کے آخری الفاظ کی بازگشت اب
بھی کمرے میں جا رہی تھی، ایک منٹ —— پانچ منٹ ——
دس منٹ —— پندرہ منٹ —— اور پھر وہ ایک بیک کھڑکی
ہو گئی —— لیکن وہ اسے کہاں ڈھونڈ سکتی تھی —— تاہم اس
نے کار اسٹارٹ کر کے ایسی ہر جگہ اسے ڈھونڈا جو خودکشی کے لئے
موزوں ہو سکتی تھی —— لیکن وہ کہیں نہ تھی ——"

مالا کو محسوس ہونے لگا کہ وہ قاتلہ ہے، اس نے ایک نہیں دو
قتل کئے ہیں —— اسے خود کو سنبھالنا دشوار ہونے لگا ——
مشکل سے دونوں ہاتھوں سے اس نے سٹیرنگ کو سنبھال لیا ——
اب وہ گھر کی طرف جا رہی تھی۔ لیکن کار کی رفتار سائیکل کی رفتار
سے کچھ ہی زیادہ تھی ——

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جب وہ اپنی کوٹھی کے نزدیک پہونچی تو سامنے سے اس لڑکی کو آتے دیکھکر وہ چونک پڑی ـــــ کار کو سٹاپ کر کے اس نے کہا!

"ٹھہرو ـــــ"

"کیوں ـــــ؟" لڑکی ترش روئی سے بولی

"چلو میرے ساتھ ـــــ"

"کہاں ـــــ"؟

"ندی کنارے چھوڑ دوں گی ـــــ"

لڑکی سر بسجود کسی حجت کے کار میں بیٹھ گئی، اور چند منٹ بعد وہ ہسپتال میں تھی ـــــ

"کیا نام ہے تمہارا ـــــ؟

"رالجہ ـــــ"

"کیا چاہتی ہو تم ـــــ؟"

"جو مجھ جیسی لڑکی چاہ سکتی ہے ـــــ"

"کتنے مہینے ہیں ـــــ؟"

"چار ـــــ"

"اوہ میرے خدا ـــــ! مالا کی نفرت ایک بار پھر عود کر آئی "جس قوم کی لڑکیاں چار مہینے کا حمل گرد انا چاہتی ہیں ـــــ اس قوم کو اپنی قومیت برقرار رکھنے کا کوئی حق نہیں ـــــ وہ قوم مردہ ہے۔ لیکن تم اب تک سوئی کیوں تھی ـــــ؟

"انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے شادی کر لینگے ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"پھر کیوں نہیں کی ——— ؟"

"میں نے انکار کیا ———"

"کیوں ——— ؟" مالا حیران ہوئی۔

"ان کی بیوی موجود تھی ———"

"تو تم سے شادی کر کے وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا۔؟"

"میں کچھ نہیں جانتی ہوں ———"

"لیکن تم اس ذلیل کے ہتھے چڑھی ہی کیوں ——— ؟"

"نہیں" رالبہ تڑپ اٹھی" ایسا نہ کہئے ——— وہ مجبور ہے ——— لیکن میرے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے ———"

مالا نے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا ——— !

"مجھ سے صرف اتنا ہو سکتا ہے ———" مالا نے ایک طویل سوچ کے بعد کہا

"کہ وقت مقرر تک تمہیں اپنے پاس رکھوں اور بعد میں تم جہاں چاہو جا سکتی ہو ———"

"لیکن ———"

"بچے کو میں لوں گی ———" مالا نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا رالبہ کا سر عقیدت کے بوجھ سے جھک گیا۔ اور مالا نے ایک نرس کو بلا کر رالبہ اس کے سپرد کر دی ———

حاملہ کی زندگی خطرے میں تھی، اور آپریشن کے سوا اب کوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چارہ نہ تھا۔

چند منٹ کے بعد رالبہ کو آپریشن روم میں پہونچایا گیا جہاں اپنے آپ کو تیار کرنے لگی، ایک اور لیڈی ڈاکٹر نرملا اس کی مدد کر رہی تھی

"تم گھبراتی کیوں ہو ——" مالا نے رالبہ کو تسلی دینے کیلئے کہا، کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔

"میں بھلا کیوں گھبراتی —— لیکن ایک بات آپ سے کہنا چاہتی ہوں ——"

"کیا ——؟"

"اگر کچھ ہو گیا تو میری لاش میرے گھر والوں کے بجائے ان ہی کو دیجئے گا ——"

"مالا اس کی محبت دیکھ کر حیران ہوئی ——

"خدا نہ کرے ایسا ہو —— مجھے اپنے آپ پر بھروسہ ہے۔ میں خود تمہیں تمہارے محبوب کے پاس لے چلوں گی ——"

"یہ لیجئے ——" رالبہ نے اپنی کسی پرانی شرٹ جیب سے ایک تصویر نکال کر دی

"یہ ان کی تصویر ہے —— اس پر ان کا ایڈریس بھی لکھا ہے ——"

مالا چونکہ پڑھی —— اس کے ہاتھ کانپنے لگے اس کا ذہن چکرانے لگا، اور لیڈی ڈاکٹر نرملا نے اس کی حالت دیکھ کر اسے سہارا دیا ——"

"تھینکس ——" دو منٹ کے بعد سنبھل کر اس نے نرملا سے کہا اور رالبہ کی طرف دیکھا —— پھر نہ جانے کیوں وہ مسکرائی اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور دوسرے ہی لمحے دو آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس تصویر پر گر پڑے۔

اس نے چند مشہور لیڈی ڈاکٹروں کو فون پر آنے کی فوراً تاکید کی اور خود آپریشن روم سے باہر نکلی ——— !

مالا کی خواہش پر ہی نرنجن نے اسے زور سے لپٹا لیا۔ اتنے زور سے کہ مالا کا دم گھٹنے لگا، لیکن اسے محسوس ہو تا تھا کہ وہ نرنجن کی مضبوط باہوں میں نہیں بلکہ کسی بچے کی کمسن باہوں میں ہے۔ وہ چاہتی تھی کہ نرنجن اس کے لبوں اور گالوں کو چومنے کے بجائے کاٹ کاٹ کر لہو لہان کر دے ——— !

یہ عورت کی کیسی خواہش تھی ——— !

لیکن یہ جذبہ جنسی نہ تھا ——— !!

مالا کے سامنے دو لفافے پڑے ہوئے تھے ——— ان میں سے ایک اس نے راجو کو بلا کر دیدیا ———

"یہ لفافہ تم اپنے اُن کو دے دینا ———"

"کیا ہے یہ ——— ؟" راجو نے چونک کر کہا

"تمہارے لئے جاننا ضروری نہیں ———"

"لیکن یہ لفافہ ———"

"کمینوں اسے بند کر کے یہاں سے دفع ہو جا ———"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رالجہ مالا کی باتوں پر حیران ہوئی، پھر اس نے بچے کی طرف دیکھا جو گہوارے میں پڑا انگوٹھا چوس رہا تھا۔ وہ اس کی ماں تھی اور ایک ماں کی طرح اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، مالا نے اس کی دلی کیفیت محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"بچے کو لینا چاہتی ہو ——— ؟"

"رالجہ خاموش رہی ———

"اگر انسان گناہ کو چھپائے نہ پھرتا تو شاید آج گناہ کا وجود ہی نہ ہوتا، تم جاؤ، تمہارے بچے کو کوئی تکلیف نہ ہوگی، مجھ پر بھروسہ کرو"

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوگئی ——— یہ اس کے محبوب کا گھر تھا جہاں وہ پہلے صرف ایک بار آئی تھی، جب واپسی پر مالا سے ملی تھی ——— تھوڑی دیر کے بعد وہ داخل ہوا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر ہو گئے ———

پھر وہ دونوں باتیں کرتے رہے ——— اسی دوران رالجہ نے ایک لفافہ دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لیڈی ڈاکٹر نے آپ کو دینے کے لئے دیا ہے ———

اس نے لفافہ چاک کیا ———

میرے سوامی

انسان خواہ کچھ بھی کرے لیکن وہ ہونی کو نہیں ٹال سکتا ہے۔

میں آپ کی بیوی ہوں، اور رالجہ آپ کی محبوبہ جس پر آپ نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے احسانات کئے کہ ان کے شکر کو ہضم نہ کر سکی اور اس کا پیٹ بڑھنے لگا۔ (فارس مت ہو جائیے پھیرا نا تو میری لاعلاج عادت ہے) اب اس شریف پر ایک اور احسان کیجئے۔ اسے اس کا جائز حق دیجئے۔

رالبہ آپ سے اتنی محبت کرتی ہے کہ آپکی بیوی ہو کر میں نے خود کو اس کے راستہ سے ہٹایا۔ غالب کا یہ شعر شاید بے محل نہ ہوگا۔

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں

مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کر کے مجھے خودکشی کے لئے مجبور نہ کیجئے گا۔ آپکو میری قسم!

اور ہاں آپ کی ایک امانت بھی ساتھ لے جا رہی ہوں جو آپ نے رالبہ کے سپرد کی تھی ——— نشانی کے طور پر ———

آخری پیار ——— مالا

نرنجن پڑھتے پڑھتے آرام کرسی پر گر پڑا ——— ٹھیک اسی وقت مالا کی کار شہر کی سرحد چھوڑ رہی تھی، اور بیک سیٹ پر ایک بچہ انگوٹھا چوس رہا تھا اور رالبہ شفقت سے کہہ رہی تھی۔

مجھے آپ کی بیوی سے ملنے کا کتنا اشتیاق ہے ——— آج ملائے نا مجھے ———

اور یہ سنکر نرنجن نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا ———!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کشمکش

اب اسے ماں سے بھی نفرت ہو رہی تھی ——!

"میں مرنا چاہتا ہوں لیکن مر نہیں سکتا ہوں ——!

"میں جینا چاہتا ہوں لیکن جینے کی کوئی راہ نہیں ——"

"میں رونا چاہتا ہوں لیکن میری آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں ——!

"میں شراب میں غرق ہو کر سب کچھ بھولنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سگریٹ کے لئے بھی پیسے نہیں ——!

"میں چوری کرنا چاہتا ہوں لیکن اس فن سے ناآشنا ہوں ——"

"آخر کیا کروں —— کدھر جاؤں —— اس دنیا میں مجھے جنم لیکر کیا ملا کیا تھا۔ الیشور کتنا ظالم ہے جس نے مجھے پیدا کیا، لیکن اس میں الیشور کا کیا قصور! مجھے ماں باپ کی باہمی خواہش نے جنم دیا —— اپنے وقتی سکھ اور جذباتی تسکین کے لئے انہوں نے مجھے دکھوں کے وشال ساگر میں ڈبو دیا۔ شاید سعری ٹھیک ہی کہتا تھا۔ کہ شادی کر کے وہ کسی روح کے عذاب کا کارن نہیں بننا چاہتا تھا ——

لیکن نہیں اس میں میرے والدین کا کوئی قصور نہیں —— میرے ایسے کرم ہی ہوں گے، —— ورنہ میں بھی کسی دولت مند کے ہاں پیدا ہوتا۔ جہاں مجھے کوئی کمی نہ ہوتی —— جہاں مجھے اپنی آرزوؤں کا گلا

CC-0. Krishnar Research Institute, Sarsagar. Digitized by eGangotri

نہ گھونٹنا پڑتا ـــــ میں ندی میں ہاتھ ڈال کر بھی پیاسا ہی رہا۔ میرے بدن میں اتنی توانائی نہیں کہ اس کے تیز بہاؤ سے دو قطرے اٹھا کر پیاس بجھاؤں ـــــ لیکن یہ کرم کا چکر کب تک چلتا رہے گا۔ کیا مجھے گھٹ گھٹ کر ہی مرنا پڑے گا۔ نہیں یہ سب کچھ ڈھکوسلا ہے ـــــ دماغی بحران ہے ـــــ فراڈ ہے ـــــ لیکن فراڈ کیسے ـــــ گیتا میں تو کرشن جی نے کہا ہے۔ کہ مسئلہ کرم کو سمجھنا انسان کے لئے ناممکن ہے سب ہی کرم پر زور دیتے ہیں۔ عمل کو سب افضل اور بلند ترین مانتے ہیں۔ کرشن سے لے کر بدھ تک ـــــ سقراط سے لیکر شٹائینا تک ـــــ منو سے لے کر اقبال تک ـــــ شنکر اچاریہ سے لیکر ولیکانند تک ـــــ سب یک زبان ہو کر عمل اور عمل کی رٹ لگائے ہیں لیکن یہ سب بیوقوف تھے ـــــ عمل کرو ـــــ لیکن وہاں عمل کیسے کیا جا سکتا ہے جہاں عمل کے لئے سب دروازے بند ہوں ـــــ اور یسوع کا خیال بھی کتنا غیر معقول ہے کہ کھٹکھٹاؤ اور یہ کھلے گا ـــــ کیا میں نے اسے نہیں کھٹکھٹایا۔ ہاں ـــــ اسے اتنی زور سے کھٹکھٹایا کہ کھولنے کے بجائے اسے توڑ کر رکھ دیا۔ لیکن میرے اندر جانے سے پہلے ہی ایک پتھر کی دیوار کھڑی کی گئی میں اسے توڑ نہیں سکتا ہوں ـــــ فرہاد کے تیشے سے بھی نہیں۔ آج تیشے کا نہیں مصنوعی سیارے کا زمانہ ہے ـــــ"

"بھیا ـــــ" اس کی بہن نے آکر اس کے دماغی انتشار کو قطع کیا

"ماں آپکو بلاتی ہے ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُس نے ایک لمحہ کے لئے بہن کی طرف دیکھا ـــــ بھوک سے نڈھال چہرے پر شباب کی سرخی کا عنصر اب بھی موجود تھا۔ اور پھر اس نے ایک نگاہ غلط اس کے چہرے پر ڈالی جو روز بروز بلند ہو رہا تھا اور یک بیک وہ چیخ پڑا۔

"جاؤ یہاں سے ـــــ"

وہ بیچاری کانپ کر چلی گئی ـــــ"

"جوان بہن ـــــ کون کرے گا اس سے شادی ـــــ مانا کہ یہ خوبصورت ہے ـــــ لیکن دولت ـــــ! غریب کا حسن پوجا نہیں بلکہ چکلہ کی زینت بنایا جاتا ہے ـــــ اوہ ـــــ کاش یہ ابھی چھوٹی سی بچی ہوتی ـــــ! لیکن یہ ا۔ جوان ہے اور شباب کے کالے زہریلے ناگوں نے اس کے سینے پر پھن پھیلا دیئے ہیں۔ اگر یہ مر جاتی تو میں کتنا خوش ہوتا ـــــ کتنا خوش۔ پھر جب اس کی ارتھی اٹھتی تو میں خوشی سے دیوانہ ہو کر چلاتا۔۔ دیکھو لوگو اب مجھے کوئی غم نہیں ہے ـــــ اب تم مجھے نہیں ستا سکتے ہو ـــــ میں نے تمہیں شکست دی ہے ـــــ اب مجھے کوئی کمزوری نہیں ہے ـــــ اب میں ہوں اور میری بوڑھی ماں ـــــ بوڑھی ـــــ میری کمزوری تھی میری بہن شانتی سے جسے رخصت کر رہا ہوں ـــــ اب تم لوگ شرمندہ ہو جاؤ ـــــ اپنی شکست پہ اس لئے کہ اب میں آرام سے مر سکتا ہوں ـــــ لیکن مجھے شکست ہو گی اگر شانتی کو مرنا ہوتا تو لاتعداد فاقوں سے ہی مر جاتی ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میں جانتا ہوں کہ ماں کیوں بلاتی ہے ـــــ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ میں نے کیوں منے کو پڑھانا چھوڑ دیا ہے ـــــ اب میں اسے کیا بتاؤں وہ کچھ نہیں جانتی ہے ـــــ اب میں منے کو پڑھانے کیسے جا سکتا ہوں ـــــ کیا وہاں کے در و دیوار میرا مضحکہ نہیں اڑائیں گے ـــــ رجنی آج وہاں نہیں، جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری حیثیت کیا ہے مجھ سے پیار کرتی رہی ـــــ مجھ سے عہد و پیماں باندھ لئے ـــــ لیکن آخر کار سب کچھ بھول گئی اور میری محبت کو دولت کے ترازو میں تولنے لگی ـــــ اسے وقتی سہارے کی ضرورت تھی ـــــ کسی خیالی ہیرو سے خیالی عشق لڑانے کے بجائے ایک جیتے جاگتے اور خصوصاً مجھ جیسے انسان سے پیار کرنا بدرجہا بہتر تھا ـــــ میں اس کے جسم کو ہاتھ تک لگانا پاپ سمجھتا تھا ـــــ لیکن خود اس نے پاکر وہ مجھے بھول گئی ـــــ اب میں ماں کو کیا کہوں گا ـــــ"

معاً اسے کھانسی کا ایک شدید دورہ پڑا ـــــ ماں اور بہن اس کے پاس دوڑتی ہوئی آگئیں ـــــ ماں نے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر تھام کر اپنی گود میں رکھا ـــــ

باہر برف کے بڑے گالے گر رہے تھے، وہ ایک طاق کے میٹرس میں پڑا ہوا کراہ رہا تھا ـــــ معاً اس نے ایک مردانہ آواز سنی!

"میرے مکان کا کرایہ ـــــ؟"

"چند دن اور صبر کیجیے ـــــ ماں نے التجا کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"صبر تو میں کر دوں گا لیکن اس شرط پر ——"
"آپ کیا کہہ رہے ہیں، شانتی تو آپ کی بیٹی ہے ——"
"بیٹی —— ہاہاہا —— ہی ہی ہی —— میں پھر آؤں گا۔"
اور وہ پھر آگیا ——

اسے معلوم تھا کہ یہ سسکیاں کیسی تھیں ——!
سسکیاں تیز ہوتی گئیں اور بھوکوں کی آوازیں بھی ——
اسی وقت اس کی قے ہو گئی —— سرخ سرخ خون کی قے
پھر اسے ہر صرف خون ہی خون دکھائی دیا —— ایک دیو اس خون سے اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔ معاً اس کی رگوں میں ایک توانائی سی آگئی اس نے چھوٹی سی کلہاڑی ہاتھ میں اٹھائی اور اسی کمرے میں داخل ہوا جہاں سے سسکیوں اور بھوکوں کی ملی جلی آوازیں آرہی تھیں، اور تین منٹ بعد کھڑکی کے پٹ کھولکر وہ ہاتھ میں خون آلود کلہاڑی لٹکائے چلایا ——

"خون ہی خون ہے —— میرے گھر میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں —— لیکن یہ خون صرف ارمانوں اور عزت کا ہی نہیں —— یہ خون میری بہن اور اس کی عصمت کا ہی بلکہ اس خون میں ہوس اور ظلم کا خون بھی مل چکا ہے —— آج میں خوش ہوں —— بہت خوش ——

پھر جب پولیس اسے سیٹھ گیان چند اور اپنی بہن کے قتل کرنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے الزام میں گرفتار کرنے آئی تو وہ اُسی کھڑکی پر ہاتھ میں کلہاڑی
تھامے سرد ہو چکا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چتر کار کی چتا

"تم آج میرا ساقی بنکر کیوں چاہتی ہو کہ میں اپنے ہوش کھو دوں
تمہارے بلور یں جام ـــــ تمہارے حنائی ہاتھ ـــــ تمہارے
سلگتے لب ـــــ چشم احمر کا انداز ـــــ تمہارے جسم کے انگوں کی لچک
ـــــ تمہارا یہ رقص دلفریب ـــــ کچھ بھی میرے دل میں تمہاری
محبت پیدا نہیں کر سکتا ہے ـــــ میں جانتا ہوں تم وہ نہیں ہو جس
کی مجھے تلاش ہے ـــــ جس کے لئے میں مارا مارا پھر رہا ہوں ـــــ
تمہاری آنکھیں کاجل کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہیں ـــــ تم اپنے باسی
لبوں کو لپ اسٹک مل ملکر تازہ بنانے کی ناکام کوشش کر رہی ہو
تمہارے سر میں گال "رہن غازہ" ہو کر بھی اس بات کو عیاں کر رہے
ہیں کہ کسی وحشی بھنورے نے چوس چوس کر انہیں سوکھا ڈالا ہے۔
تمہاری آغوش میں اس سکون کا نام تک نہیں ہے۔ جسے پاکر انسان کو
اور کسی چیز کی تمنا نہیں رہتی ہے ـــــ دراصل تمہاری رگوں میں
خون کے بجائے بجلی دوڑتی ہے اور تم عورت نہیں پلاسٹک کی ایک فمی ہو
ـــــ بنا مکان ـــــ بنا کمرہ ـــــ بنا عمارت ـــــ بنا کوٹھہ
ـــــ بنا بستر ـــــ بنا مرد اور نئی بوتل تمہارے کی خطرت ہے ـــــ
بند کرو یہ رقص اور اپنے اعضاء کی یہ بیہودگی نمائش جو میرے دل کو کبھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کشش نہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے ——— میں حسن کا پجاری ہوں مجھے جام بلور کی شراب نہیں جام تغافل کی جاودانی چاہیئے تم میرا ساتھی نہیں بن سکتی ہو کیونکہ تم ——— تمہاری زندگی ——— تمہارا حسن اور تمہارا کردار ——— سب زہر ہی ہے ——— اور میں ——— میں حقیقت کا دیوانہ ہوں ——— حقیقت ——— آہ ——— جو سوداگری کے پردہ ظلمت میں جانے کب سے غائب ہو کر رہ گئی ہے

پازیب کی بازگشت تھم گئی ——— ریڈیو پر بجتی ہوئی غیر ملکی موسیقی بھی کہیں گم ہو کر رہ گئی، اور رانی کے تھرکتے ہوئے قدم بھی یکایک رک گئے۔ اس کی آنکھیں سرخ سے سرخ تر ہو گئیں، نتھنے جیسے کہ پھول کر کپا ہو گئے۔ میز سے رومال اٹھا کر اس نے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھ ڈالا ——— ایسا کرتے ہوئے اس کا میک اچانک قدرے بگڑ گیا ——— اور وہ اس کے سامنے آتے ہوئے اپنے پر قابو حاصل کرتے ہوئے بولی،

"جو کچھ آپ کی نظر میں میری برائی ہے اسے میں زندگی سمجھتی ہوں میں کبھی یہ نہیں کہوں گی کہ میں نے غلطی کی ہے، میں انسان ہوں اور انسان کے لئے یہ ضروری نہیں سمجھتی ہوں کہ وہ نیکی و بدی، گناہ و ثواب اور اچھے اور برے کے چکر میں پڑ کر اپنی زندگی کو المناک بنا کر گنوا دے۔ زندگی میرے لئے مسرت ہے۔ اور کسی بھی ایسی چیز سے میں پرہیز نہیں کر سکتی ہوں، جو مجھے مسرت دے سکتا ہو ——— آپ سے میں محبت نہیں کر سکتی ہوں، مجھے صرف زندگی سے محبت ہے اس زندگی سے نہیں جس میں موت کا سکون ہو۔ بلکہ اس زندگی سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو محو رقص ہو ـــــ مجھے آپ کی کلا سے عشق ہے، آپ کے چتر میرے لئے مسرت کا خزانہ ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ جیسا سردہ دل چتر کار کیونکر ایسے چتروں کی تخلیق کر سکتا ہے۔ جن کے ایک ایک رنگ میں ہزاروں رنگینیاں مچلتی، تھرکتی اور رقص کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپکی طرف دیوانہ وار بڑھی، لیکن آپ نے مجھے قدم قدم پر ٹھکرایا شادی کی زنجیر کبھی میں اپنے پاؤں ڈالنا نہ چاہتی لیکن آپ کی خاطر غلامی کا یہ طوق بھی سر پر رکھنا میں نے منظور کر لیا۔ آپ کی نظروں میں مجھ میں نقص ہوں تو ہوں، لیکن میں آپ کو ایسے درجنوں نوجوان دکھا سکتی ہوں، جو مجھے کیا میری جوتی چومنے میں فخر محسوس کرتے ہیں ـــــ لیکن ....." رانی رکی اور پھر زہر خندہ مسکراہٹ پیدا کرتے ہوئے بولی، لیکن میرے بھولے چتر کار، رانی نے کبھی زندگی میں ہار نہیں مانی ہے ـــــ رانی کے پاس سب کچھ ہے ـــــ حسن ـــــ شباب دولت اور اونچی تعلیم ـــــ!"

آگ کے شعلے بلند ہو کر چھت کو چومتے تھے، یکایک نریندر کی ماں آدھمکی اور یہ نظارہ دیکھ کر پاگلوں کی طرح چیخ پڑی ـــــ "ارے کوئی آؤ ـــــ میرا بیٹا پاگل ہو گیا ہے ـــــ اپنے گھر کو آگ لگا کر تماشا دیکھتا ہے ـــــ"

اور نریندر مسکرایا ـــــ یہ مسکراہٹ تین دن پہلے مارے ہوئے بھیڑ کی سری کی مسکراہٹ سے ملتی جلتی تھی، جو قصائی کی دکان میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھی جا سکتی ہے۔

"ماں میرا گھر تو کب کا جل چکا ہے ـــــ ہاں جسے تم گھر سمجھ رہی ہو وہ نہیں جلے گا۔ یہ کچھ غیر ضروری چیزیں تھیں جنہیں میں نے جلا ڈالا"

"غیر ضروری چیزیں ـــــ!" ماں کے ذہن میں چھناکہ سا ہوا ـــــ اور اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اس کا بیٹا سہاگ رات کو ہی پاگل ہو چکا تھا ـــــ

"ماں تم مجھے شادی کے لئے مجبور کر رہی ہو ـــــ میرا جیون ساتھی بہت سندر، بہت سوشیل اور نرمل دل کومل ہے ـــــ ایشور کے لئے اسے مجھ سے مت چھینو ماں ـــــ تم نہیں جانتی ہو کہ اس کی مجھ سے اتنی امیدیں وابستہ ہیں کہ اسے ناامید کر کے میں خود بھی زندہ نہیں رہ سکتا ہوں۔"

لیکن ماں نے ایک نہ سنی ـــــ سیٹھ بھگوان داس کی اکلوتی بیٹی کروڑوں روپے کا کاروبار، جس کا واحد مالک اس کا بیٹا بننے والا تھا ـــــ پھر کہاں تک وہ نر بندر کا کہا مانتی ـــــ آخر وہ ماں تھی ـــــ ماں جو اولاد کی بھلائی کیلئے اپنی جان تک قربان کر دیتی ہے ـــــ

نر بندر کو جھکنا پڑا ـــــ لیکن اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ایک اچھا شوہر بن کر بھی اپنے چترؤں میں رنگ بھر لیگا ـــــ کیا عجیب کہ اس کی بیوی بھی اس کا ساتھ دے۔ اور اس کی فنکارانہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تحریک کی محرک INSPIRE بن جائے"

نریندر کے سارے جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا ہو گئی۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے کہ لسمی نے اُسے عرش سے اٹھا کر فرش پر دے مارا ہو۔ اس نے فرش کی طرف دیکھا جہاں پر پھول بکھرے ہوئے تھے، اور اسے محسوس ہوا کہ وہ پھول نہیں بلکہ رنگ برنگے سپنے تھے جو یکایک فرش پر بکھر چکے تھے۔!

وہ واپس مڑا ——

"آپ تو جا رہے ہیں ——" گھونگھٹ سے آواز آئی۔

"پھر کیا کروں ——؟

"آج میں ساتی نہیں بیوی ہوں ——"

"جانتا ہوں ——"

"اب آپ مجھے ٹھکرا نہیں سکتے ہیں ——"

"تم شاید بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو ——"

"بالکل" رانی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے ——"

"کیونکہ رانی کے پاس حسن ہے —— شباب ہے اونچی تعلیم اور لاتعداد دولت ہے ——"

"بالکل —— لیکن آپ صرف دولت کے ہی مالک رہیں گے —— حسن اور شباب سے تو آپ کو نفرت ہے۔ اور پھر —— میں بھی آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی ہوں ——"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"تم ٹھیک کہتی ہو ——" وہ حجلہ عروسی سے باہر نکلا ——!

آگ مدھم پڑ کر بجھ گئی —— نریندر راکھ میں کچھ ٹٹولنے لگا شاید کلا کی جلی ہوئی ہڈیاں ——

پھر اس نے قہقہہ لگا کر ماں سے پوچھا:

"ماں —— میں سیٹھ بھگوان داس کی تمام دولت کا مالک ہوں نا ——؟

"ہاں بیٹے اور کون ہو سکتا ہے ——؟

پھر مٹھی بند کر کے وہ بیوی کے پاس چلا گیا ——

"یہ لو —— اس نے ہاتھ آگے بڑھایا

"رانی نے ہاتھ بڑھا کر دیکھا وہ راکھ تھی ——

"یہ کیا گندگی ہے ——؟

"گندگی ——" نریندر نے ایک لمبا طویل قہقہہ لگاتے ہوئے کہا کہ رانی کو وحشت ہوئی ——" رانی ڈارلنگ آج ہماری سہاگ رات تھی نا —— اس لئے میں نے اپنی پرانی محبوبہ کو ہمیشہ کے لئے راکھ کر دیا —— تاکہ ہماری محبت میں خلل انداز نہ ہو سکے ——"

پھر اس نے رانی کو زور سے بھینچ لیا۔ اور اچانک اس کے ہاتھ غیر ارادی طور پر رانی کے گلے تک آ گئے ——"

"وہ چلانے لگی ——

دو نوکروں کی مدد سے رانی سے ماں نے اس کو جدا کر دیا ——

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

——— اور رانی نے ہوش سنبھال کر بڑبڑاتے ہوئے کہا

"کمینہ ——— جنگلی کہیں کا ———"

اور ماں دھیمی آواز میں بولی

"ایسا نہ کہو بہو ——— اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرا بیٹا شادی کر کے پاگل ہو جائے گا تو میں کبھی تمہارے باپ کی دولت کے لالچ میں نہ آتی ———

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ صبح کبھی تو آئے گی

زندگی نے نئی کروٹ لی تھی ——— !

دھرتی کے سینے پر اب بھی برف کی ہلکی سی تہہ موجود تھی ——— لیکن برفانی ہوائیں وقتی طور پر ختم ہو چکی تھیں۔ آسمان پر تاروں کے دیپ جگمگا رہے تھے، لیکن رات پھر بھی سیاہ تھی ——— نزدیک کے گھاٹ سے بچوں کے قہقہوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں لیکن ان کے والدین اور بڑے بھائی بہنوں کے چہرے کسی ایسے غم کی غمازی کر رہے تھے، جس نے ان کے لاشعوری کو دیمک کی طرح چاٹ لیا تھا۔ جسے وہ محسوس تو کر سکتے تھے، لیکن کہنے کے لئے ان کے پاس نہ الفاظ تھے اور نہ جرات ——— اور وہ اندھیرے کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا، جہلم ندی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جس پر بے شمار چراغ بہہ رہے تھے ——— کچھ شریر بچے اور کچھ "سنگی ٹائپ" کے مسلمان جب کسی چراغ کو پتھر مار کر بجھا دیتے تھے۔ تو اس کا دل مسوس کر رہ جاتا یہ چراغ صرف مٹی کے چراغ ہی نہ تھے، یہ امیدوں کے دیپک تھے جن میں حسرت کی بتی اور ارمانوں کا خون جل رہا تھا۔ یہ شودا نری کی آخری رسم تھی، اور چراغ بہانے کا مقصد شو اور پاروتی کی رخصتی تھا۔ نیک خواہشات سے انہیں رخصت کیا جا رہا تھا۔ اور دلی مرادوں کو پورا کرنے کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لئے ان سے التجا کی جا رہی تھی ——

چراغ بہہ رہے تھے —— جہلم ندی کے سینے پر جیسے کہ کنول اور گلاب کھلے تھے، اور وہ ان کی طرف دیکھتا رہا —— اس ہاتھ میں بھی ایک سونے کا چراغ تھا —— اور نہ جانے وہ کہاں کھو گیا۔

"کشمیر چھوڑ دو ——"

"بیجا مہ امرتسر کو توڑ دو ——!"

"انسان خریدے نہیں جا سکتے ہیں ——!

"آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے ——"

اور پھر پولیس نے نہتے عوام پر گولی چلائی —— وہ جلوس کے آگے آگے جھنڈا لئے ہوئے تھا —— ایک گولی اس کے بازو میں لگی لیکن جھنڈا اونچا ہی رہا ——

گولیاں چلتی رہیں ——!

لیکن لوگ سمجھ چکے تھے کہ غلامی کی عمر سے آزادی کا ایک لمحہ زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

اور اس شام کو شو پاروتی کی رخصتی تھی ——

اس کی ماں نے گھاس کی رسیوں اور پھولوں سے پلیدہ بنا کر اس پر چراغ رکھا اور دعائیں مانگنی شروع کیں ——!

"ماں ——؟

"ہاں ——"

جو مانگیں کیا وہ ملتا ہے ——؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"ہاں بیٹا ـــــ عبودیت بھرے دل سے مانگی ہوئی دعا کا اثر کبھی خالی نہیں ہوتا ہے ـــــ بھگوان کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں ہے"
اور پھر وہ بھی دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگا ـــــ

"اے پار برہم پرمیشور تم جگت کے پتا ہو ـــــ سب تمہارے پیدا کئے ہوئے ہیں ـــــ لیکن ہم کو خون میں لت پت ـــــ مفلسی اور بے روزگاری کے قفس میں ایڑیاں رگڑتے ہوئے دیکھ کر کیوں تمہارے دل میں دیا پیدا نہیں ہوتی ہے ـــــ انسان کب تک انسان کے خون کا پیاسا رہے گا ـــــ؟ کب تک انسان مذہب کے نام پر خون کی ندیاں بہائے گا ـــــ جس دھرم کو تم نے انسان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا آج وہ انسان کیلئے زحمت سے بھی بدتر ہے ـــــ! اے پاک پروردگار اے مخلوقات کے رزاق تمہیں اپنے پیارے اوتاروں اور پیامبروں کا واسطہ ـــــ انسان کو انسان بناؤ ـــــ ہمیں آزادی دو ـــــ آزادی بھوک سے ـــــ غربت سے ـــــ تعصب سے ـــــ بیماریوں سے اور سب سے زیادہ سفید ذہنوں سے ـــــ میں وعدہ کرتا ہوں جس روز یہ سب ہوگا۔ اس سال کی شودا نتری پر میں عطر سے جلیتا ہوا ایک سونے کا چراغ بہاؤں گا ـــــ"
اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ـــــ

اور پھر آزادی آئی ـــــ

مرجھائے ہوئے چہرے ایک بار اور کھل اٹھے اور اس نے دن رات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

محنت شروع کی ـــــ سنت جو مانی تھی اس نے ـــــ جسے اُس کو آنے
والی شہنشاہی کو پورا کرنا تھا ـــــ

اس نے چراغ بنوایا ـــــ اور جب اس مخصوص دن
کی شام کو وہ اسے بہانے گیا تو دور ـــــ بہت دور کوئی مہجور
کی نظم گا رہا تھا ـــــ

اے میرے دوست ـــــ لالہ کے پھول
تمہارے سینے میں یہ کیسا داغ ہے؟
تم جہاں رہتے ہو
کیا وہاں بھی
(میری لبنیٰ کیطرح)
گز بھر زبان والے روٹی کے محافظ
(انسانوں کو روٹی کھلانے کے بجائے)
مرغیوں کو موتی کھلا رہے ہیں ـــــ؟
کیا وہاں بھی ـــــ
انسان کو مارنے کے لئے ـــــ
انسان ہتھیار بناتا ہے ـــــ؟
کیا وہاں بھی عورتوں اور معصوم بچوں پر
جہاز بمباری کرتے ہیں ـــــ؟
کیا وہاں کے لیڈر بھی ـــــ
صرف موٹر کاریں ہی دوڑاتے ہیں ـــــ؟
اور اس کا ہاتھ رک گیا ـــــ یہ آزادی تھی ـــــ یہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جمہوریت تھی ـــــ جسمیں مجبور کی اخلاقیات کی عکاسی کرنے کے لئے موردِ الزام کیا گیا تھا ـــــ

ڈوگرہ شاہی ختم ہو چکی تھی لیکن انسان آزاد نہ تھا ـــــ بھوک بڑھ چکی تھی ـــــ والدین بچوں کو سڑکوں پر چھوڑ کر خودکشی کر رہے تھے، بے روزگاری اور مذہبی امتیاز نے نئے سرے سے کروٹ لی تھی ـــــ اُن سے بھوک سے مرنے کی فریاد لیکر جاتے تھے ـــــ تو بل کھا کر جواب دیتے

"مرتے کہاں ہو ـــــ ہم نے تو ایک قبرستان بھی بھرا ہوا نہیں دیکھا ـــــ!"

وہ چراغ جیب میں ڈال کر سر جھکائے گھر چلا گیا ـــــ پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا جیسے کہ پوچھ رہا ہو ـــــ

"وہ صبح کب آئے گی ـــــ؟"

اور پھر وقت گذرتا رہا ـــــ

ایک دن وہ چونک پڑا ـــــ چونکنے کی بات ہی تو تھی ـــــ اسی کے محلے کے ایک نامی غنڈے نے ایک کار خریدی اور چند دن کے بعد ایک بنگلہ ـــــ آخر اسے اتنی دولت کہاں سے ملی تھی ـــــ؟ لیکن اس سوال کا جواب اسے کوئی نہ دے سکا اور پھر اس نے دیکھا کہ اس غنڈے کی گھر کی موری میں گندے پانی کے بجائے شراب بہہ رہی تھی ـــــ اور بہت ساری لڑکیاں اس کے ذریعہ نوکری حاصل کرنے میں کامیاب ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جاتی تھیں ــــــ!

اور آج تھانے میں اس کی صرف اس لئے سرمت کی گئی تھی کہ اس نے کہا تھا" ابھی ہم آزاد نہیں ہیں ــــــ"

ٹھیکیداروں میں اضافہ ہوا ــــــ ٹانگوں سے زیادہ کاروں کی تعداد بڑھی ــــــ اور سرکاری عمارات دیل سیمنٹ کے بجائے ریت سے بنے لگے تاکہ جلد از جلد خستہ ہو جائیں اور کسی اور کو ٹھیکہ ملے ــــــ کیونکہ آزادی تھی ــــــ

پھر ایک دن کشتی ایک اور ناتجربہ کار اور طفل شہر خوار ناخدا کے سپرد کی گئی ــــــ پھر کوئی اور آیا۔ لیکن عوام کے توقعات ہمیشہ مجروح ہی ہوتے گئے، اصول، انسانیت اور ضمیر کی دہائی دینے والے لوگ برسر اقتدار آکر اسی تعصب اور کم ظرفی سے بھرے ہوئے اخلاق سوز راستے پر گامزن ہو گئے

بچے جا چکے تھے، شعور ختم ہوا تھا جہلم ندی کی دھار اپر کوئی کوئی چراغ اب بھی دور سے بچکولے کھاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ معا اس نے چراغ جیب سے نکال کر اس میں عطر ڈالا اور گھاس کا پلندہ سا بنا کر اسے جلا کر پلندے پر رکھا ــــــ

"ہی الشیور ــــــ اب انسان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اس نے انسانیت کا جوہر کھو دیا ہے ــــــ اب اگر ضرورت ہے تو صرف کیلاش پر آپ کے تانڈو ناچ شروع کرنے کی ــــــ صرف قہر کی ــــــ اب وہی کیجئے ــــــ"

پھر اس نے چراغ بہایا ــــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چراغ دور ہوتا گیا اور اس کے سامنے نٹ راج ناچتے ہونے لگے ـــــ چراغ ـــــ نٹ راج ـــــ ناچ ـــــ آزادی ـــــ بھوک، تعصب ـــــ تنگ نظری ـــــ بیمار ذہنیت ـــــ تشدد ـــــ سب کچھ اس کے سامنے جہلم کے وشال سینے پر ظاہر ہونے لگا ـــــ مگا اس نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور تیر کر چراغ کو پکڑا ـــــ

"نہیں نٹ راج ـــــ اس چراغ کی لو سے میں سارے جہاں کو منور کر دوں گا ـــــ اور پھر سب آزادی، مسرت، اور بھائی چارے کے چراغ بہائیں گے ـــــ! چاہے مجھے اس کے لئے کتنی جدوجہد کیوں نہ کرنی پڑے ـــــ!"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فیملی پلاننگ کے بعد

"اجی حضرت ٹھہریئے تو ذرا ——"

"نہیں، نہیں —— مجھے دیر ہو رہی ہے ——" فرشتے نے تیزی سے آگے چلتے ہوئے کہا،

"واہ صاحب ——! میں نے اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا۔

"اتنی دیر بعد ملے ہو اور دو باتوں کی فرصت بھی نہیں ——"

"اس وقت مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے ——" فرشتے نے رک کر کہا۔

"کہاں ہے میٹنگ ——؟"

"دوسرے آسمان پر ——" میری آنکھیں اٹھیں "کس بارے میں"؟

یہ میں نہیں جانتا ہوں ——"

"واہ صاحب ——" میں نے سنتے ہوئے کہا" یہ کیا بات ہوئی!

"ہمارا سب کچھ وقت مقررہ تک پوشیدہ رہتا ہے ——" فرشتے نے کہا۔

"میری ایک بات مانیں گے آپ ——؟

"جلدی کہو —— مجھے دیر ہو رہی ہے —— اس نے کہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"پہلے وعدہ کیجئے ——"

"چلو وعدہ رہا ——" فرشتے کو دیر ہو رہی تھی اس لئے اس نے پیچھا چھڑانا چاہا۔

"مجھے بھی دوسرے آسمان پر لے چلئے ——!" میں نے انکساری سے کہا۔

"کیا ——! فرشتہ چونک پڑا" تم فانی ہو تم دوسرے آسمان پر کیسے جا سکتے ہو ——"

"جی نہیں میں امر ہوں اور اگر مجھے نر و کلپ سمادھی آئی تو میں آپکی مدد کے بغیر ہی ساتویں آسمان سے بھی پار جا سکتا تھا ——"

فرشتہ سوچ میں پڑ گیا —— اس نے وعدہ جو کیا تھا ——

اچھا کر لو آنکھیں بند ——" اس نے آخر کار کہا'

اور میں نے ابھی آنکھیں پوری طرح بند بھی نہ کی تھیں کہ اس نے کہا "کھولو"

جب میں نے آنکھیں کھولیں تو یہ کھلی کی کھلی رہ گئیں —— میرے سامنے ایک دسیع باغ تھا —— قسم قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور ان کی خوشبو سے مجھ پر نشہ سا طاری ہونے لگا' سامنے سے ایک نہر بہہ رہی تھی —— غور کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ دودھ کی نہر تھی —— چونکہ پیاسا تھا۔ اس لئے نہر کی طرف بڑھا لیکن پھر یہ سوچکر کہ شاید یہ ڈبوں کا دودھ ہو میں نے قدم پیچھے ہٹا لئے ——

"کیا یہ جنت ہے ——؟" میں نے فرشتے سے پوچھا اور اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹریننگ شروع ہوئی —— میں اپنے دوست کے پاس تھا ——

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سب سے پہلے ایک حضرت نے اٹھ کر کچھ فرمایا، پھر سب اسپیچ بحث کرنے لگے، آخر کوئی تجویز پاس ہوئی ـــــ میرے دوست فرشتے نے مجھے علیحدہ لے جا کر کہا۔

"چلو اب میں تمہیں زمین پر پھینک دوں گا ـــــ"

"نہیں صاحب میری ہڈیاں سرمہ ہو جائیں گی ـــــ!

"نہیں تمہیں ذرا سی تکلیف بھی نہ ہو گی ـــــ"

"اور آپ کہاں جائیں گے ـــــ؟

"ہمیں بارگاہِ الٰہی میں عرضداشت لے کر جانا ہے ـــــ"

"اچھا میں نے خوش ہو کر کہا" تو مجھے بھی ـــــ"

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"کیوں ـــــ"

"خداوند کریم مجھ پر قہر نازل کریں گے ـــــ"

"کیوں ـــــ کیا تم مجھے شیطان سمجھ رہے ہو ـــــ؟

"ہاں ـــــ اب دنیا میں شاید ہی کوئی انسان ہو گا ـــــ"

"آپ نے یہ فیصلہ کیونکر دیا ـــــ؟" میں نے پھر "آپ" استعمال کیا۔

"اگر آج انسان انسان ہوتا، تو ہمیں یہ ہنگامی ٹیلنگ بلانی نہ پڑتی

"خدا رحم کرے ـــــ تو کیا آپ لوگ ہم دنیا والوں کے بارے میں کوئی قرار داد پاس کر کے اس کی منظوری لانے جا رہے ہیں ـــــ؟

"ہاں ـــــ"

"کونسی قرار داد ہے ـــــ؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"یہ خدائی راز ہے ——" فرشتے نے فخر سے کہا اور میرا دل دھڑکنے لگا ——

"اچھا، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ کر لو آنکھیں بند ——؟"

"نہیں حضرت —— کم از کم دوستی کا ہی تو کچھ لحاظ رکھئے ——"

"لیکن اگر تمہیں ساتھ لینے سے مجھ پر قہر نازل ہوا تو ——؟"

"تو میں آپ کو گھر میں پناہ دوں گا، اور سکول میں بچوں کے ساتھ پڑھاؤں گا ——"

فرشتہ مسکرایا اور اسے مجھ پر رحم آیا

"خیر لیکن وہاں زبان نہ کھولنا ——"

"میرے زبان نہ کھولنے سے کیا فرق پڑے گا —— اللہ میاں تو سب ہی جانتے ہیں ——"

فرشتے نے جواب دینے کے بجائے میرا بازو پکڑا —— ہم لوگ اڑنے لگے اور ڈر کے وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا ——

جب میرے قوائے ذہن پھر بحال ہوئے تو میں نے دیکھا کہ سب فرشتے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے —— اور سامنے روشنی کا ایک مینار سا تھا۔ جس سے آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی آ رہی تھی —— وہ تو خیریت ہوئی کہ میرے محسن نے میری آنکھوں پر کچھ مل دیا تھا —— ورنہ اس طرف دیکھنے کی طاقت مجھ میں نہ تھی ——

پھر کارروائی شروع ہوئی، لیکن یہ دنیا کی کسی زبان میں نہ تھی، اس پر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی، کیونکہ میرا خیال تھا کہ خدائی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا رردا یبان لاطینی، اسرائیلی، انگریزی، زبان میں ہوتی ہوں یا نہ ہوں لیکن عربی یا سنسکرت میں ضرور ہوتی ہوں گی، جانے وہ کوئی زبان تھی بھی یا نہیں ـــــ لیکن جو کچھ وہاں ہوتا تھا۔ میرا فرشتہ دوست مجھے اردو میں سنایا کرتا تھا ـــــ

سب سے پہلے ایک فرشتہ کھڑا ہوا ـــــ اس کا نام میرے دوست نے میکائیل بتایا ـــــ مجھے اس کے لہجے سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کام سے خوش نہ تھا ـــــ چنانچہ بعد میں اس کے بیان نے بھی میرے اندازے کی تصدیق کی ـــــ اس نے خود اپنے استعفےٰ پر بحث کے دوران میں کہا"

"اے کائنات کے خالق و مالک ـــــ اب میں تنگ آ چکا ہوں ـــــ میں اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام نہیں دے سکتا ہوں۔ بہت پہلے میں پتھر تلے چھپے ہوئے کیڑے تک کو رزق پہنچاتا تھا ـــــ لیکن آج انسان میرے سامنے بھوکے مر رہے ہیں ـــــ میں مجبور ہوں ـــــ میں ان کے لئے رزق فراہم نہیں کر سکتا ـــــ اے پاک پروردگار مجھے اپنے کام سے سبکدوش کر کے کوئی اور کام دیا جائے ـــــ"

وہ فرشتہ بیٹھ گیا ـــــ

"وجہ ـــــ" آواز آئی اور میں گرتے گرتے بچا ـــــ وہ فرشتہ دوبارہ کھڑا ہوا اور لبھوئے آواز سر بسجدہ ہو کر کہا" میرے آقا۔ وجہ ذخیرہ اندوزی ہے ـــــ میں ذخیرے اور کالے گوداموں میں داخل نہیں ہو سکتا ہوں ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"ہم مخلوق سے پہلے انکا رزق دنیا میں روانہ کرتے ہیں۔ پھر ایسا کیوں ہوتا ہے ——؟ دوبارہ آواز آئی ——

اس پر ایک جلال والا فرشتہ کھڑا ہو گیا اور ادب سے گردن جھکا کر کہا ——

اس کا نام میرے پوچھنے پر میرے دوست فرشتے نے جبرائیل بتایا۔

"اے مالک کائنات —— میں آپکی حمد کرتا ہوں اور یہ بات کہنے کے لئے ہزار بار معافی مانگتا ہوں، کہ آج وہ انسان ابلیس سے بھی گیا گذرا ہے، جسے آپ نے اشرف المخلوقات کا لقب عنایت فرمایا تھا۔ آج ایک انسان نہیں چاہتا ہے کہ دوسرا انسان زندہ رہے —— وہ اس کی روزی چھین کر گودام میں کیڑوں سے کھلاتا ہے۔ اور جب ملک میں قحط پڑ جاتا ہے تو اسی روزی کو وہ خون کے بھاؤ فروخت کرتا ہے۔

میکائیل یقیناً بے بس ہے ——"

اس کے بعد تمام فرشتوں نے اپنی اپنی رائیں دیں —— جو سب تو مجھے یاد نہیں ہیں —— البتہ اسرافیل نے کہا

"اے وحدہ لاشریک —— میرے خیال میں دنیا کی غذائی حالت صرف اس طرح سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ کہ ایک عالمگیر جنگ چھڑ جائے یا اس سے زیادہ موافق علاج ہے کوئی عالمگیر وبا یا خدائی قہر ——"

اس بیان کے بعد پاس سے کچھ شور سا اٹھا —— پھر لاتعداد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

روتی اور بلکتی روحیں سامنے آئیں ــــــ

"کیا ہے یہ سب ــــــ" ان سے پوچھا گیا اور اس پر انہوں نے اور زیادہ چیخ و پکار برپا کر دی ــــــ

"اے پروردگار ــــــ" انہوں نے اپنی فریاد پیش کرتے ہوئے کہا "آپ نے ہمیں دنیا میں بھیجا ــــــ لیکن ہمیں دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کیا گیا ــــــ ہم میں سے کوئی روح ایک مہینہ ــــــ کوئی دو ــــــ کوئی تین اور کوئی چار یا چھ مہینوں تک حمل میں رہی ــــــ ہمیں ختم کیا گیا ــــــ آخر ہم نے کونسا گناہ کیا تھا جس کی یہ سزا ملی ــــــ؟

اس کی وجہ ــــــ؟ کسی فرشتے سے پوچھا گیا

"میرے آقا ــــــ ان روحوں میں زیادہ روحیں ان حملوں میں گئی تھیں جنہیں دنیا والے ناجائز کہتے ہیں اور جو یقیناً ناجائز ہیں۔ اس لئے بدنامی اور رسوائی کے سبب سے انہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کیا گیا ــــــ دوسری بڑی وجہ ہے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی ــــــ دنیا والوں کا خیال ہے کہ دنیا میں نہ تو اب رہائش کے لئے جگہ ہے اور نہ ہی کھانے کے لئے روٹی ــــــ اس لئے وہ لوگ آبادی کو کم کرنا چاہتے ہیں، اور اس لئے انہوں نے ایک سکیم بنائی ہے جسے وہ لوگ "فیملی پلاننگ" کہتے ہیں ــــــ اس پر عمل کرنے سے انسان اپنی خواہش کے مطابق بچے پیدا کر سکتا ہے"۔

ایک طویل خاموشی چھا گئی ــــــ سب فیصلہ سننے کے لئے بیتاب ہو کر کروٹیں بدلنے لگے ــــــ اور آخر کار فیصلہ سنایا گیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"آج سے دنیا میں کوئی انسانی صورت میں پیدا نہ ہوگا ——!
میں نے اس فیصلے پر غور کیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب دنیا
میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا —— یہ تو میرے لئے موت کا پیغام تھا۔
میں استاد تھا، جب بچے پیدا ہونا ہی بند ہو جاتے تو میں کیسے پڑھاتا
چنانچہ اپنے آپ پر قابو نہ پاکر میں جلدی اپنی جگہ سے کھڑا
ہو کر باہر نکلا اور باری تعالیٰ کے سامنے جاکر ان الفاظ سے
ان کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا:

اے میرے مولا —— مجھے فریاد ہے —— تم رحمت ہو ——
تم خالق ہو —— خالق کو مخلوق سے محبت ہوتی ہے۔ پھر یہ
ظلم کیوں —— جب بچے پیدا ہونا ہی بند ہو جائیں گے تو میں
کسے پڑھاؤں گا۔ اور پھر ایک دن تو دنیا میں کچھ بھی نہ رہے گا
اے پاک پروردگار میں انسان ہوں اور مجھے اعتراف ہے کہ
انسان شیطان بن چکا ہے، لیکن دنیا میں مجھ جیسے انسان بھی
موجود ہیں جن کے پاس شام تک کے لئے بھی کھانا نہیں ہوتا
ہے۔ جنہوں نے ذخیرہ دوزی کرنا تو درکنار کسی ذخیرے کی شکل
بھی نہیں دیکھی ہے۔ میں نے آج تک کوئی گناہ بھی ایسا نہیں کیا
ہے۔ جس کی وجہ سے کسی روح کو پیدا ہونے سے پہلے عدم کو
سدھارا گیا ہو —— مجھے فیملی پلاننگ سے نفرت ہے۔
لیکن اے کائنات کے خالق یہ بات کسے لئے بھی نہیں رہ سکتا ہوں
کہ موجودہ حالات کے پیش نظر فیملی پلاننگ بہت ہی ضروری ہے۔
اے میرے مولا تو رحیم ہے، تمہیں اپنے پیارے بندوں کا واسطہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ذرا اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے ـــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ ہر کسی کے صرف تین تین بچے ہوں ـــــ پھر تو فیملی پلاننگ کی ضرورت نہ رہے گی ـــــ"

"نہیں ـــــ یہ فیصلہ فی الحال اٹل ہے ـــــ" آواز آئی

میں مایوس ہو کر اپنی جگہ پر چلا گیا ـــــ پھر سب فرشتے جانے لگے اور میں بھی اپنے دوست کے ساتھ وہاں سے نکلا زمین پر پھینکنے سے پہلے فرشتے نے مجھ سے پوچھا۔

"تمہارے کتنے بچے ہیں ـــــ؟"

"میری تو ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی ـــــ"

جب میں زمین پر پہنچا تو سامنے سڑک پر لگے ہوئے بورڈ پر میں نے فیملی پلاننگ کا اشتہار چسپاں دیکھا ـــــ جسے دیکھ کر میں نے آنکھیں بند کر ڈالیں

اب کسی طرف بچے دکھائی نہ دیتے تھے ـــــ جو پہلے بچے تھے وہ اب جوان تھے۔ جو جوان تھے وہ اب بوڑھے تھے اور جو پہلے بوڑھے تھے وہ اب قبر میں "وشرام" کر رہے تھے ـــــ

اب کوئی سکول نہ چلتا تھا ـــــ کوئی باپ نہ تھا ـــــ کوئی ماں نہ تھی ـــــ کوئی بہن نہ تھی کوئی بھائی نہ تھا ـــــ صرف ایک رشتہ تھا ـــــ حیوانی رشتہ ـــــ!

اب کسی طرف بچوں کے رونے یا ہنسنے کی آواز نہ آ رہی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

——— دنیا ستان ہو چکی تھی ———!

سائنسدان حیران تھے ——— ہر مرد بچے پیدا کرنے کے قابل تھا۔ اور ہر عورت ماں بننے کی اہلیت رکھتی تھی ——— اور سائنسدانوں کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا ———

لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ ریڈیائی لہروں کا اثر ہے جنہوں نے "CHROMOSOMES" کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ لیکن اب سائنس کی ترقی ختم ہو چکی تھی ——— تمام دنیا میں اداسی اور گھبراہٹ کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہر کسی کی آنکھیں قیامت کے خوف سے اندر کو دھنس چکی تھیں ———

پھر ایک دن میں نے ریڈیو پر سنا کہ دنیا کی آبادی صرف تیس کروڑ رہ گئی ہے ———

یہ آبادی بھی گھٹتی گئی ——— میرے بال سفید ہونے لگے اور ایک دن ایسا بھی آیا جب میں اپنے قصبے میں صرف ایک آدمی زندہ رہا ——— میرے ہر طرف کتے، گیدڑ، سور، چیتے اور جنگلی جانور تھے ——— اب ان کا مسکن وہ عالیشان حویلیاں تھیں جن میں کبھی کوئی "پری وش" اپنے محبوب کو راتوں عشقیہ خطوط لکھا کرتی تھی، جن میں شباب اور شراب کی دھاریں بہہ رہی تھیں ———

مجھے وحشت ہونے لگی اور خوفزدہ ہو کر میں کسی انجانی منزل کیطرف دوڑنے لگا۔ میں دوڑتا رہا ——— نہ جانے کب تک اور اچانک ایک مقام پر جو ہو کا مقام تھا مجھے ٹھوکر لگی اور میں اوندھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منہ گر کر بے ہوش ہو گیا ـــــ!

جب دوبارہ ہوش آیا ـــــ تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے جسم کا انگ انگ مفلوج ہو چکا تھا۔ مجھے اٹھنے کی طاقت ہی نہ تھی اور میں نے سمجھ لیا کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے۔ پھر میں رو دیا ـــــ اپنی حماقت پر ـــــ کاش میں نے والدین کا کہا مانا ہوتا اور اسی وقت شادی کرتا ـــــ کم از کم ایک بچہ تو پیدا ہوا ہی ہوتا اور اس وقت مجھے یہ داغ لے کر نہ مرنا پڑتا۔

کسی نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا ـــــ میں نے نظریں اٹھا کر نہ دیکھا۔ میرا خیال تھا سر پر دستِ شفقت پھیرنے والا ملک الموت کے بغیر کوئی نہ تھا۔

"اٹھو ـــــ"

آواز کچھ مانوس سی لگی۔ لہجہ بھی بہت پیارا تھا۔ اگر یہ عزرائیل ہوتا تو لہجہ میں کرختگی ہوتی ـــــ پھر میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے دوست یعنی فرشتے کو دیکھ کر گلے لگایا ـــــ میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ـــــ

"چلو میرے ساتھ ـــــ خداوند کریم نے تمہیں یاد کیا ہے"

تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم دونوں بارگاہِ حق میں پہنچے ـــــ فرشتے نے سجدہ کیا اور مجھے بھی ایسا کرنے کی تلقین کی لیکن میں نے انکار کیا۔

"اے گمراہ انسان ـــــ" آواز آئی۔

"تمہیں سجدہ کرنے سے عار ہے صرف اس لئے کہ تو ہمیں ظالم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سمجھتا ہے ـــ ہم تمہیں محبان کرتے ہیں اور تمہارے جذبات سے بہت خوش ہیں ـــ جو انسان ظالم کا ظلم گردن جھکا کر برداشت کرتا ہے اسے ہم پر کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے اور ہم ایسے شخص کو کبھی اپنا بندہ نہیں سمجھتے ہیں ـــــ لیکن کسی کو پرکھنا بہت مشکل ہے ـ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی ہے ـ اور ہر مٹی مٹی ہی نہیں بلکہ جواہرات کی آماجگاہ ہوتی ہے ـــــ"

یہ سنکر بیگ میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور میں کچھ لفظ کہے بغیر سجدہ میں گر پڑا ـــ

"عالم کی حالت دیکھ کر ہمیں دکھ ہوا ـ لیکن ہم دنیا والوں کو ایک سبق دینا چاہتے تھے، تاکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اس سے باز رہیں۔

"ایک "کن" سے ہم تمام مخلوقات کو دوبارہ زندگی عطا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ پھر بھی باز نہ رہے تو ہمارا قہر نازل ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا ـــــ"

"جانتے ہو ہم نے تمہیں کیوں طلب کیا ہے ـــــ؟

"نہیں میرے مولا ـــــ"

"تم دنیا والوں کو دوبارہ یاد دلاؤ کہ ہم ہر ذی روح کی غذا کے خود ذمہ دار ہیں ـ دنیا میں اتنی خوراک ہمیشہ موجود رہتی ہے ـ جو دنیا کے لوگوں کے لئے،

تم دنیا والوں کو سمجھا دو کہ وہ ذخیرہ اندوزی نہ کریں، اگر کوئی ایک پاؤ کا ذخیرہ کرتا ہے تو دوسرے آدمی کو بھوکا مرنا پڑے گا، جس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے مقدر میں یہ پاداش تھی، لوگوں سے کہہ دو کہ وہ ایک دوسرے کا خون پینا چھوڑ دیں اور اپنے حق کی حفاظت کرتے ہوئے دوسروں کا حق نہ ماریں ——"

"فیملی پلاننگ سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ جب تک انسان کو تنگ دستی، تنگ دلی اور غربت نہ چھوڑے گی اُس وقت تک دنیا کی آبادی بڑھتی رہے گی۔ تمہارے حکیم اور دانشور کیوں نہیں سوچتے ہیں کہ امیر سے زیادہ بچے غریب کے ہاں کیوں پیدا ہوتے ہیں —— اگر آبادی کو روکنا ہی مقصود ہے تو اس کے لئے واحد علاج ہے تجرد —— برہمچریہ کی زندگی بسر کرو ——"

"لوگوں سے کہہ دو کہ ہم کسی بات کے ذمہ دار نہیں —— جو کچھ ان کا عمل اور انکا تخیل ہے۔ وہی دنیا میں مقررن صورت، لئے دنیا کی شکل میں ہے اور جو مجرد ہے وہ بیماریوں اور چند مفروضات کی شکل میں ہے۔

"اے سرگن پاک پروردگار ——" میں نے دست بدستہ ہو کر کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر —— لیکن یہ باتیں میں لوگوں تک کیونکر پہنچا سکتا ہوں جبکہ نہ میں سیاست داں ہوں نہ کوئی لیڈر ——؟"

"جس طرح بھی ممکن ہو۔ ورنہ ذمہ داری تم پر آئے گی۔ اور تم یہ بات بھی مت بھولو کہ جب انسان اخلاق اور انسانیت سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گر جاتا ہے تو ہمارے قہر سے دو جہاں کانپ اٹھتے ہیں ——
اب تم جا سکتے ہو ——"

میں نے سجدہ ادا کیا۔ اور زمین پر سمٹ کر تو میں بہت ہی حیران ہوا —— آج سے کئی سالوں پہلے جیسی دنیا موجود تھی —— خداوند کریم نے اپنے ملہ کرم سے دنیا کو پھر لبسا یا تھا۔

سگریٹ پیئے مدت ہو گئی تھی اس لئے ایک پان فروش کے پاس میں گیا۔ آئینے میں میں اپنی صورت دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ میرا بوڑھا پا ختم ہو چکا تھا —— پان والے کی گھڑی دس بجا رہی تھی —— میں سکول کیطرف جلد جلد قدم اٹھانے لگا جہاں بچے میرا انتظار کر رہے تھے —— میں زور زور سے سکول بل بجانے لگا ——

جب میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو میری چھوٹی بہن مجھے، جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کر رہی تھی،

"لو بج گئے سکول نہیں جانا ہے کیا ——"

میں نے جواب نہ دیا —— وہ بیچاری کیا سوچ سکتی تھی کہ اس رات کو میں نے کیا کیا دیکھا تھا ——

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کتھا

میرے بڑے بھائی صاحب ان دنوں تعمیرات عامہ کے ڈیوجنل انجنیر کے آفس میں ہیڈ کلرک تھے، شام کو وہ جب گھر کرتے تھے۔ تو ان کے جیب میں گولڈ فلیک، تھری کیسٹلز اور ریڈ اینڈ وائٹ قسم کے سگریٹ کی ڈبیوں سے بھرے ہوئے ہوتے تھے، ایک صندوق خاص طور سے انہوں نے سگریٹ جمع کرنے کے لئے رکھا تھا۔ اور جب یہ صندوق سگریٹ کی ڈبیوں سے بھر جاتا تھا تو تمام ڈبیاں ایک بڑے سے بیگ میں نوکر کو گن کر دیتے تھے۔ اسے ایک مخصوص پان فروش کے پاس جانے کی ہدایت کرتے۔ اور ایک فہرست بھی بنا کر دیتے۔

تھری کیسٹلز ——— تیس ——— ڈبل
گولڈ فلیک ——— پچاس "
کیپسٹن ——— پچیس "
ریڈ اینڈ وائٹ ——— پینتالیس "
کیچی، ڈی لکس، کیونڈر ——— ایک سو بارہ "
متفرقات ——— دس

میں حیران رہتا تھا ——— آخر بھائی صاحب کو اتنے زیادہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سگریٹ کہاں سے ملتے تھے، ان سے جاننے کے باوجود میں کبھی پوچھ نہ سکا۔ میری جو ہمت ہی نہ پڑتی تھی!

مجھے بی۔ اے پاس کئے پورا ایک سال ہو چکا تھا۔ لیکن نوکری کہاں تھی، جو مجھے ملتی، بھائی صاحب کو اس کا پورا یقین تھا کہ میں نوکری حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا ہوں، مگر انہیں پھر بھی مجھ سے بہت ساری شکایتیں تھیں ـــــ کچھ خاص خاص آپ بھی سن لیجئے۔

۱۔ صبح دیر سے اٹھتا ہوں،
۲۔ ورزش نہیں کرتا ہوں۔
۳۔ گھاٹ پر نہانے میں کیوں زیادہ دیر لگاتا ہوں۔
۴۔ مندر کیوں نہیں جاتا ہوں۔
۵۔ ریڈیو کیوں سنتا ہوں۔
۶۔ سگریٹ کیوں پیتا ہوں
۷۔ شام کو کتھا سننے کیوں نہیں جاتا ہوں۔

ان تمام شکایتوں میں ۳ اور ۷ زیادہ اہم تھیں، بھائی صاحب روزانہ سویرے چار بجے بستر چھوڑ کر ہری ہری شبنم بھری گھاس پر ٹہلکر قبض کی بیماری سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہے تھے۔ مجھے اس قسم کی کوئی بیماری ہی نہ تھی، پھر میں کیوں نیند حرام کرتا۔ میرا جسم بھی کافی مضبوط تھا ورزش کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ پھر تو مجھے مختلف دفتروں کے چکر لگاتے ہوئے خوب ورزش ہوئی تھی ـــــ سیر سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واپس آکر گھاٹ پر اشنان وغیرہ سے فارغ ہو کر سندھیا اور گائیتری کا جپ کرتے تھے۔ پھر گھنٹہ بھر مندر میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں آکر چائے پیتے تھے۔ اور ساڑھے نو بجے روٹی کھا کر دفتر جاتے تھے ——

کبھی کبھی دن دفتر سے آکر سگریٹ کے علاوہ ان کے کھدر کے قمیض کی جیب بھی پھولی ہوئی ہوتی تھی —— سگریٹ صندوق میں بھرتے تھے۔ لیکن پھولی جیب کہاں ہموار کرتے تھے یہ مجھے معلوم نہ ہو سکا —— پھر چائے پیتے تھے۔ شام کتھا سننے تشریف لے جاتے تھے، وہاں سے ان کی واپسی رات کے دس بجے ہوتی تھی، بھابی ان کا انتظار کرتے ہوئے پریشان ہوتی تھی، لیکن اس نے کبھی اُن سے شکایت نہ کی۔

کبھی کبھی دن صندوق سے دو تین درجن سگرٹ پیکٹ میں بھی اڑا لاتا تھا۔ بھائی صاحب نے کبھی اس کی تحقیقات نہ کی —— دراصل انہیں بھرے صندوق سے تھوڑی سی ڈبیوں کا کیا فرق محسوس ہو سکتا تھا۔

جب سگریٹ کا راز جاننے کے لئے میرے دل میں تجسس پیدا ہوا تو ایکدن میں نے پوچھ ہی لیا۔

"روزانہ آپ اتنے مہنگے داموں کی اتنی سگرٹ ڈبیاں کہاں سے لاتے ہیں ——؟"

وہ مسکرائے، پھر ایک ریڈ اپ سگرٹ سلگا کر اس کا دھواں فضا میں تحلیل کرتے ہوئے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"سب بھگوان کی دیا ہے ——"

"بھگوان کی دیا ——! میں نے حیرت سے کہا

"ہاں —— تم جیسا ناستک اس بات کو کیوں کر سمجھ سکتا ہے"

انہوں نے سگریٹ کا ایک اور کش لیا۔ میں نے سوچا شاید بات ختم ہو گئی ہے لیکن ہوا وہی جس کا مجھے خوف تھا۔ بھائی صاحب کی زبان پانچسو۔ الفاظ فی منٹ کے رفتار سے چلتی رہی

"آج بی۔ اے کئے ایک سال ہو گیا۔ مگر کہیں چار پیسے کی نوکری نہیں ملتی ہے۔ روزانہ دفتروں میں جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہو۔ اس سے کیا ہوتا ہے —— تمہارے کرم ہی خراب ہیں نہ جانے پچھلے جنم میں تم نے کتنے گھوڑے پاپ کئے ہیں۔ کتنی بار سمجھایا کہ رام نام جپا کرو۔ کامیابی اس وقت انسان کے قدم چومتی ہے جب اس نے بھگوان کو پرسن کیا ہوگا۔ لیکن تمہارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ہے۔ میں پھر پیشگوئی کئے دیتا ہوں جب تک تم ترکے سندر نہیں جایا کرو گے۔ اور شام کو گیتا کے امرت سے اپنے کان شدھ نہیں کرو گے، اس وقت تک تمہیں نوکری نہیں ملے گی"

بھائی صاحب کہتے جا رہے تھے، اور میں سوچنے لگا کیا بھگوان صرف سندر میں ہوتا ہے —— کیا وہ بھی انسانوں جیسا ہے جو دل کی آواز کے بجائے زبان کی آواز سنتا ہے۔ میں بھی بھگوان کو پاکرتا تھا خاموش راتوں میں —— لیکن میں کسی قسم کا منتر نہ جانتا تھا —— مجھ میں بہت ساری خامیاں تھیں وہ چندر تو تمہارا دوست ہی تھا —— وہ نہ جانے کب سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہہ رہے تھے

"چار دن کتھا سننے آیا اور پانچویں دن نوکری ملی ۔ آخر بھگوان اور بھگوان کا نام بھی تو کوئی چیز ہے ——"

میں نے کل سے مندر جانے اور کتھا سننے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ جب چندر کو کتھا سننے سے نوکری ملی تھی تو مجھے کیوں نہ ملتی۔ وہ صرف انٹرنس پاس تھا اور میں بی۔ اے

دوسرے دن میں سویرے اٹھا۔ ایک پیتل کا لوٹا ہاتھ میں اٹھا کر گھاٹ پر چلا —— نہا کر پانی کا لوٹا بھر لیا۔ اور زبان سے رام رام دھراتے مندر میں داخل ہوا —— شو لنگ پر جل کی دھارا چھوڑتے ہوئے زبان سے اونچی آواز میں رام رام پڑھنا شروع کیا —— جیسے کہ آہستہ سے بھگوان میری پکار سننے کے ناقابل تھا اور شاید دنیا والوں کی طرح اس کے کان بھی بہرے تھے۔ ایک آدمی نے مجھے ٹوکا!

"شنیو کی مورتی پر پانی چھوڑ رہے ہو اور زبان سے رام کا نام لیتے ہو ——"

"تو کیا شنیو جی ایک بھگوان ہیں اور رام جی دوسرے ——؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں ——"

"لیکن بھگوان تو ایک ہی ہے —— میں نے احتجاج کیا)

"کون کہتا ہے ——؟"

"ہمارے گرو جی نے کہا، وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ انہوں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نے ویدوں میں پڑھا ہے کہ بھگوان ایک ہی یعنی واحد لاشریک ہے۔ اسطرح سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رام اور رحیم، بھگوان، الشیور، اور گاڈ ایک ہی پرم آتما کے نام ہیں۔

"مسلمانوں کے نام مندر میں دھراتے شرم نہیں آتی ہے؟" میں نے بات کو بڑھانا نہ چاہا ـــــ میں مندر ہوش سنبھالنے کے بعد آج پہلی بار گیا تھا۔ ہاں مندر میں مجھے ضرور سکون کا احساس ہوا تھا ـــــ اگر وہ آدمی مجھے نہ ٹوکتا ـــــ جب میں باہر نکل رہا تھا تو ایک لڑکی نے جو کہ اندر جا رہی تھی مجھے ایسا دھکا دیا کہ مجھے کواڑ کا سہارا لینا پڑا۔ اور وہ مسکراتے ہوئے بولی "معاف کیجئے گا۔"

"کوئی بات نہیں ـــــ" اس کے جسم اور بالوں سے اتنی اچھی خوشبو آئی تھی کہ میں پریشان سا ہونے لگا۔

شام کے چھ بجے میں کتھا سننے چلا ـــــ کتھا کا انتظام مندر کے صحن میں ہوتا تھا۔ عورتیں ایک طرف اور مرد دوسری طرف بیٹھتے تھے بچے مطلق کہ تھے یعنی ان کو دونوں حد میں عبور کرنے کی اجازت تھی وہ پیغام رسانی کا کام بھی کرتے تھے۔ یہ بات مجھے اس وقت معلوم ہوئی جب چندر کو ایک بچے نے ایک چٹھی لاکر دی، اس نے بھی جیب سے ایک خط نکال کر دیا۔ وہ بچہ چلا گیا ـــــ چندر نے عورتوں کی طرف دیکھا اور مسکرایا ـــــ

جس وقت کتھا کہنے والے پنڈت جی تشریف لائے تو سبھی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، پھر وہ ایک پنڈال پر جا کر اپنے آسن پر براجمان ہوئے، ان کے آسن کے دائیں بائیں دو تصویریں تھیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک تصویر نمی کی تھی، جسے نیلون کی انگیا پہنا کر رادھا بنایا گیا تھا۔ دوسری تصویر مدھوبالا یعنی پاروتی اور ترلوک کپور یعنی مہادیو کی تھی، مہادیو کا ہاتھ پاروتی یعنی مدھوبالا کی عریاں کمر سے ہونا ہوا۔ اس کے پیٹ پر تھا اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ دیکھ کر میرے اپنے ہاتھ میں کچھ کھجلی سی پیدا ہو گئی تو آپ کو خفا نہیں ہونا چاہئے ——

اس کے بعد چند مذہبی نعرے لگائے گئے، اور پھر کہا گیا کہ لوگ اس وقت تک رام نام کا جپ کریں جب تک کہ نہ پنڈت جی چائے سے فراغت حاصل کریں ——

میں اونچی آواز میں جپ کرنے لگا۔ بہت جلد مجھے احساس ہوا کہ مرد "سیتا" اور عورتیں "رام" کے نام کا جپ کر رہی ہیں —— کسی انجانے خوف سے میرا دل دھڑکنے لگا۔ پھر میں نے بھائی صاحب کی طرف دیکھا اور ہم تن گوش جپ میں مصروف ہو گئے، ہاں ان ہی کیطرح کچھ آدمی اور بھی تھے، جنکی گردنیں مڑی ہوئی تھیں ——

پھر کتھا شروع ہوئی —— جسے میں نے گہری توجہ سے سنا —— اور مجھے یہ احساس ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ کتھا جیسی چیزیں بہت ضروری ہیں۔ بشرطیکہ انہیں اصلی رنگ میں پیش کیا جائے کتھا ختم کرنے کے بعد مہاشے نے بھاشن شروع کیا۔

"آجکل ہم یعنی ہندو قوم اپنے دھرم سے گرتے جا رہے ہیں ہم اپنے آدرش اور سروپ کو بھول گئے ہیں —— ہم شاستروں کے انوں سار نہیں چلتے ہیں —— ہم، خاصکر کشمیر کے ہندو، پہلے پہل سرخ مٹی سے اپنے جسم کو صاف کرتے تھے۔ یہی شاستروں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا حکم تھا۔ مگر اب صابن کے بغیر گذر نہیں ہوتا ہے۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ ہم اپنی گائتری یعنی جنیو کو بھی صابن سے صاف کرتے ہیں ـــــ اُس صابن سے جس میں گائے کی چربی استعمال کی گئی ہوتی ہے۔ ہم اپنے دھرم سے اتنے گر چکے ہیں۔ کہ ہمیں چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہئے ـــــ" مہاشے فرما رہے تھے۔ اور سب گہری توجہ سے سن رہے تھے۔ "میں مانتا ہوں کہ آجکل کے زمانے میں صابن کے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے۔ مگر پھر بھی صابن کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہمیں ایسا صابن استعمال کرنا چاہئے۔ جس کے استعمال کرنے سے ہم بھرشٹ نہ ہو جائیں۔ اور میں تم لوگوں کو صرف ایک ہی قسم کا صابن استعمال کرنے کے لئے کہوں گا اس صابن کا نام ہے ـــــ میں صابن کا نام نہیں لوں گا۔ مجھے پنڈت جی کی طرح ایڈورٹائیزمنٹ نہیں کرنا ہے) اس صابن سے جسم پر خوشبو پھیل جاتی ہے۔ دھرم پر آنچ نہیں آتی ہے ـــــ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کو دھرم کی رکھشا کرنی ہے تو صرف ..... صابن استعمال کیجئے

ساڑھے نو بجے لوگ نکلنے لگے ـــــ میں چندر کو ساتھ لیکر باہر نکلا اور سوچنے لگا کہ میں کتھا سننے کیوں آیا تھا ـــــ کیونکہ یہاں میری طبیعت ہی مکدر ہو چکی تھی ـــــ

"مجھے انتظار کرنا ہے ـــــ" چندر نے سڑک پر مجھسے کہا۔

"شوق سے کرو۔ مگر ایک بات بتاؤ تمہیں نوکری کیوں کر ملی؟ بھائی صاحب تو کہتے تھے کہ یہ کتھا سننے کا اثر ہے ـــــ"

"ہاں ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"اب تم سے کیا چھپاؤں ـــــ ایک دن یونہی وقت گذارنے کے لئے میں کتھا سننے آیا ـــــ اتفاقاً ایک امیر زادی سے عشق بھی ہوا۔ پھر اسی نے اپنے باپ سے میری سفارش کی اور اُس کے باپ نے مجھے اپنے دفتر میں کلرک لگایا اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ اسے کتھا کا پھل کہو یا حضرت عشق کی مہربانی، مگر میرے لئے تو دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر میں کتھا سننے نہ آتا تو عشق بھی نہ ہوتا، اور جب عشق نہ ہوتا تو مجھے نوکری بھی نہ ملتی، اچھا اب مجھے جانے دو، میرا انتظار کر رہی ہے ـــــ پھر وہ دونوں آگے چلکر اندھیرے میں گم ہو گئے

دوسرے دن جب میں گھاٹ پر نہانے چلا تو خلاف توقع بھائی صاحب بھی نہا رہے تھے ـــــ میرے یہ لکھنے کہ اب کوئی ضرورت نہ تھی کہ وہی صابن خوب مل رہے تھے، جسے استعمال کرنے کی ان کے گرو دیو نے آگیا دی تھی ـــــ

میں کبھی کتھا سننے نہ گیا ـــــ

ہاں اگر آپ میری نوکری کے بارے میں پریشان ہیں تو آپ کی آگاہی کے لئے عرض کرتا ہوں کہ آجکل میں ایک بڑی کمپنی کا مالک ہوں اور میرے بڑے بھائی ہیڈ کلرکی سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ لیکن صابن اب بھی وہی استعمال کرتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کتوں کی نفسیات

کتے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ عام کتے جنہیں شریف کتے بھی کہتے ہیں ـــــ باولے اور وفادار کتے ـــــ شریف کتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور یہ تعداد روز بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ یہ حضرات فیملی پلاننگ کے بدترین دشمن ہیں۔ ہڈی کے لئے ایک دوسرے کا خون بہاتے ہیں۔ اور پھر ان میں سے جب ہڈی کسی کو مل جاتی ہے۔ تو اسے چباتے ہوئے اس کے منہ سے خون نکل آتا ہے۔ جسے وہ بیوقوف ہڈی کا شیر سمجھتا ہے۔ اور اس حاتم ثانی کو دعائیں دیتا ہے۔ جس نے یہ ہڈی باہر پھینک دی تھی ـــــ

ان شریف زادوں کے بارے میں میں اور کچھ نہیں کہوں گا۔ کیونکہ شریف بہر حال شریف ہوتا ہے اور کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتا ہے کہ سر بازار کوئی اس کی پگڑی اچھال دے۔ کسی وقت اس کی جان پر بھی بن آتی ہے۔ بالکل اس آدمی کیطرح جس کی بیٹی اپنے کسی بوائے فرینڈ کے ساتھ ہیروئن بننے کے لئے باپ کی تنخواہ اور ماں کے زیورات لے کر فرار ہو جاتی ہے ـــــ جب باپ سنتا ہے کہ فلاں فلم ساز نے اسے ہیروئن بنایا ہے تو اپنی شرافت سے مجبور ہو کر وہ اپنی پگڑی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے سمت دریا میں چھلانگ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لگا دیتا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا ہوں کہ ان شریف زادوں کے بارے میں اور کچھ لکھوں۔ اگر کہیں انہوں نے بھی دریا میں چھلانگ ری تو دنیا اور خاص کر ہندوستان میں کیا رہ جائے گا۔ پھر تو ان کے بارے میں کچھ موٹی موٹی باتیں آپ جانتے ہی ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ آپس میں خوب پیار کرتے ہیں، جو آپ کو لڑائی دکھائی دیتی ہے۔ بارے اور وفادار کتوں سے دبتے ہیں۔ رات کو اپنا سمیلن کرتے ہیں۔ چھتوں پر سوتے ہیں اور پولیس والوں کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ ان کی تہذیبی پسندی ابتدا سے ہی سرایت کر چکی ہے، مثال کے طور پر ان کے جنسی تعلقات جیسے ابتدا میں تھے ـــــ موجودہ تہذیب یافتہ انسان آجکل وہاں پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے ـــــ

لیکن مجھے ہمیشہ سے کتوں سے نفرت رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ انسان نے سب سے پہلے کتے کو ہی کیوں پالا۔ شاید اس لئے کہ انسان ہمیشہ سے موسیقی کا دلدادہ رہا ہے اور کتے کی "بھوں بھوں" میں وہ موسیقی کا لطف اٹھاتا تھا۔ ورنہ کتا اور جنگلی جانوروں سے حفاظت! چہ خوب!

ہاں اس بات سے مجھے نہ صرف اتفاق ہے بلکہ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ کتا وفادار ہوتا ہے۔ لیکن ہر کسی کتے میں یہ صفت نہیں ہوتی ہے۔ وہ کتا جسے آپ چوراہے پر مسئلہ کائنات حل کرنے کی سوچ میں مستغرق پاتے ہیں، ہرگز وفادار نہیں کہلا سکتا ہے۔ عام کتے وفادار نہیں ہوتے ہیں ـــــ صرف خاص کتا من اس جوہر سے معمور ہوتا ہے۔ خاص کتے یعنی وفادار کتے صرف وہ کتے کہلاتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں، جن کے گلوں میں پٹے ہوتے ہیں۔ اس پٹے کے ساتھ ایک سونے کی زنجیر بندھی ہوتی ہے۔ جس کا ایک سرا مالک کی خوبصورت بیٹی کے ہاتھ میں ہوتا ہے ——— وہ اپنے وفادار کتے کو اپنے ساتھ کلب لے جاتی ہے۔ اس کے ساتھ شراب پی کر راک این رول کرتی ہے اسے اچھے اچھے کھانے کھلاتی ہے۔ اور کبھی کبھی اسے اپنے صندلی پلنگ پر بچھے ہوئے ریشمی بستر میں سلاتی ہے ——— پٹے کی زنگار رگڑ سے کتے کی گردن پر ایک نشان پڑ جاتا ہے اور اس کی وفاداری کے اس نشان کو دیکھ کر آپ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ وفادار کتا ہے ——— یعنی میر جعفر ہے ——— میر صادق ہے ——— دلاجی ٹھاکر ہے ——— فوجی جرنیل ہے جس نے دشمن کے ہاتھ بارود فروخت کیا، وہ ٹھیکیدار ہے جس نے سڑک کی تعمیر کرنے کے بغیر ہی روپیہ حاصل کیا اور وہ آفیسر ہے جس نے اس ٹھیکیدار کا کام پاس کیا ——— کوئی سیکریٹری ہے ——— کوئی پائیلٹ ہے۔ اور کبھی کبھی آپ وفاداری کا نشان دیکھ کر اسے وہ ترقی پسند شاعر یا ادیب بھی قرار دیتے ہیں۔ جو شراب کے جام لنڈھاتے ہوئے چلاتا ہے ———

آجا آجا پیارے چین
تو ہے میرے دل کا چین

آپ جو بھی کہتے ہوں کتے کو اس کی پرواہ نہیں ہے ——— کیونکہ وہ ایک وفادار کتا ہے ——— نفیس کھانے کھاتا ہے۔ اور مالک کی خوبصورت بیٹی کے خوبصورت بستر میں سوتا ہے ——— !

بچارا بادا کتا اتنا خطرناک نہیں ہوتا اگرچہ اس سے لرزشیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرسبز ہوتی ہیں، لیکن وہ اس سے ذہنی قوت سلب ہوجانے کی بنا پر ہوتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بادے کتے کے کاٹنے پر انکشنوں کا ایک پورا کورس کروانا پڑتا ہے اور تب کہیں جاکر آپ کی زندگی خطرے سے باہر ہوجاتی ہے۔ لیکن وفادار کتے کی کاٹ اجتماعی اور بادے کتے کی انفرادی ہوتی ہے ــــــ

اگر آپ باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرتے ہوں گے تو آپ کو یہ معلوم ہی ہوگا۔ کہ ہمارے قصبے میں بادے کتوں کا زور بڑھ رہا ہے۔ لیکن ایڈیٹر نے اس بات پر کوئی روشنی نہیں ڈالی تھی کہ زور کیوں کر بڑھ رہا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ سرنیگر سے کتوں کو چھکڑے میں بٹھا کر رات کے وقت ہمارے قصبے میں لاکر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ رات کے وقت اس لئے کہ کہیں ان اجنبی کتوں کو مقامی کتے نہ دیکھیں۔ تصادم ہونے کا خطرہ تو جمہوریت کا خاصا ہے۔ سرنیگر سے ان کتوں کو اس لئے ملک بدر کیا جاتا ہے کہ وہاں کے لوگ فسادست پسند ہیں۔ اور اگر آپ کو سرنیگر کے خوبصورت حصوں میں سے گذرنے کا اتفاق ہوا ہوگا تو آپ نے کوٹھیوں کے پھاٹکوں میں انگریزی میں یہ تختی ضرور لٹکتی دیکھی ہوگی۔

"کتوں سے خبردار رہئے ــــ"

اس کا مطلب ہے کہ عام کتوں سے خبردار رہئے ــــ وفادار کتے ان کوٹھیوں میں کافی تعداد میں موجود ہیں ــــ لیکن میں فروعات میں پڑ گیا ــــ بات ہمارے قصبے کے کتوں کی ہو رہی تھی۔ جہاں شہری کتے صرف ایک رات میں پاگل ہوجاتے ہیں ــ کیونکہ ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جگہ ان کے لئے بالکل دشت مجنوں ہوتی ہے جہاں رو رو کر اپنی لیلاؤں کو یاد کرتے ہیں، اور یاد کر کے باولے ہو جاتے ہیں۔ پھر مقامی کتوں سے ان کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا ہے کیونکہ دونوں باولے ہوتے ہیں۔ البتہ لوگوں کی شامت آتی ہے۔ وہ باہر نہیں نکل سکتے ہیں، اپنے در و دیوار بند کر کے اپنی قسمت پر چار چار آنسو بہاتے ہیں۔ اور باہر باولے کتے لوٹلیاں بنا کر گھومتے ہیں۔ آپ غلط سوچ رہے ہیں۔ کہ ان باولے کتوں کو زہر کھلا کر یا بجلی کی شعاع سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ نہیں آجکل آزادی ہے۔ اور آزادی صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ باولے کتوں کے لئے بھی ہے۔ سچ پوچھئے تو حضرات سمجھتے ہیں کہ آزادی صرف ان کا حق ہے۔ اگر کبھی کسی نے اپنا دروازہ کھول کر آزادی کی فضا میں سانس لینا چاہو تو فوراً ایک سفید یا خاکستری ایک خطرناک قسم کی بھوں بھوں کر کے سرخ سرخ اور کالے کالے کتوں کو بلاتا ہے۔ اور سب مل جلکر کاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ چھپر ایک کیا درجنوں انجکشن کرنے کے باوجود انسان ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے۔

آخر پر یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک مشہور اخبار نویس کے اخبار میں ایڈیٹوریل میں کامراج پلان پر تبصرہ کرتے ہوئے عوام کو اس بات کا یقین دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ کامراج پلان جب اچھی طرح چالو ہوگا۔ تو نہ صرف باولے کتوں کا زور ختم ہو جائے گا۔ بلکہ کتے پالنا بھی ممنوع قرار دیئے جائیں گے کیونکہ پالتو کتا بہت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

احد کی آنکھوں میں مسرت کی گہرائیوں پھیلی ہوئی تھیں ــــ

"صاحب اس نے مجھ سے کچھ کہنا چاہا

"ہوں ــــ"

وہ خاموش ہو گیا اور میں نے ایک بار اور اس کی آنکھوں میں جھانکا جنکی اتھاہ گہرائیوں میں مسرت کی کوئی فرق نہ آیا تھا۔ لیکن اس کی پیشانی پر اب احساسِ کمتری کا پسینہ چمک رہا تھا۔

"کیا بات ہے احد و ــــ؟" میں نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

"تم شاید کچھ کہنا چاہتے ہو ــــ

اس نے اپنے میلے آستین سے پسینہ پونچھ ڈالا اور بات کہنے کے لئے حوصلہ پاکر اس کے انگ انگ سے مسرت ٹپکنے لگی۔

"صاحب وہ مسکراتے ہوئے لبوں سے بولا" کل میری شادی ہے۔"

"شادی ــــ!" میں چونک پڑا، اس لئے نہیں کہ احد غریب تھا اور اس لئے اسے شادی کرنے کا کوئی حق نہ تھا بلکہ اس لئے کہ احد و ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ اس کی شادی یا تو حمیدہ سے ہو سکتی تھی یا اڑھائی گز قبر سے ــــ حمیدہ گاؤں کے نمبردار کی بیٹی تھی۔ اُس کے باپ کے پاس، چار سو بید کے درخت، دو سو سفیدے، پندرہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کنال زمین، دو بیلوں کے جوڑے، چار گائیں، اور چالیس کے قریب بھیڑ بکریاں تھیں ۔ اور احدو کے پاس ان چیزوں میں سے ایک چیز تھوڑی سی مقدار میں بھی نہ تھی، غرضیکہ حمیدہ گاؤں کے سب سے امیر آدمی کی بیٹی تھی، اور احدو گاؤں میں سب سے زیادہ سفید پوش انسان تھا۔ پھر اس کی شادی حمیدہ سے کیوں کر ہو سکتی تھی؟ مانا کہ دونوں میں محبت تھی، ایک دن حمیدہ کے والد صاحب نے جو ایک خاندانی نمبردار کیطرح اپنی بات منوایا کرتے تھے کہا تھا

"محبت اب کہاں ——— وہ تو مجنوں کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ میں اس بدمعاش (احدو) کے ٹھکنڈوں میں آنے والا کہاں ہوں۔ مجھے تو حمیدہ کیلئے ایک خاندانی لڑکا چاہئے ———"

خاندانی لڑکا وہ اُس لڑکے کو کہتے تھے جس کے پاس بید، سفیدے اور بھیڑ بکریاں اگر ان سے زیادہ نہیں ان کے برابر ضرور ہوں

آج سے قبل چند مہینے میری اس ڈیوجن میں ایک ڈیوجنل فارسٹ آفیسر کی حیثیت سے تبدیلی ہو چکی تھی۔ چونکہ چند ٹھیکیداروں کے کام کا معائنہ کرنے اور جنگل کے کمپارٹمنٹوں کو نئے سرے سے ترتیب دینے کے لئے مجھے خود جنگل جانا پڑتا تھا، اس لئے میں نے اس گاؤں میں ڈیرا لگوایا۔ یہ گاؤں تو جنگل میں ہی تھا۔ شام کے چار بجے ہی سورج غروب ہوتا تھا۔ اور جنگلی جانوروں کی آمد شروع ہو جاتی تھی، جو سویرے کے آٹھ بجے تک گاؤں میں چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ کنول کو جنگل کا یہ ماحول بہت ہی پسند تھا۔ ہر اس لڑکی کی طرح جس کی حال ہی میں شادی ہوئی ہو۔ اور کنول ہی مجھے یہاں رہنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیلئے مجبور کرتی تھی ورنہ آجکل کون سرکاری آفیسر اپنی ڈیوٹی کا پابند ہوتا ہے۔

احد و واچر کا کام کرتا تھا اور اسی لئے وہ میرے ساتھ دل کھول کر بات نہ کرتا تھا۔ وہ اتنا شریف تھا کہ بیسویں صدی کی مہذب شرافت کا خیال بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایک اچھے آفیسر کی طرح میں نے اس کو نجی کام کے لئے گھر پر ہی رکھا تھا۔ اور اس کی تنخواہ سرکاری خزانے سے برآمد کرتا تھا۔ لیکن کنول کو اس سے بہت زیادہ ہمدردی تھی، اتنی زیادہ کہ کبھی مجھے عورت کی کمزوری کے بارے میں سوچنا پڑتا تھا ـــــ صرف ایک لمحہ کے لئے؛

شک بھی جبلت سے ملتی جلتی کوئی چیز ہے۔ جسکا ردعمل بلواسطہ یا بلاواسطہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

"کس سے شادی کر رہے ہو ـــــ؟" میں نے پوچھا۔

"حمیدہ سے ـــــ"

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ؟"

"کیا کیسے ہو سکتا ہے ـــــ؟" یہ کنول کی آواز تھی۔

"احد و حمیدہ سے شادی کر رہا ہے نا ـــــ"

"تو اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے ـــــ"

"حمیدہ کے والد صاحب کیوں کر راضی ہو گئے ـــــ؟" میں نے واضح کر ڈالا

"سب بی بی جی کی مہربانی ہے۔" احد و نے کہا اور میں نے کنول کیطرف دیکھا لیکن وہ مجھے نظر انداز کر کے احد و سے بولی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"تم اس وقت یہاں کیسے آئے تھے ——؟"

"میں ——" یک بیک احدو کا گلہ رندھ گیا" میرا کوئی نہیں ہے —— لیکن جب سے آپ لوگ یہاں آئے میری دنیا ہی بدلنے لگی ہے اور ——"

"کچھ روپے پیسے کی ضرورت ہے کیا ——؟" کنول نے بات کاٹ کر کہا۔

"نہیں میں چاہتا ہوں آپ اور صاحب، تھوڑی دیر کے لئے۔"

"ضرور —— ہم ضرور آئیں گے —— بھلا تمہاری شادی ہو اور ہم نہ آئیں۔

لیکن میں وہاں کچھ نہ کھاؤں گی، تمہارے صاحب چاہیں تو کھا سکتے ہیں۔"

احدو چلا گیا ——

"کنول یہ نمبردار آخر پگھل کیسے گیا ——؟"

"گاؤں کے مولوی صاحب نے یہ روایت دی کہ یا تو حمیدہ کی شادی احدو سے ہو گی یا عمر بھر کنواری رہے گی ——"

"لیکن اس نے روایت کیوں کر دی ——؟"

"احدو نے نذرانے کے طور پر اسے تین سو روپے دیئے ——"

"احدو روپے کہاں سے لایا ——؟"

"میں نے دیئے ——"

"تم نے دیئے ——" میرا موڈ تبدیل ہو گیا "کیا تم میرا دیوالہ نکلوانا چاہتی ہو ——؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ کچھ نہ بولی

"آخر اپنا گھر اجاڑ کر دوسرے کا گھر بسانے کی تمہیں کیوں سوجھتی ہے۔ اگر تمہیں بھی دن رات خون پسینہ ایک کر کے کچھ کمانا پڑتا تو تمہیں روپے کی قدر و قیمت کا کچھ اندازہ ہوتا۔

"آپ ہزاروں روپے رشوت لیتے ہیں۔ اگر ان میں سے تین سو روپے راہِ حق میں چلے بھی گئے تو کونسی قیامت ہو گئی۔

"تم سے کس نے کہا میں رشوت لیتا ہوں ـــــ تم بیوی نہیں ناگن ہو ـــــ رشوت تم نے دی ہے جسے تم راہِ حق کا نام لے رہی ہو ـــــ"

آپ رشوت نہیں لیتے ہیں، بلکہ نذرانہ وصول کرتے ہیں اور چائے کا بل پاتے ہیں ـــــ باقی میں نے رشوت ٹینڈر پاس کرنے ـــــ وقت بڑھانے یا کسی ایسے ہی کام کے لئے نہیں دی ہے۔ کنول طنز کرتے ہوئے بولی، اس رشوت سے دو زندگیاں برباد ہونے سے بچ گئیں ـــــ باقی میں تباہی سے یہ روپے ـــــ"

"تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو، میں نے بات کاٹ کر کہا،

"آپ اچھے شوہر ہو سکتے ہیں۔ اچھے آفیسر ہو سکتے ہیں لیکن اچھے انسان بننے میں ابھی آپ کو بہت عرصہ لگے گا۔

"کنول ـــــ" میں چلایا

لیکن جواب دینے کے بجائے وہ اٹھ کر کسی دوسرے کمرے میں چلی گئی ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رات کے بارہ بج چکے تھے۔
میں نے سگریٹ سلگا کر ایک رسالہ اٹھایا اور بستر میں جا کر اس کی ورق گردانی کرنے لگا ـــــ کنول ابھی تک احمد کے یہاں سے نہیں آئی تھی ـــــ

کنول میری بیوی تھی اور شادی سے پہلے میں نے اس سے عشق نہ کیا تھا ـــــ وہ تعلیم یافتہ تھی اور مجھے اس سے بہت زیادہ نظریاتی اختلافات تھے ـــــ لیکن اس نظریاتی تضاد کے باوجود کنول کی ایک پھیکی سی مسکراہٹ میری زندگی تھی، اور اس وقت اس کے انتظار میں نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی،

معاً کسی نے زور سے کیواڑ کھول دیئے، اور چونک کر میں نے دروازے کی طرف دیکھا ـــــ وہاں غلام رسول فار سٹ گارڈ کھڑا تھا۔

"کنول نہیں آئی کیا ـــــ؟"

"غضب ہو گیا صاحب ـــــ" اس نے میرے سوال کو نظر انداز کر کے کہا اور میں بستر سے ہڑبڑا کر باہر نکلا۔

"کیوں کیا ہوا ـــــ؟"

"وہ غائب ہو گئی ـــــ"

"کون غائب ہو گئی ـــــ؟" میں چیخ پڑا

"وہی جناب حمیدہ اور کون ـــــ"

"اوہ ـــــ! میں نے اطمینان کا سانس لیا ـــــ کیسے غائب ہو گئی ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"وہ جناب بات یوں ہوئی کہ جب حمیدہ عروسی کے سرخ لباس میں احد و کے گھر پہونچ گئی، تو چند گھنٹوں تک عورتوں نے اسے گھیر لیا، لیکن نہ جانے کس وقت حمیدہ کی بوا کو نیچے آنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس نے حمیدہ کو بھی اپنے ساتھ اٹھالیا۔ باہر تاریکی تھی اور بڑی بی نے "دیبی" یعنی ایک لکڑی ہاتھ میں جلاکر رکھی تھی، لیکن جوں ہی وہ صحن میں پہونچی تو بڑی بی کے کہنے کے مطابق دیبی ہوا کے ایک جھونکے سے بجھ گئی، اور جب بڑی بی نے اسے دوبارہ روشن کرکے لائی تو حمیدہ غائب ہو چکی تھی۔

"ہوں ——" میں بڑبڑایا" تو یہ ہونا تھا احد و کی محبت کا انجام — آج اس کی سہاگ رات تھی ——"

غلام رسول کچھ نہ بولا، رات بھیگتی رہی اور میرے سگرٹ بھی ختم ہونے لگے ——

حمیدہ کیا غائب ہوئی کہ احد و سے اس کی زندگی چھین لی گئی یہ صرف کنول کی ہمدردی اور غمخواری تھی جو احد و کی تڑپتی ہوئی روح کو اس کے بیمار جسم میں پھر پھڑانے کے لئے مجبور کئے ہوئے تھی۔!

اس واقعہ کے پندرہ دن بعد میں نے بہتا سارے عملے کو ساتھ اٹھایا، اور جنگل کا معائنہ کرنے چلا گیا۔ تین بجے کے قریب میں نے پیک کے کیمپ ٹمٹنوں کا معائنہ ختم کیا اور نیچے اترنے لگا!

"صاحب آپ کچھ سن رہے ہیں ——؟ معاً ایک رینجر نے مجھ سے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"کیا ——؟

"کچھ آواز سی آرہی ہے ——"

"آواز —— کیسی آواز ——؟ میں نے گھوڑے کی لگام روک لی۔

"رونے کی آواز ہے شاید ——"

میں نے بھی سن لیا —— سسکیوں کی آواز تھی، جیسے کہ کوئی عورت رو رہی ہو —— کسی نئے خیال کے زیر اثر میں نے کہا! کس طرف سے یہ آواز آرہی ہے ——؟

"اس کھائی سے آرہی ہے ——" ایک فارسٹ گارڈ نے کہا اور گھوڑے سے نیچے اتر کر میں کھائی میں اترنے لگا۔ سب میرے پیچھے اترنے لگے، جوں جوں ہم نیچے اترنے لگے، آواز صاف تر ہوتی گئی —— معاً ایک فارسٹر نے گھبرا کر مجھ سے کہا

"حضور —— اس جنگل میں بھوت اور چڑیلیں کثرت سے ملتی ہیں ——"

"سٹاپ بکنگ ——" میں نے اپنے ولایتی پستول کو ہاتھ میں لے کر کہا "گارڈ خان تم بھی رائفل لوڈ کرو ——"

ہم کافی اتر چکے تھے —— آواز اب صاف ترین تھی —— اب میرا راستہ ایک پتھر روکے ہوئے تھا۔ چند واچروں اور فارسٹ گارڈوں نے اسے گز بھر سرکایا —— لیکن میرے تعجب کی حد نہ رہی جب میرے سامنے ایک غار ظاہر ہوا۔

ہم اندر چلے گئے —— اور —— حمیدہ کو اس غار میں دیکھ کر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں حیران نہ ہوا۔ میرا اندازہ درست تھا ــــــ!
اس کی رنگت سرسوں کے پھول جیسی ہو چکی تھی، عروسی کا سرخ لباس کسی کسی جگہ سے پھٹ چکا تھا۔ اور اس کے سامنے جلتی ہوئی اور کچی چھلیاں پڑی ہوئی تھیں، جن پر اتنے دنوں وہ گذارہ کر چکی تھی۔

دوسرے دن میں شکار کے لئے نکلا۔ اس روز کنول اور احد بھی میرے ساتھ تھے۔ احد کی خوشیاں اسے واپس مل چکی تھیں۔

گھوڑے سے اتر کر میں کھائی میں اترا ــــــ اور یہ دیکھ کر کہ وہ اپنا سر پتھر پر رکھے سو رہا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی۔ اسی وقت کنول چلائی۔

"بابو ــــــ وہ دیکھئے سو رہا ہے۔ چلایئے نا گولی ــــــ"

"نہیں کنول ــــــ" میری آنکھوں میں انتقام کا خون اتر آیا۔ میں چینی نہیں بھارتی ہوں اور بھارتی پیٹھ پیچھے چھرا نہیں گھونپتے ہیں۔ لو میں اسے بیدار کرتا ہوں ــــــ"

یہ کہکر میں نے یکے بعد دیگرے دو فائر ہوا میں کر ڈالے لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ ذرا سا آگے جا کر میں نے ایک اور ہوائی فائر کیا لیکن وہ گھوڑے بیچ کر سوتا رہا۔ میں اس کے نزدیک اور نزدیک چلا گیا اور معاً میرے دل کو ایک دھچکا لگا اسی پتھر پر سر ٹکرا ٹکرا کر اس نے اپنی زندگی کا خاتمہ کر ڈالا تھا۔ رائفل میرے ہاتھوں سے خود بخود گر گئی ــــــ اس کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چہرے پر رونے کے نشان تھے۔ وہ سر ٹکرانے سے پہلے خوب رویا تھا۔ اور میری آنکھیں بھی تر ہو گئیں۔ اور غالب کا یہ مصرعہ مجھے اس پتھر پر اس کے خون سے لکھا ہوا دکھائی دیا ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق! جب سر پھوڑنا ٹھہرا!
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی آستاں کیوں ہو

میں نے اعدو کی طرف دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔
ایک روح کو سکون ملا تھا۔ اور دوسری کا انجام پتھر پر میرے سامنے تھا۔
اور میں رومال سے آنکھیں صاف کرنے لگا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انکارے

مولانا کی پرسکون زندگی میں اچانک انقلاب آیا — ایک گلابی انقلاب — جس میں مولانا بتدریج ڈوبتے گئے اور — اور پھر کائنات کی ہر شے انہیں گلابی رنگت کی نظر آنے لگی —

گاؤں کے اس ابتدائی سکول میں مولانا تن تنہا دس سال سے بچوں کو تعلیم دے رہے تھے۔ کئی بار ان کے یہاں سے تبدیلی کے احکامات بھی جاری ہو چکے تھے۔ لیکن گاؤں والے اپنے وفد افسران بالا کے پاس لے کر اُس کی تبدیلی منسوخ کرا دیتے تھے گاؤں والوں کو ان سے اتنی محبت اور عقیدت تھی کہ نہ تو گاؤں کا ہی کوئی کام اُن کے مشورے کے بغیر ہوتا تھا۔ اور نہ ہی گاؤں کا کوئی مرد اپنا کوئی کام ان سے صلاح لئے بغیر کرتا۔ پچھلے دس سال سے گاؤں میں کوئی لڑائی نہ ہوئی تھی۔ کسی کے مویشی نہ چرائے گئے تھے۔ کسی کا مکان یا کھلیان نہ جلایا گیا تھا۔ جہاں دو آدمیوں میں اختلافات پیدا ہو جاتے۔ جھٹ دونوں مولانا کے پاس فیصلے کے لئے آتے اور مولانا اس تدبر سے فیصلہ کرتے تھے کہ دونوں بخوشی واپس جاتے تھے۔ اور پھر کوئی اختلاف دونوں میں پیدا نہ ہوتا تھا۔ اب جبکہ گاؤں میں نیچائیتیں بن رہی تھیں تمام گاؤں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

والے مولانا کو سرپنچ بنانا چاہتے تھے، جس کے لئے مولانا کبھی تیار نہ ہو سکتے تھے۔

مولانا کا خاندانی نسب مولویوں یا ملاؤں سے نہ ملتا تھا وہ ایک متوسط طبقہ کے فرد تھے۔ اور مولانا کا لقب لوگوں نے ان کو ان کے کردار کی بنا پر دیا تھا۔ وہ شریعت کے رنگ میں اس حد تک رنگ چکے تھے۔ کہ بیسویں صدی کا انسان ہونے کے بجائے وہ حضرت عمر فاروق کے عہد حکومت کے کوئی غیر ضروری سرکاری عہدیدار لگ رہے تھے ——

مولانا کی بیوی ایک عام قسم کی عورت تھی جس سے اس کو نہ محبت تھی نہ نفرت، مولانا کی دانست میں بیوی کے صرف دو ہی کام تھے۔ گھر کا کام اور نسل کو جاری رکھنا، مولانا کی بیوی اس معیار پر پوری اترتی تھی —— اس سے زیادہ مولانا نے اپنی بیوی کے بارے میں سوچا ہی نہ تھا۔

مولانا کا مفاد لانہ میلان کبھی ختم نہ ہوا۔ اس گلابی طوفان میں بھی نہیں جس کی لہروں میں مولانا غیر شعوری طور پر دور تک بہتے چلے گئے تھے۔ اور جس کی ابتدا آج سے تقریباً ایک سال پہلے اس دن ہوئی تھی۔ جب گاؤں میں لڑکیوں کیلئے ایک الگ سکول کھولا گیا تھا ——

مولانا ہر کسی موضوع پر گفتگو کر سکتے تھے —— لیکن جہاں گفتگو میں جنس کا کوئی نکتہ آیا تو مولانا کے چہرے پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں اور پسینے میں ایسے شرابور ہو جاتے کہ انہیں کوئی ناجائز کام کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو، یا دو من من کا لوہے دو تین میلوں سے جھنجلاتی دھوپ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں لائے ہوں ——

وہ جب سکول آئے تھے تو ان کے جسم پر سفید کرتا سفید کرتا سفید پائجامہ، کالی اچکن اور سر پر ایک مخملی پوستین کی ٹوپی تھی۔ لیکن آمنہ صرف اس گذرے ہوئے سال میں ٹوپی کے بغیر مولانا کے تمام لباس پر گلابی رنگت چھا گئی ٹوپی اس رنگ کی بازار سے نہ ملنے پر مولانا کو بہت افسوس ہوا، اور گاؤں والوں کو اس کی یہ نیرنگی دیکھ کر حیرت ہوئی، اس لباس میں وہ نہ صرف مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔ بلکہ ان کا وہ روحانی تقدس بھی ختم ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے چہرے ٹھہرنا محال تھا۔ نظر کا طوفان کی لہریں دور تک پھیلتی چلی گئیں اور ہر کوئی شے گلابی ہو گئی، سکول کے طلباء کی وردی —— سکول کی دیواروں کا پینٹ سکول کے صحن میں اگے ہوئے پھول (مولانا نے گلاب اور اسی رنگ کے بغیر ہر قسم کے پھول ختم کر ڈالے تھے) مولانا کے بستر کی چادر تکیہ کا غلاف اور رضائی —— سب کچھ گلابی ہی تھا۔

"ارے بھئی کہاں ہو تم ——" انہوں نے گھر میں داخل ہونے سے پہلے صحن میں ہی بیوی کو آواز دی "ذرا ادھر آؤ، تم سے ایک ضروری بات کہنا ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد بیوی سامنے آئی —— مولانا نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور —— اور زندگی میں پہلی بار اُسے محسوس ہوا کہ اس کی بیوی خوبصورت نہیں ہے —— آج جب مولانا درزی کی دوکان سے اترے ہیں تھے تو ان کی ٹکر ایک لڑکی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

الھڑ لڑکی سے ہوئی جو دکان کے اندر جا رہی تھی ـــــ مولانا کی پہلے تو وہی حالت ہوئی جو ایسے موقعوں پر ایسے آدمیوں کی ہو جاتی ہے۔ پھر اپنے حواس درست کر کے انہوں نے کنکھیوں سے لڑکی کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔

"سوری ـــــ" وہ بولی اور مولانا کو محسوس ہوا کہ جنت کی کسی حور نے زمین پر آکر کوئی نغمہ شیریں چھیڑا ہو۔ حالانکہ مولانا کو ٹھمری اور ساز سنگیت سے سخت نفرت تھی ـــــ پھر مولانا کو محسوس ہوا کہ وہ لڑکی بہت ہی اچھی تھی، اور اچھی سے مولانا کا مطلب خوبصورت کے سوا کچھ نہ تھا۔ لیکن خوبصورتی یا بدصورتی کا لفظ مولانا کے لئے نہ صرف بیانا تھا بلکہ اس قسم کے الفاظ اس کی لغت میں تھے ہی نہیں ـــــ اسی لئے مولانا نے لڑکی پر آخری نظر ڈالتے ہوئے سوچا تھا۔

"لاحول ولا قوۃ ـــــ میں بھی کیا کفرانہ باتیں سوچتا ہوں۔"

بیوی سامنے تھی ـــــ اور انہوں نے کاغذ میں لپٹی ہوئی شے اُس کیطرف بڑھا دی ـــــ

"کیا ہے ـــــ؟" بیوی نے پوچھا۔

"دیکھ لو خود ہی ـــــ"

وہ ایک شلوار تھی ـــــ جیت نئے فیشن کی گلابی شلوار جسکا ازار بند بھی گلابی تھا ـــــ مولانا نے یہ شلوار بیوی کے لئے خاص طور پر سلوائی تھی اور وہ بھی شہر کے سب سے بڑے فیشن ایبل ٹیلر کے پاس ـــــ لیکن شام کے وقت بیوی نے شلوار یہ کہکر سامنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رکھی۔

"یہ شلوار تو مجھے بہت ہی تنگ ہوتی ہے۔"

"تنگ ——" مولانا کے دل کو ایک دھچکا سا لگا

"ہاں ——" بیوی نے جواب دیا۔

مولانا نے گلابی شلوار کو بڑی حسرت سے دیکھا —— اس شلوار پر مولانا کے پورے ساڑھے اکتیس روپے خرچ ہو چکے تھے —— اٹھارہ کپڑے کے —— تین سلائی اور آٹھ آنے ازار بند کے۔

جب مولانا نے اپنے گلابی بستر میں سونے کی کوشش کرنے لگے تو ان کی نظر ایک بار پھر کھونٹی پر لٹکتی ہوئی شلوار سے جا ٹکرائی وہ اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے اور پھر انہیں نظر آیا کہ شلوار کو گھٹنوں سے ذرا نیچے تک کسی سیاہ برقعے نے ڈھانپ لیا تھا —— پھر وہ اسی طرح سو گئے ——!

مولانا کالے تختے پر کوئی سوال لڑکوں کو سمجھا رہے تھے اور دفعتاً کالا تختہ لڑکوں کے سمیت کہیں غائب ہو گیا —— اب مولانا کا ہاتھ ایک کالے ریشم کے پردے پر تھا۔ پردے کے پیچھے کوئی گلابی شے تھی —— مولانا کا ہاتھ اس تک پہونچ گیا اور اس کی گرمی محسوس کر کے اس پر پھسلتا چلا گیا —— ہاتھ پھیرنے سے گلابی پردہ اوپر کو سرک گیا اور اس کے نیچے سے کوئی گوری گوری چیز نکلی —— اور مولانا نے دیکھا —— وہ سکول مسٹرس کی ٹانگیں تھیں،

اور پھر وہ ہڑبڑا کر جاگ پڑا ——

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"لاحول ولا قوۃ ــــــ"

اس کے چہرے سے پسینے کا دھارا بہنے لگا، اور پھر اس نے یکدم منہ ہاتھ دھو کر گلابی جائے نماز بچھادی اور قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا جسکا غلاف بھی گلابی تھا ــــــ!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سائنسداں

میں سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ اور میرا چھوٹا بھائی دلیپ کمرے میں داخل ہوا۔ ان دنوں وہ مڈل کا امتحان دے رہا تھا۔ شام کے وقت وہ مجھے کوسچن پیپر دکھاتا تھا۔ اس وقت بھی اس کے ہاتھ میں پیپر تھا۔ اردو کا پرچہ تھا۔ میں نے اس پر سرسری نگاہ دوڑا کر کہا "تم نے کونسا مضمون لکھا ——؟"

"میری بہترین خواہش ——" اسی نے جواب دیا۔

"کونسی خواہش لکھی تم نے ——؟"

"آپ ہی بتایئے کونسی لکھی ہوگی ——؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لکھا ہوگا میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں ——"

"نہیں ——"

"انجنیر ——؟"

"نہیں ——"

"آرٹسٹ ——؟"

"نہیں ——"

"منسٹر ——؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"نہیں ——"

"ٹیچر ——"

"نہیں ——"

"چپراسی ——" میں نے تنگ کر کہا

"وہ مسکرایا"

"میں سائنسدان بننا چاہتا ہوں ——"

"سائنسدان" میں نے حیرت سے کہا

"خون کا دورہ یاد ہے جو سائنسدان بننا چاہتے ہو"۔

"جب مجھے سائنسداں بننا ہے تو مجھے ایسی چھوٹی سی باتوں کو یاد کر کے کیا ملے گا ——"

"تو کیا سائنسدان کو اس قسم کی باتوں کو یاد نہیں رکھنا چاہیئے"

"جی نہیں ——" دلیپ نے سنجیدگی سے کہا "سائنسداں کو بم اور راکٹ بنانے ہوتے ہیں۔ جن کے استعمال سے دوسرے کمزور ممالک پر تسلط قائم کیا جا سکے۔ بھلا ایک بڑے سائنسداں کو جسم جیسی معمولی چیز کے بارے میں سوچنا زیب دیتا ہے ——"

"اور تم بھی ایک بڑے سائنسداں بننا چاہتے ہو ——"

"جی ہاں —— میں ایسے بم بناؤں گا کہ ایک ہی بم سے دنیا ختم ہو جائے —— اس کے ساتھ ہی ایک اور انٹی بم بناؤں گا جو اس تباہی کا اثر ہمارے ملک میں پڑنے نہ دے ——"

دلیپ چھوٹا سا لڑکا تھا۔ بارہ سال کی عمر کا —— مگر میں اس کی باتوں سے خوف کھانے لگا۔ میں نے آنکھیں بند کر ڈالیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

—— نہ جانے دلیپ کب تک وہاں سے اٹھ کر چلا گیا —— میرے تحت الشعور میں وہ ہیروشیما اور ناگاساکی کی تصویریں طوفان برپا کرنے لگیں جو میں نے مختلف رسالوں میں دیکھی تھیں ——

ہمارا ملک کوئی بڑا ملک نہ تھا —— اس کا رقبہ صرف پچاس ہزار مربع میل تھا۔ لیکن دنیا کے کسی بڑے سے بڑے ملک کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ تھی —— ہم ہر لحاظ سے طاقتور تھے۔ ہمارے ملک نے زندگی کی راہ میں حیرت انگیز اور قابل رشک ہی نہیں بلکہ قابل خوف و ہراس" ترقی کی تھی، ہمارے ملک میں ہر قسم، ہر رنگ اور ہر ملت کے لوگ تھے۔ اور ہم سب ایک ہی ماں کے بیٹے تھے۔ اور وہ ماں تھی ہماری مادر بھومی —— ہمارے ملک میں سیکولرازم اپنی حقیقی شکل میں تھا۔ سرکاری ملازمتوں میں مذہبی امتیاز نہ برتا جاتا تھا۔ یعنی کوئی "پرسن بیج" نہ تھی، قابلیت کو مقدم سمجھا جاتا تھا۔ اسی لئے ہمارے عالی جاہ کے چھوٹے بھائی صرف صفائی کا کام کرتے تھے۔ کیونکہ وہ ان پڑھ جاہل اور گنوار قسم کے آدمی تھے۔ ہم سب اہل وطن اپنے بادشاہ کے وفادار تھے۔ ان کو ہم عالیجاہ کہتے تھے۔ ان کا خاندان کئی سو برسوں سے اس ملک کی حکومت کرتا ہوا آیا تھا۔ پہلے پہل ہمارے قابل ترین اور عزیز ترین بادشاہ کی صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ ایکدن جب ریڈیو سے ہم نے شاہی محل کا یہ اعلان سن لیا کہ ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا۔ تو ہم اہل وطن کتنے خوش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوگئے ۔ اگر ہمارے عالی جاہ کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوتا تو ان کے خاندان کی حکومت ختم ہو جاتی ۔ اور اس سے بڑھ کر ہم لوگوں کے لئے ۔ اور کوئی صدمہ نہ ہو سکتا تھا ۔

ہمارا ملک بہت خوبصورت ملک تھا ۔ شیریں ندیاں الھڑ حسینوں کی طرح مسکراتی اور اپنے گھونگھرو سے چھم چھم کرتی ہوئی پہاڑوں سے بہہ رہی تھیں ـــــ زمین تو سونا ہی اگلتی تھی اور آب و ہوا کچھ اس قسم کی تھی کہ ایک دفعہ کا بویا ہوا ہم تین بار کاٹ دیتے تھے ۔ غلہ اتنا پیدا ہوتا تھا کہ ہم غریب ممالک کو سوغات دیتے تھے ۔ ہمارے حضور کا خیال تھا کہ کچھ خیرات بھی کرنا چاہیئے ۔

ہمارے ملک میں ہر کوئی کان تھی، سونا اور لوہا زیادہ مقدار میں تھا ۔ اور چاء کے بغیر ہر فصل پیدا ہوتی تھی، اس کمی کو مدنظر رکھ کر ہمارے عالی دماغ عالیجاہ نے ایک اعلان جاری کیا ۔

"چائے یقیناً کوئی اچھی چیز نہیں ہے ۔ دنیا کے دوسرے ممالک کے لوگوں کی کم عمری کا سبب یہی کثرت چائے نوشی ہے ـــــ ہمارے ملک میں چائے پیدا نہیں ہوتی ہے ۔ اس لئے ہمیں چائے نہیں پینا چاہیئے ۔ اپنے ملک کا سرمایہ کیوں ہم دوسرے ملک کو اس نقصان دہ چیز کے لئے دیں"

اس اعلان کا اثر فوری طور پر ہوا ۔ ہم نے دوسرے ممالک سے چائے خریدنا بند کی ـــــ ہاں اب ہم چائے کے بجائے دودھ پیتے تھے ۔ گائے کا دودھ ـــــ جو ہمارے ملک میں اتنی مقدار میں تھا کہ میں اپنے صحن میں لگائی ہوئی گلاب کی کیاریوں کی پانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے بجائے دودھ سے آبیاری کرتا تھا ــــ

صنعت و حرفت اور سائنس کے میدان میں ہم نے خاص طور پر حد سے زیادہ ترقی کی تھی ــــ ملک کے کسی بھی حصے میں کوئی ہسپتال ہی نہ تھا۔ اور کوئی آدمی ہمارے ملک میں سو سال کی کم عمر سے کم مرتا ہی نہ تھا ــــ ان ہی باتوں کو دیکھ کر دوسرے ممالک حسد سے جلتے تھے ــــ

ملک کے سب سے بڑے سائنسداں مسٹر دلیپ نے حال ہی میں ایک حیرت انگریز تجربہ کیا تھا۔ عالیجاہ نے اس سے ایک دن کہا۔

"مسٹر دلیپ ــــ آج غیر ملکی ریڈیو پر میں نے سنا کہ دنیا کے کچھ ممالک نے چاند پر پہنچنے کے لئے راکٹ بھیجے ہیں۔ ہم سائنس کے میدان میں کسی سے پیچھے تو ہیں نہیں۔ پھر کیوں نہ ہم بھی کوئی ایسا ہی تجربہ کریں۔

"عالی جاہ ــــ" مسٹر دلیپ نے کہا تھا "میں سوچوں گا"

پھر مسٹر دلیپ نے ملک بھر کے سائنسدانوں کو بلا کر ایک میٹنگ کی اور دو مہینوں کے بے حد سوچ وچار اور کچھ تجربے کر کے عالی جاہ سے کہا

"عالی جاہ ــــ چاند پر پہنچنا کوئی مشکل بات نہیں ــــ"

"تو کیا آپ نے راکٹ بنانے کی کوئی تھیوری بنالی ــــ؟"

"عالی جاہ ــــ ہم چاند پر راکٹ بھیجکر اس بات کا ثبوت دینگے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک سے زیادہ طاقتور نہیں ــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا ——؟"

"عالی جاہ ——" مسٹر دلیپ نے کہنا شروع کیا "دنیا کے کچھ ممالک چاند پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ہم بھی ان لوگوں کی تقلید کریں۔ تو وہ ہماری شان کے خلاف ہے۔ میں نے چاند پر نہیں بلکہ سورج پر پہنچنے کی تھیوری بنالی ہے۔"

"یکسلینٹ ——! عالی جاہ نے خوشی سے چلا کر کہا۔ "مگر یہ تو بہت مشکل ہے۔"

"عالیجاہ —— سائنس کے سامنے مشکل اور ناممکن خس و خاشاک کیطرح بہہ جاتے ہیں ——"

پھر مسٹر دلیپ اپنی تھیوری کو عملی روپ دینے لگے ——

چند مہینوں میں ہی مسٹر دلیپ نے "ڈی لکس باسکٹ" بنایا۔ ڈی لکس باسکٹ کی رفتار راکٹ کی رفتار سے کئی گنا زیادہ تھی، —— اس کا وزن دو ہزار ٹن تھا۔ سورج کی گرمی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ "سن پروف" تھا —— اس میں ایک ہرن اور طوطے کو رکھا گیا —— اور جب یہ سورج کو سر کرکے وقت مقررہ پر پہلے سے مقرر شدہ جگہ پر اترا تو ہرن اور طوطا دونوں کی حالت تسلی بخش تھی، —— لیکن وہ پیاس سے تڑپ رہے تھے —— مسٹر دلیپ نے پانی کے بجائے انہیں ایک گیس پلوائی ——

ہمارے اس کامیاب تجربہ نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ پھر مسٹر دلیپ نے ڈی لکس باسکٹ میں ایک انسان سورج

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پر بھیجا ـــــ یہ باسکٹ بھی انسان کے سمیت خیر و خیریت زمین پر پہنچا۔ مگر یہ بات مسٹر دلیپ نے جان بوجھکر راز رکھوائی کہ اس انسان نے سورج پر کیا دیکھا تھا۔ مسٹر دلیپ نے اس انسان کو اپنی تجربہ گاہ میں لیکر اُس سے تمام حال معلوم کر لیا۔ پھر دوسرے دن وہ انسان ہمیں کہیں نظر نہ آیا۔ در اصل جیسا کہ ہمیں بعد میں پتہ چلا، مسٹر دلیپ نے اس پر ایک اور تجربہ کیا تھا۔ یعنی اس کو سائنٹیفک طریقے سے مار کر اس کی ہڈیوں پر مفید تجربے کئے تھے۔ اس طرح سورج کا راز اب مسٹر دلیپ کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا۔ ہمیں بھی اپنے اس عظیم سائنسدان سے کوئی شکایت نہ تھی، بہت ممکن تھا کہ وہ آدمی غدار بن جاتا۔ اور کسی دوسرے ملک میں جاکر وہاں سورج کے راز بیان کرتا ـــــ پھر تو اس کی ہڈیاں مسٹر دلیپ کی تجربہ گاہ میں سونے میں تبدیل ہو گئی تھیں، اور یہ ملک کو سب سے بڑا فائدہ نہ سہی کوئی کم فائدہ بھی تو نہ تھا ـــــ

مسٹر دلیپ اکثر سوچا کرتے تھے کہ جب راون نے سمت اقلیم کو اپنے تحت کر لیا تھا تو اجمل کا سائنسی انسان کیوں نہیں کر سکتا ہے۔ وہ عالیجاہ کے خاص آدمی تھے، دونوں اکھٹے کھاتے تھے۔ سوتے تھے۔ مگر جس دن عالیجاہ کو محل میں جانا ہوتا تھا۔ اس دن مسٹر دلیپ کمرے میں اکیلے رہتے تھے۔

ان کے والدین نے ان کی شادی بچپن میں ہی کر ڈالی تھی، ـــــ لیکن جب وہ سائنسدان بن گئے تو وہ بیوی کے پاس سوتے یا سوچتے ـــــ دونوں کام ایک ساتھ ناممکن تھے۔ ادھر سے بیوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سونے کے لئے مجبور کر رہی تھی، ادھر سے تجربہ کشش کر رہا تھا۔ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہونچے کہ ایک سائنٹس دان کے لئے بیوی رکھنا سخت مضر ہے۔ اس سے سکیس والی قوت برباد ہو جاتی ہے اور اس قوت کو اگر انسان اچھی طرح کسی دوسرے سانچے میں ڈھال لے تو عظیم نتائج اخذ کر سکتا ہے ـــــ اس لئے انہوں نے بیوی کو طلاق دینا چاہی ـــــ لیکن وہ ردی ہرگز مسٹر دلیپ سے جدا ہونے کے لئے تیار نہ تھی۔ آخر کار مجبور ہو کر ایک رات کو انہوں نے اپنی بیوی کو بالکل کسی تکلیف کے بغیر لینی سائنٹیسی طریقے سے سورگ کو روانہ کر دیا ـــــ اور اہل وطن مسٹر دلیپ کی اس حرکت سے بہت خوش ہوئے، ان کی بیوی ان کی سوچ میں خلل انداز ہوتی تھی، ان کا نہ سوچنا قوم کے لئے نقصان دہ تھا۔ اور اس طرح سے ان کی بیوی کا سورگ یاترا کے لئے جانا قوم کے لئے بے حد ضروری تھا ـــــ

ایک دن مسٹر دلیپ میز پر کہنی ٹیک کر کسی گہری سوچ میں غرق تھے۔ اسی وقت سہارے ان داتا کمرے میں داخل ہوئے۔ مسٹر دلیپ نے حرکت نہ کی، عالیجاہ نے ان کی سوچ میں خلل ڈالنا مناسب نہ سمجھا۔ وہ الٹے قدموں واپس نکلے ـــــ اسی شام کو مسٹر دلیپ نے عالیجاہ سے کہا۔

"عالیجاہ میں ایک گہرے مسئلے پر سوچ رہا تھا۔"

"کوئی نیا تجربہ ـــــ؟"

"نہیں عالیجاہ ـــــ آج میں ایک اچھوتی بات سوچ رہا تھا!"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"وہ کیا ——؟"

"ہم طاقتور ہیں پھر کیوں نہ اس طاقت کا استعمال کیا جائے۔"

"میں آپکا مطلب نہیں سمجھا مسٹر دلیپ ——؟"

"عالیجاہ" بات بالکل صاف ہے" ہمارا ملک رقبہ کے لحاظ سے کوئی بڑا ملک تو ہے نہیں —— اگر اسے وسعت دی جائے ——؟"

"یہ ناممکن ہے ——"

"عالیجاہ —— آپکا اقبال تمام دنیا میں چمکے —— میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ سائنس کے آگے ناممکن کا وجود نہیں ہو سکتا" ہماری طاقت کا مقابلہ دنیا کا کوئی ملک نہیں کر سکتا ہے۔ پھر ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھنا ہمیں زیب نہیں دیتا ہے۔"

"بات تو ٹھیک ہے ——" عالیجاہ نے ایک گہری سوچ کے بعد کہا، مگر اس سلسلے میں کیا کیا اقدامات کئے جانے چاہئیں ——؟"

"سامان جنگ تو ہمارے پاس زخیروں کے زخیرے ہیں ——" مسٹر دلیپ نے کہنا شروع کیا، ہماری بری اور بحری طاقت کا بھی مقابلہ نہیں۔ ہاں فوج ذرا کم ہے —— اس لئے آج سے ہی ہمیں نئی بھرتی کا کام شروع کرنا چاہئے —— اس کے بعد ——" مسٹر دلیپ نے نقشہ سامنے پھیلایا۔ اور گھنٹہ بھر اس کی طرف غور سے دیکھ کر اس پر اپنی پنسل سے کچھ نشانات لگاتے ہوئے اپنا بیان دوبارہ شروع کیا۔ ہاں اس کے بعد ہمیں سب سے پہلے اپنے شمال کی جانب کی اس ریاست کا رخ کرنا چاہئے۔ اس ریاست کی آبادی کافی ہے۔ اور اسے فتح کر کے ہماری فوج

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں اضافہ ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس ریاست کو ہم زیادہ سے زیادہ ایک دن میں فتح کر سکیں گے ــــ"

"ہو سکتا ہے کہ اس ریاست کو کوئی اور ملک فوجی امداد دے دے ــــ عالیجاہ نے کہا۔"

"بھگوان کرے ایسا ہو ــــ" مسٹر دلیپ نے کہا" اس طرح ایک ہی تیر سے دو مرغ حلال ہو جاتے ــــ"

"مگر ایک اور بات ہے ــــ؟"

"کیا ــــ؟"

"حملہ کیونکر کیا جا سکتا ہے ــــ یعنی کس وجہ پر ــــ؟"

"یہ بھی کوئی بات ہے ــــ ہم ان پر یہ الزام لگائیں گے کہ ان کی فوج کے ایک پیدل دستے نے ہماری سرحد میں آکر ایک گاؤں کو لوٹ لیا، اور دو سو آدمیوں کو قتل کیا۔

ہاں اس سلسلے میں ہمیں سرحد کے نزدیک کسی گاؤں کو برباد کرنا پڑے گا۔ اور دو سو آدمیوں کو قتل بھی کرنا ہوگا ــــ"

"لیکن قتل ــــ"

"عالیجاہ ــــ بڑے سے کام کے لئے چھوٹی سی قربانی دینے میں ایک عقلمند آدمی کو کبھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔ مسٹر دلیپ نے ان کی بات کاٹ کر کہا ــــ

حملہ کیا گیا ۔ بری بھی، بحری بھی اور ہوائی بھی اور ہمارے پیارے سائنسدان، جو اب عظیم سیاست داں بھی بن چکے تھے،

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا کہنا درست ثابت ہوا۔ یعنی ہم نے اس بڑی سی ریاست کو ایک دن سے بھی کم صرف آٹھ گھنٹوں کی مسلسل بمباری سے فتح کر ڈالا۔ اس کی آبادی چار کروڑ تھی، دو کروڑ سے زیادہ آٹھ گھنٹوں کی بمباری کے نظر ہو چکے تھے۔ باقی ایک کروڑ عورتیں، چالیس لاکھ بچے اور ادھیڑ عمر، بوڑھے اور جوان تھے، ——— مسٹر دلیپ نے ریڈیو سے ایک اعلان قوم کے نام جاری کرایا، جس کے کچھ حصے مجھے یاد ہیں۔

"ایک مرد کا فرض ہے کہ وہ قوم کی مدد کرے، اس سلسلے میں ایک مرد کو چاہئے کہ وہ کم از کم سات بیویاں رکھے خوب بچے پیدا کرے۔ تاکہ ہماری آبادی بڑھے اور جنگ میں کام آئے، غلہ تو ہمارے ہاں خوب پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں دوسرے ملکوں کی طرح برتھ کنٹرول کو اپنانا نہیں چاہئے، یہ محنت آپ سے بہت کم عرصہ کے لئے لی جائے گی، ہمارے محترم اور فدائے قوم سائنسداں مسٹر دلیپ آج کل ایک تجربہ کر رہے ہیں۔ وہ ایک ایسی گیس بنا رہے ہیں جسے سونگھ کر عورت حاملہ رہے گی، اسے پھر مرد کی ضرورت نہ ہوگی۔ مگر جب تک یہ گیس تیار ہوگی۔ اس وقت تک ہر مرد کا یہ قومی فرض ہے کہ سات سے زیادہ بیویاں رکھے ضروری نہیں کہ وہ ان سب سے شادی کرے۔ ہم نے سہولت کے لئے نرسنگ ہوم بھی جا بجا کھول دیئے ہیں، جہاں آپ بچے کو لا کر ہمارے حوالے کر سکتے ہیں۔ ہاں آپ کو زیادہ فرٹیلٹی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ایسا آپ مسٹر دلیپ سے ہدایت پا کر کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ان کی ہدایت کتابی صورت میں ہر گھر میں روزانہ کیجائے گی یاد رہے اس میں وہ ہدایت بھی شامل ہیں۔ جن پر عمل کر کے مرد کبھی کمزور نہ ہوگا۔"

نقشہ مسٹر دلیپ کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ وہ غور سے کچھ دیکھ رہے تھے۔ ہمارے ملک کے جنوب میں ایک اور ریاست تھی اس ریاست کے حالات کچھ عجیب قسم کے تھے۔ اس کا الحاق ایک آزاد ملک سے ہو چکا تھا۔ مگر دوسرا آزاد ملک دعویٰ کر رہا تھا کہ ریاست اس کی تھی ایک تیسرا آزاد ملک اس بات کا دعویٰ کر رہا تھا کہ ریاست کا ایک بڑا سا حصہ اس کی قوم کی ملکیت تھی۔

"اگر ہم اس ریاست پر حملہ کریں گے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ تینوں آزاد ملک جوائنٹ ڈیفنس بنا کر ہمارا مقابلہ کریں گے۔" ایک فوجی کمانڈر نے کہا جو بری فوج کا چیف تھا۔

"بالکل ——" ہوائی فوج کے چیف نے اس سے اتفاق کیا

"تم لوگوں کی عقل گھاس چرنے گئی ہے۔ یکایک مسٹر دلیپ نے دونوں کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھا اور دونوں کانپ اٹھے۔ یہ تینوں آزاد ملک کبھی ایک نہیں ہو سکتے ہیں۔ تینوں میں شدید اختلافات ہیں۔ تینوں میں آزاد ہو کر بھی تین قسم کی حکومتیں قائم ہیں —— لیکن ہمارا مقصد ہے اپنی طاقت سے ان تمام ممالک پر قبضہ کرنا —— انہوں نے عالیجاہ کی طرف دیکھا اور اپنے بیان کو جاری رکھا ہمیں دنیا کی ہر کسی حکومت کو مٹانا ہے۔ اور اپنے حضور کو شہنشاہِ عالم بنانا ہے ——"

یہ سنکر ہمارے عالیجاہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا چاروں

CC-0. Kalimi Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آفیسروں کے ہاتھ بے اختیار اپنے ریوالوروں پر پہنچ گئے"

"مگر اس ریاست پر حملہ کرنے کی وجہ کیا ہوگی؟" عالیجاہ نے پوچھا۔

عالیجاہ ——" مسٹر دلیپ نے اپنی خیر مقدمی سیاست دانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا، "ہم اس آزاد ملک کو دوست بنائیں گے جس کا دعوای ہے کہ ریاست اس کی ہے۔ اس کے وزیر اعلیٰ کو دعوت پر بلائیں گے اور پھر اس کو بہت سا فوجی سامان دیکر رخصت کریں گے۔ اس طرح سب سے پہلے کسی ملٹری آپریشن کے بغیر ہم اس آزاد ملک پر قابو حاصل کر لیں گے، پھر ہم یہ دعوای کریں گے کہ اس ریاست کا بہت سارا حصہ ہمارا ہے۔ اور اس بات کو ہم چند نقشوں سے ثابت کریں گے۔ اور جب وہ آزاد ملک ہمارا دعوے ماننے سے انکار کرے گا۔ جس کے ساتھ اس ریاست کا الحاق ہو چکا ہے۔ ہم حملہ کریں گے ——"

"ویل ——" عالیجاہ نے تحریفی نظروں سے مسٹر دلیپ کیطرف دیکھ کر کہا"

"لیکن اس آزاد ملک کو دوست بنا کر ہمیں اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟"

"بہت کچھ یور ہائنیس ——" مسٹر دلیپ نے کہا، "ہمارا ملک جنگ کی زد میں نہیں آئے گا۔ جنگ کا اڈا یہی آزاد ملک بنے گا —— ہم دراصل اس ملک کو فوجی امداد نہیں دیں گے۔ بلکہ اپنے لئے وہاں سامان حرب پہنچا کر رکھیں گے ——"

"ریسلیوٹ دیری ایکسلینٹ —— عالی جاہ نے کہا

ہر کسی نے مسٹر دلیپ کی تجاویز سے اتفاق ظاہر کیا —— بھلا کیوں نہ کرتے، اب مسٹر دلیپ عظیم سائنسدان ہی نہ تھے بلکہ ایک لاجواب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سیاستدان بھی تھے۔

نقشے تیار کئے گئے ـــــ آزاد ملک کے ساتھ دوستی پیدا کی گئی جنگ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں ـــــ ہمارے دوست آزاد ملک میں ہماری فوجیں وارد ہو گئیں ـــــ مگر اسی وقت ہمارے ملک میں ایک غدار پیدا ہوا ـــــ وہ تھا ایک فلاسفر نما ادیب، اس نے اپنی تحریروں کے ذریعہ عوام تک یہ بات پہونچائی کہ ہمارا ملک انسانیت کا دشمن بن چکا تھا۔ اس نے سائنسی ہتھیار بنانے پر کروڑوں نکتہ چینی کر ڈالی تھی، اس کا خیال تھا کہ جنگ کی وجہ سے ہمارا ملک برباد ہو کر رہے گا۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ نقشے جھوٹے تھے ـــــ اس نے ہمارے دوست ملک کو بھی اس بات سے خبردار کرنا چاہا تھا۔ کہ ہم لوگ ایسے کند چھری سے ذبح کر رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس فلاسفر نما ادیب سے زیادہ اور کون غدار ہو سکتا تھا۔ اور غدار کی سزا تھی موت، لہٰذا لیجاہ نے اسے پھانسی کا حکم دیا۔ مگر مسٹر دلیپ نے کہا کہ پھانسی دینا بے رحمی تھی، پھر مسٹر دلیپ نے اسے اپنی تجربہ گاہ میں بند کیا ـــــ چند دنوں کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس غدار کا دماغ مسٹر دلیپ نے تجربہ گاہ میں ایک جار میں رکھا تھا۔ وہ اس پر تجربہ کر کے یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس فلاسفر نما ادیب کے دماغ میں وہ کونسی قوت تھی جو اس نے ایسے مضامین لکھے جنہوں نے عوام کو بغاوت کی حد تک حکومت سے بدظن کیا تھا۔

ہماری فوج نے نہ صرف اس ریاست پر حملہ کیا بلکہ اس آزاد ملک پر بھی جس سے کہ ریاست کا الحاق ہو چکا تھا ـــــ مسٹر دلیپ کا زیادہ وقت اب تجربہ گاہ میں ہی گذرتا تھا۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے سائنسدان ان کی سرکردگی میں کام کرتے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دشمن

ہمارے اور ہمارے ملک کے درمیان وہی ہمارا دوست ملک تھا۔ جو واقعی جنگ کا اڈا بنا ـــــ دشمنوں سے ہماری طاقت بہت زیادہ تھی، لیکن ہماری فوج آگے بڑھنے کے بجائے برابر پیچھے ہٹتی گئی ـــــ ہمارا دوست ملک دونوں طرفین کی بمباری سے تباہ و برباد ہو گیا۔ ہماری بری اور بحری فوجوں کو دشمن نے پے در پے شکستیں دیں ـــــ ہمارے پاس طاقت تھی، زہریلی گیسیں اور بم تھے ـــــ طرح طرح کے ہتھیار تھے۔ لیکن پھر بھی ہم مسلسل شکستیں کھا رہے تھے ہمارا دوست ملک تمام کا تمام جنگ کی نظر ہو چکا تھا۔ جو کچھ لوگ بچے تھے وہ بھوک سے مر رہے تھے۔ اور ایک دن ایسا بھی آ پہنچا جب ہمارے دوست ملک پر دشمن کا قبضہ ہو گیا۔

عالیجاہ مسٹر دلیپ کی تجربہ گاہ میں چلے گئے ـــــ ان دونوں کو بہت کم باہر نکلتے تھے۔ انہوں نے عالیجاہ کو جو اداس دیکھا تو بولے "

"عالم پناہ آپ کچھ اداس سے نظر آتے ہیں۔

"ہاں دشمن ہماری سرحد تک آ پہنچا ہے ـــــ"

"گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عالیجاہ ـــــ ہمارے دشمن کی حقیقت ہی کیا ہے۔ میں تو اسے بچہ سمجھ رہا تھا اور بڑے بڑے ہتھیار اس کو کھیلنے کا موقعہ دیئے ہیں تاکہ کوئی ارمان ان کے دل میں نہ رہے ـــــ"

یہ کہکر مسٹر دلیپ عالیجاہ کو لیکر باہر نکلے ـــــ تھوڑی دیر کے بعد ایک راکٹ پرواز کرنے لگا۔ جس میں، دسٹرکٹیو، بم تھا جو تیس میل تک اپنا اثر کر سکتا تھا۔ اس بم کو دشمن کی راجدھانی میں گرانا تھا۔

راکٹ پرواز کر رہا تھا۔ اور ہمارے عالیجاہ جواب جلد ہی شہنشاہ ہفت اقلیم بننے والے تھے۔ مسکرا رہے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھوڑی دیر کے بعد راکٹ واپس آیا۔ اور جب مسٹر دلیپ نے اس میں جہاز کا توان کے مسرت بھرے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں پیدا ہو گئیں۔ راکٹ میں "ڈسٹرکٹو" بم خوں کا توں تھا۔

پھر جلد ہی انہوں نے راکٹ کا جائزہ لیا اور پھر مسکرا کر حضور والا سے کہا۔ "در اصل ہم نے جلدی میں غلط جگہ پر رکھا تھا۔"

"تو پھر کس جگہ پر رکھنا ہے۔ عالیجاہ گھبرا رہے تھے۔

"آپ کیوں گھبراتے ہیں عالیجاہ ——— کل کا دن جنگ کا آخری دن ہوگا۔

واقعی کل کا دن جنگ کا آخری دن تھا۔

مسٹر دلیپ اپنی تجربہ گاہ میں سوچ رہے تھے، کہ کیوں ان کی فوج پسپا ہو رہی تھی، جب کہ دشمن کو کسی طاقتور ملک کی مدد بھی حاصل نہ تھی مسلسل شکستوں کی وجہ کیا تھی۔ معاً بالکل نزدیک سے آوازیں آنے لگیں مسٹر دلیپ نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں ان کے بغیر اور کوئی نہ تھا۔ آواز بڑھتی اور اونچی ہوتی چلی گئی ——— وہ پریشان ہو گئے، اور ہر طرف بولنے والے کو دیکھنے کی کوشش کی، اسی وقت ان کی نظر سامنے رکھے ہوئے شیشے کے جار پر پڑی، اس میں اس فلاسفر نما ادیب کا دماغ اب بھی محفوظ تھا ——— اور مسٹر دلیپ کو محسوس ہوا کہ یہ آواز اسی جار سے آ رہی تھی ———

"تم سوچ رہے ہو کہ تم لوگ کیوں شکستوں پر شکستیں کھا رہے ہو، جبکہ تم دشمن سے زیادہ طاقتور ہو۔ جبکہ تمہارے پاس زہریلے اور جدید قسم قسم کے بم ہیں۔ جب کہ تم لوگوں کے پاس "ڈی لکس" شکتی ہے۔ تمہارے سوچ کو تو میں سمجھ گیا، ہوائی، بری اور بحری طاقت تمہاری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دشمن سے زیادہ ہے۔ اور دشمن بھی کون ہے۔ ایک امن پسند آزاد ملک جہاں سامنیئس نے تم لوگوں کے ملک کی طرح انسانیت کا گلا گھونٹنے کے لئے ترقی نہیں کی ہے۔ مگر پھر بھی تم شکستیں کھا رہے ہو۔ اس کی وجہ میں بتاتا ہوں، ـــــ تمہارے سپاہیوں میں وہ جوش نہیں جس سے تمہارے دشمن کے سپاہیوں کی رگ رگ بھری ہے۔ تم لوٹ لینے کے لئے نکلے ہو۔ اور وہ لٹیروں کو روکنے۔ تم عیار ہو اور وہ حق کے پرستار، تمہاری افواج کو اپنی طاقت کا زعم ہے اور تمہارے دشمن کے سپاہی جانتے ہیں کہ وہ کمزور ہیں۔ وہ لوگ جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑ رہے ہیں۔ انہیں اپنی جان سے زیادہ اپنے ملک کی آزادی عزیز ہے۔ تم لوگ کبھی نہیں جیت سکو گے، ـــــ مجھے یہ سب کچھ پہلے سے ہی معلوم تھا ـــــ میں نے تم لوگوں کو خبردار کر دیا۔ اور تم لوگوں نے مجھے غدار ثابت کر کے قتل کر ڈالا" اچانک آواز آنسوؤں میں ڈوب گئی اور پھر ابھری ـــ

"میں مرا نہیں ـــــ ایک ادیب کبھی نہیں مر سکتا ہے۔ ہاں میری روح روتی ہے ـــــ میں دیکھ ـــــ رہا ہوں ـــ میرا وطن برباد ـــــ ہو رہا ہے ـــــ مجھے یہاں سب مردے نظر آ رہے ہیں اور ـــــ دور ـــــ دور تک ـــــ مجھے صرف دھول ـــــ صرف دھول ہی دھول ـــــ نظر آ رہی ہے۔ اور ـــــ"

یک بیک مسٹر دلیپ نے جار اٹھا کر کھڑکی سے باہر پتھروں پر پھینکا، اور کھڑکی بند کر کے چہرے کا پسینہ پونچھ ڈالا ـــــ مگر جلد ہی انہیں احساس ہوا کہ ابھی انہوں نے اس دماغ پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تجربہ بند کیا تھا ـــــ چنانچہ وہ جلدی ہی باہر نکلے، لیکن وہاں صرف کانچ کے ٹکڑے تھے۔ فلاسفر نما ادیب کا دماغ کہیں نہ تھا۔

ہماری راجدھانی سے دشمن کی راجدھانی تک پورے سات ہزار میل تھے۔

مسٹر دلیپ نے کلکولیشن لگا کر "ڈی لکس باسکٹ" میں ایک "یوٹاڈی" یعنی اٹر ڈلیٹریٹنگ بم رکھا جو اپنا اثر ایک ہزار سربج میل پر کر سکتا تھا ـــــ اور باسکٹ پرواز کرنے لگا۔

مگر ابھی ایک لمحہ بھی نہ ہوا تھا کہ زمین ہچکولے کھانے لگی۔ ایک بہت بڑا آگ کا ہالہ آسمان پر ظاہر ہوا جو نیچے اور نیچے آتا گیا۔ پھر یکدم یہ تمام ہالہ بادلوں میں تبدیل ہوگیا۔ اتنا سب کچھ صرف سات سیکنڈ سے کم عرصہ میں ہوا ـــــ پھر ہوا ہر میں بدل گئی ـــــ ہر طرف ایک انجانا شور اٹھا۔ الٹھر جو اپنوں کے گیت تھم گئے۔ سنگیت کی لے کہیں ڈوب گئی ـــــ پہاڑ پاش پاش ہونے لگے۔ ہاہاکار کی آوازیں چاروں سو سے آنے لگیں ـــــ مسٹر دلیپ کی تجربہ گاہ زمین میں دھنس گئی، خشکی سمندر بننے لگی۔ اور سمندر خشکی ـــــ

ہمارے عالم پناہ کا محل گر پڑا ـــــ شہزادہ عالم پناہ کی آغوش میں ان کی محبوبہ تھی ـــــ دونوں اسی حالت میں مر چکے تھے ـــــ اور ـــــ اچانک مسٹر دلیپ بھی گر پڑے ـــــ ان کے لبوں پر اس وقت یہ الفاظ تھے۔

"یہ مجھ سے کیسی غلطی ہوگئی ـــــ میں نے کلکولیشن غلط لگائی ـــــ سات ہزار کے بجائے سات سو میل ـــــ میرے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدا ہم ہمارے ملک میں ہی گرا ——"

اسی وقت "باسکٹ" بھی واپس آیا۔ اور اپنے اسٹیشن پر اترا، جہاں اب پانی ہی پانی تھا۔ اور سورج کو سر کر کے آنے والا باسکٹ اب پاتال کو سر کرنے جا رہا تھا۔

خلا سفر نما ادیب نے ٹھیک دیکھا تھا۔ ہر طرف دھول ہی دھول تھی —— اور پھر بموں کا ذخیرہ بھی پھٹنے لگا۔

اچانک میرا خوشنما مکان بھی گر پڑا —— میں پیٹھ کے بل زمین پر گر پڑا اور ایک موٹا ستون میرے سر پر گرا —— پھر میں بھی مر گیا —— میں بے حس ہو کر اپنے ملبے کی چھت کو دیکھنے لگا۔ جب میری وحشت دور ہوئی تو میں نے دیکھا میری بیوی کا بازو میرے سینے پر تھا۔ میرے سامنے دلیپ کی تصویر مسکرا رہی تھی، اور میں بڑبڑایا۔

"سائنسدان یا حضرت اسرافائیل —— قیامت کا صور پھونکنے والے ——"

"یہ دونوں ایک ہی آدمی کے نام ہیں۔ میری بیوی نے کہا اور میں مسکرایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بے وفا

یہ ترکیب خطرناک بھی تھی اور عجیب بھی ——
لیکن دیال ضدی قسم کا آدمی تھا۔ کسی بھی خیال کو وہ جاں کی بازی لگا کر بھی عملی جامہ پہناتا تھا۔ جو اس کے دل میں سما جاتا —— پھر تو کوئی نہ کوئی ترکیب نکالنی ہی تھی، آخر عشق ہی تھا۔ کوئی خالہ جی کا گھر تو نہ تھا۔ لیکن جب اس نے یہ سب کچھ ورشا سے کہا تو ایک لمحے کیلئے اُسے دیال سے نفرت ہوگئی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ——؟" اس نے پوچھا

"وہ میں جانتا ہوں ——"

"لیکن یہ اچھا نہیں ہوگا ——"

"میری جان ——" دیال نے اپنے لبوں سے ورشا کے لب بند کئے اور ورشا بھی خاموش ہوئی کیونکہ دیال کے لب بھاری بھی تھے اور لطیف بھی۔!

دوسرے دن منہ ہاتھ دھو کے جب دیال گھاٹ پر پہنچا تو وہاں شوبھا کو دیکھا، آس پاس کوئی نہ تھا۔ اور اس لئے اس موقعہ کو وہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ جیب سے سگریٹ پیکٹ نکال کر اس نے سگریٹ سلگایا۔ اور شوبھا کے بالکل پاس جا کر کہا ——

"آج بہت سردی ہے ——"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"ہاں ہاتھ ٹھٹھرے جا رہے ہیں ——" شوبھا نے کہا
"یہ لیجئے کانگڑی ——" دیال نے کانگڑی پیش کی ۔ لیکن وہ یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ عورت اور کانگڑی میں بہت کم فرق ہے۔ دونوں کی افادیت ایک ہے اور ——
"شکریہ ——" شوبھا نے کہا
شوبھا ہاتھ گرم کرنے لگی اور دیال سیڑھیاں چڑھنے لگا۔
"آپ کی کانگڑی ——"
"آپ ہاتھ گرم کیجئے۔ میں ابھی آتا ہوں ——"
لیکن دیال کانگڑی لینے نہ آیا اور نہ اسے آنا تھا۔ شوبھا کے گھر جانے کے لئے اسے بہانہ چاہیئے تھا۔ یوں تو اس کو یقین تھا کہ وہ منزل مار کر رہے گا۔ شوبھا کا شوہر دتی میں نوکری کے سلسلے میں مقیم تھا۔ اور تین چار سال کے بعد ایک مختصر وقت کے لئے گھر آتا تھا۔ شوبھا اس کے ماں باپ کی خدمت کرتی تھی۔ اور رات کے وقت تکیہ سینے پر رکھ کر لیٹتی تھی۔
یوں تو وہ چھوٹی نہ تھی بلکہ تیس برس کی عورت تھی۔ جس نے پندرہ سال کی عمر سے ہی بچے پیدا کرنے شروع کئے تھے لیکن یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ اس کی سولہ سالہ بیٹی سے عشق کرتا تھا۔ دوسرے دن وہ شوبھا کے گھر چلا گیا —— وہ کوئی سوئٹر بن رہی تھی، اور اسے دیکھتے ہی بولی "میں کل آپکا انتظار کرتی رہی" ——
"آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی، اس کے لئے میں بیحد شرمندہ ہوں —— کہکر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ اسی وقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

درشا کمرے میں داخل ہوئی اور دیال کو دیکھ کر چونک پڑی۔ اور شوبھا نے اس سے کہا۔

"جا بیٹی دیال بابو کے لئے چائے بنالو۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پیکر آیا ہوں۔ دیال نے کہا ——

"لیکن درشا چلی گئی

دیال آتا رہا —— اور —— چار کا دور چلتا رہا ——!

ایک دن شوبھا گھر میں نہ تھی —— درشا نے دیال کو اپنے کمرے میں لیا اور چھوٹتے ہی بولی۔

"دیال مجھے محسوس ہوتا ہے تم بہک رہے ہو ——"

"نہیں" تمہیں پانے کے لئے راستہ صاف کر رہا ہوں، کہہ کر دیال نے درشا کو زور سے آغوش میں دبالیا۔ تاکہ وہ کچھ اور نہ کہہ سکے۔

دیال بد لا جا رہا تھا۔ غیر شعوری طور پر نہیں اس کا پورا شعور کام کر رہا تھا۔ ماں بیٹی دونوں کے جسموں سے وہ کھیل چکا تھا لیکن جو راحت اسے درشا کے جسمانی لمس نے دی تھی اس کا عشر عشیر تک شوبھا میں نہ تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ دیال درشا سے آٹھ سال اور درشا دیال سے چھ سال کم تھی۔

دیال ——" ایک دن شوبھا نے کہا۔

"ہاں ——"

"تم مجھے بھول تو نہیں جاؤ گے ——؟

"ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے ——" دیال نے کہا اور یہ ٹھیک ہی تھا۔ شوبھا کے جسمانی لمس کو بھولنا اس کے بس کی بات نہ تھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شوبھا کے جسم سے اس کو اتنی گرمی ملتی تھی کہ کڑاکے کی سردی میں بھی اب اسے کانگڑی کی ضرورت نہ پڑتی تھی ——

اور آج شوبھا کے گھر میں ہنگامہ برپا تھا۔
جب دیال آیا تو اس نے دیکھا ورشا رو رہی تھی ——
اس کے سامنے اس کی ماں تھی۔

"کیوں کیا بات ہے ——" دیال نے شوبھا سے پوچھا
شوبھا نے اسے ایک الگ کمرے میں لیا اور سر پیٹ کر بولی
"میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہی دیال ——"
"آخر بات کیا ہے ——" دیال نے پوچھا۔
"بات کیا ہونی ورشا نے خاندان کی ناک کٹوائی ہے"
"اور تم نے دیال نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"میری بات چھوڑو —— میرے اوپر تو پردہ ہے۔"
"پردہ —— یعنی تمہارا شوہر —— سائن بورڈ —— دیال نے قہقہہ لگا کر کہا۔
اور اسی وقت ورشا اس کمرے میں داخل ہوئی۔
"کون ہے وہ ——" شوبھا نے ورشا کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا"
"اگر یہی سوال میں تم سے بھی کروں تو —— ورشا نے کہا
"مجھ سے ——"
"ہاں —— اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے پتاجی آج تین سال سے گھر نہیں آئے —— ورشا نے کہا اور ——
شوبھا اپنے پیٹ کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور ہوئی!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"چلو دیال ـــــ" ورشا نے دیال کا بازو پکڑ کر کہا
"یہ کھیل اب ختم ہونا چاہیئے۔

دیال نے اپنا بازو آہستہ سے چھڑا لیا اور باہر نکل گیا ـــ
وہ سوچ رہا تھا کہ ورشا اور شوبھا کے بچوں میں کونسا رشتہ ہوگا
اور فطرت سوچ رہی تھی کہ بے وفا کون ہے۔

شوبھا، ورشا، دیال، یا شوبھا کا خاوند؟

اور وہ دونوں ماں بیٹی بہت عرصہ تک ایک دوسرے کے
پیٹ کی طرف دیکھتی رہیں ـــ پھر اپنے اپنے پیٹ کی طرف دیکھا
اور پھر ایک دوسرے کے گلے لگکر رونے لگیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مٹی اور لہو

گورا کالوں کے دیس میں نہیں رہ سکتا ہے۔" ایک گورے سپاہی نے کہا۔ اور بوڑھے جیمز نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ یہ صرف کالوں کا ہی دیس نہیں میرا بھی وطن ہے ـــــ تم لوگ کیوں بھولتے ہو کہ اسی دھرتی پر میرے آبا و اجداد پیدا ہوئے تھے۔ اس پوتر مٹی پر میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔ اور میرے سب بزرگ اسی مقدس زمین کی مامتا بھری آغوش میں سوئے ہوئے ہیں ـــــ نہیں ـــــ نہیں ـــــ میں یہاں سے کہیں بھی نہ جاؤں گا ـــــ خدا کے لئے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ، مجھے تم سے سخت نفرت ہے۔

بابا ـــــ" ایک گورے آفیسر نے اس کے کمزور گوشت سے خالی بازو کو سہلاتے ہوئے کہا۔

"ہم لوگ تمہارے خیر خواہ ہیں ـــــ تمہارے دشمن یہ کالے لوگ ہیں۔ ہم تمہیں اپنے دیس میں لینا چاہتے ہیں۔ تم ہمارے بزرگ ہو اور تمہاری رکھشا ہمارا فرض ہے۔

بوڑھے جیمز نے اپنا سرد پائپ منہ میں ٹھونس لیا پھر یک بیک بڑبڑایا۔

"نہیں مجھے تمہاری رکھشا کی ضرورت نہیں ہے ـــــ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔"

"او بوڑھے ـــــ ایک کالے سپاہی نے کہا" تم گورے لہو اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم لوگ اپنے وطن میں کسی گورے کو رہنے نہ دیں گے۔

"ہاں ـــــ ہاں ـــــ" جیمز نے پائپ منہ سے نکال کر کالے سپاہی کیطرف دیکھ کر کہا ـــــ تم مجھے قتل کر سکتے ہو ـــــ میری دھرتی کا سینہ میرے لہو سے سرخ ہو جائے گا اور میری تڑپتی روح کو شانتی ملے گی ـــــ" لیکن مجھے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا ہے۔

"میرے بزرگ جیمز ـــــ ایک اور گورے ملٹری آفیسر نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا، تم کیوں بھولتے ہو کہ ان کالوں نے تمہاری عالیشان کوٹھی جلادی، تمہارے لڑکوں کو قتل کیا، اور تمہاری خوبصورت بہو بیٹیوں کی عزت لوٹ کر انہیں سات سمندر پار کے ہوٹلوں اور شراب خانوں میں فروخت کیا ـــــ ایک سفید لڑکی کی عزت ہماری قوم کی عزت ہے۔

آہ! تمہیں وہ وقت کیوں بھولا جا رہا ہے۔ جب تمہاری ایک حاملہ بہو کی عزت لوٹ کر کالوں نے اس کے پیٹ سے بچہ چاک کر کے نکالا اور اس گوشت کے لوتھڑے کو نیزے پر چڑھا کر کہا کہ کالستان میں گوروں کا انجام یہی ہوتا ہے ـــــ تمہیں وہ چھوٹی سی بچی ـــــ"

"بند کرو ـــــ خدا کے لئے اپنی زبان بند کرو ـــــ" بوڑھے جیمز نے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونستے ہوئے کہا" میرا کلیجہ پھٹا جا رہا ہے پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"لیکن پھر بھی تم کالستان میں ہی رہنا چاہتے ہو ـــــ؟"

"تم ٹھیک کہتے ہو ـــــ" جیمز نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیوں بھولتے ہو کہ تم لوگوں نے بھی سفیدستان میں کچھ کم ظلم نہیں کیا ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"لیکن ہم نے کسی کی عزت تو نہیں لوٹی ـــــ" ایک گورے آفیسر نے فخر سے کہا۔

"ہو سکتا ہے ـــــ لیکن اس کی وجہ تمہاری شرافت نہیں بلکہ یہ ہے کہ کالی لڑکی تمہاری آغوش کے قابل نہ تھی۔"

بوڑھے جیمز نے اپنے میلے آستین سے اپنے اشکِ رواں کو روکنے کی ناکام کوشش کر کے پائپ میں تمباکو بھر لیا۔ اور دو چار کش لے کر ہولے سے کہا۔

"سن لو ـــــ میں تمہیں ایک کہانی سناؤں گا ـــــ بہت پرانے زمانے میں کسی دیش میں ایک پری رہتی تھی۔ پری کے بغیر وہاں کوئی اور انسان نہ تھا۔ پری کے پاس سب کچھ تھا۔ دولت، حسن و شباب علم اور تجربہ ـــــ چنانچہ دنیا کا ہر کوئی مرد اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پری تھی کہ کسی سے سیدھے منہ بات تک نہ کرتی تھی اور ہر کوئی وہاں سے اپنا سا منہ لے کر واپس جاتا تھا۔ ایک دن دور دیش کے ایک جیالے نوجوان نے بھی پری کے بارے میں سنا اور وہ اتنا متاثر ہوا کہ اپنے تخیل میں پری کی تصویر بنا کر اس سے عشق کرنے لگا۔ لیکن پھر نس زیادہ دیر تک چنگاری سے اپنا دامن نہیں بچا سکتی ہے۔ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کالے کوس کا سفر کر کے دو محبوب پر حاضر ہوا۔ پری اسے دیکھ کر مسکرائی ـــــ نوجوان کو عام عشاق کیطرح محبوب کا مسکرانا اچھا نہ لگا۔ اس ہنسی میں اُسے طنز کے لاکھوں تیر پوشیدہ نظر آئے۔"

تم کیوں مسکرائیں ـــــ اس نے پری سے کہا!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں ــــ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ تمہارے ادنیٰ سے اشارے پر پہاڑوں کو اکھاڑ سکتا ہوں دریاؤں کا رخ پھیر سکتا ہوں، سمندروں کو پاٹ سکتا ہوں، اور ویرانوں کو لالہ زاروں میں بدل سکتا ہوں۔ یقین کرو، میرا دل میری صورت کیطرح سیاہ نہیں، اتنا صاف و شفاف ہے کہ اگر تمہیں اس میں اپنی صورت نظر نہیں آتی ہے تو تم اندھی ہو ــــ"

نوجوان جانے لگا، لیکن پری نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگایا ــــ"

"پھر ان لوگوں کی اولاد پیدا ہو گئی ــــ یہ اولاد کالی بھی تھی اور سفید بھی۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ آبادی بھی بڑھتی گئی اور ملک دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔"

بہت عرصہ گذرنے پر چند غدار ملک میں پیدا ہوئے ــــ ان کو ملک کی ترقی و تہذیب سے حسد ہونے لگا۔ انہوں نے دو قومی نظریہ قائم کیا اور اس کی ابتدا، یہ کہکر قائم کر دی کہ کالے اور گورے آپس میں شادی بیاہ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ اس چھوٹ اور تنگ نظری و حیوانیت کی ابتدا تھی۔ جس کے لئے تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی، چنانچہ گورے اور کالوں نے الگ الگ بستیاں بنائیں۔ دونوں ایک دوسرے کے شدید دشمن بن گئے۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا جب کالے اور گورے لیڈروں نے ملک کو رنگ کے لحاظ سے بانٹنے کا فیصلہ کر لیا ــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بوڑھا جیمز کہانی سنا کر خاموش ہو گیا اور ایک کالے آفیسر نے کہا:

"بوڑھے تم سفید ہو اور ہمارے پیشواؤں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کالستان میں کسی بھی گورے کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ۔۔۔ یہاں تک کہ اب ہم سفید پھول نہیں بویا کریں گے ۔۔۔ دیواروں پر سفیدی نہیں کرائیں گے ۔۔۔ سفید کاغذ استعمال نہیں کریں گے سفید کپڑے نہیں پہنیں گے، سفید کراکری توڑ ڈالیں گے ۔ ہر کسی سفید چیز کو اپنے ملک سے نیست و نابود کریں گے، یہ سب باتیں ہمارے آئین میں درج ہیں ۔"

"اور سورج کی سفید روشنی کے بارے میں تمہارے آئین میں کیا لکھا ہے ۔" بوڑھے جیمز نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"ہمارے سائنسداں ایک ایسا سیاہ پردہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جو اتنا بڑا اور وسیع ہوگا ۔ کہ ہمارے تمام ملک کو سفید روشنی سے بچا سکے گا ۔ ہم اسے چند میل اوپر خلاء میں سائنٹیفک طریقوں سے پسار کر لٹکا دیں گے، پھر سورج کی کرنیں ہمارے ملک میں سیاہ ہی ہوں گی، اور جب تک یہ پردہ تیار نہ ہوگا ہم دن کو تمام دریچے بند کر کے سویا کریں گے اور رات کو کام کریں گے ۔۔۔"

"واہ ۔۔۔ واہ ۔۔۔ ! چند کالے لوگوں نے تعریف کے انداز میں کہا"

"کتنی ترقی کی ہے ہم نے ان منحوس گوروں کے جانے کے بعد" یہ سنکر چند سفید آفیسروں کو سخت غصہ آیا لیکن معاملہ جلد ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سمجھ گیا"

"اٹھو بابا ـــــ ایک گورے آفیسر نے گھڑی دیکھ کر کہا"
"گاڑی کا وقت ہو رہا ہے ـــــ" اور لوگ بھی تو ہمارا انتظار
کر رہے ہیں۔"

"نہیں ـــــ مجھے چھوڑ دو ـــــ تمہیں مقدس باپ کا
واسطہ ـــــ میں غدار نہیں ہوں ـــــ"

ایک سفید آفیسر نے اپنے چند سپاہیوں کو اشارہ کیا اور
"انہوں نے جیمز کو ہمرا اٹھایا ـــــ وہ چیختا رہا ـــــ لیکن کسی
نے اس کی آواز کیطرف دھیان نہ دیا ـــــ پھر اسے گاڑی میں سوار
کیا گیا اور سفید لوگوں کی یہ گاڑی کالستان سے نکلکر سفید ستان
کی طرف تیزی سے بڑھنے لگی ـــــ!

سب لوگ گاڑی سے اتر کر چلے گئے ـــــ چند گھنٹوں کے
بعد سٹیشن ماسٹر ایک کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا ـــــ وہاں کوئی بوڑھا
سویا ہوا تھا ـــــ جگانے سے وہ اٹھا نہیں ـــــ کیونکہ ـــــ
وہ زندہ نہ تھا ـــــ

اسٹیشن ماسٹر نے چند اور آدمیوں کو مدد کے لئے بلایا۔ انہوں
نے اسے گاڑی سے اتار کر پلیٹ فارم پر لٹا دیا ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"اس کی مٹھی میں کیا ہے ——" کسی نے پوچھا —— اور جب بہت کوشش کر کے اُس کی مٹھی کھولی گئی تو وہ سب چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ گئے —— جیسے کہ مٹھی سے کوئی سیاہ ناگ نکلا ہو —— یہ کالی مٹی تھی ——!

جو جیمز کے خون سے سرخ ہو چکی تھی ——!!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھی کے دانت

"تو تمہارا کوئی وکیل نہیں ہے ——" جج نے پوچھا۔

"نہیں ——"

"عدالت تمہارے لئے وکیل کا انتظام کر سکتی ہے۔"

"میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں ——"

جج نے مایوسی سے سر جھکا لیا ——"

"اور تمہیں اپنے جرم کا اقبال بھی ہے ——" سرکاری وکیل نے پوچھا۔

"میں بار بار آپ کے سوال کا جواب دینا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔" ملزم نے لب کاٹتے ہوئے کہا، اور سرکاری وکیل کو ملزم کی یہ بے رخی بہت بری لگی، چنانچہ اس نے بل کھا کر عدالت سے استدعا کی۔

"می لارڈ —— ملزم عدالت کے آداب کو نظر انداز کر رہا ہے اور اس کی باتوں سے توہین عدالت کی بو آتی ہے ——"

"میں جانتا ہوں ——" ملزم نے زہر خندہ مسکراہٹ اپنے لبوں پر بکھرتے ہوئے کہا

"کہ میں نے دو قتل کئے ہیں —— مجھے پھانسی ملے گی، توہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عدالت کے سلسلے میں عدالت مجھے کونسی سزا دے سکے گی ــــ"

"می لارڈ ــــ" سرکاری وکیل نے بہت زیادہ غصہ سے کہا۔ "ملزم دو قتل کر چکا ہے ــــ دو بے گناہوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ چکا ہے۔ ایسے افراد ہمارے سماج کے خوبصورت چہرے پر ناسور ہیں۔ اس لئے عدالت سے میری یہی استدعا ہے کہ ملزم کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ تاکہ اس قماش کے اور لوگ سبق حاصل کریں، اور آئندہ سوسائٹی ان لوگوں کے سیاہ کرتوت سے پاک ہو جائے ــــ"

ملزم سرکاری وکیل کی سفارش سنکر مسکرایا۔

"فیصلہ سنانے سے پہلے ملزم اگر کچھ کہنا چاہتا ہو تو عدالت اجازت دیتی ہے ــــ"

ملزم نے ایک لمحہ کے لئے کوئی جواب نہ دیا۔ شاید وہ کسی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا۔

مجھے اپنے بچاؤ میں کچھ نہیں کہنا ہے۔" ملزم نے اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا" صرف چند غیر ضروری باتیں بالکل مختصر انداز میں عدالت کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں ــــ صرف اس لئے کہ مجھے سرکاری وکیل نے زبان کھولنے کیلئے مجبور کیا۔

"سب سے پہلے میں وکیل صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک اس عدالت نے کم از کم کتنے لوگوں کو پھانسی اور عمر قید کی سزائیں دی ہیں۔ اور کیا وکیل صاحب یہ بات بتا سکتے ہیں کہ آج تک جن لوگوں کو انہوں نے کڑی سے کڑی سزا دلوائی ہے۔ ان لوگوں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے کیا ان کے تماشے کے افراد نے عبرت حاصل کر لی ہے ——؟"

"می لارڈ —— سرکاری وکیل نے احتجاج کیا" ملزم عدالت کا وقت ضائع کر رہا ہے ——"

"می لارڈ ——" ملزم نے اپنی مخصوص مسکراہٹ سے کہنا شروع کیا'

"وکیل صاحب بالکل جذباتی قسم کے آدمی ہیں۔ ان میں قوت برداشت ہے ہی نہیں اور بالکل اٹریز ناپیل قسم کے آدمی ہیں۔ یہ میرے سوال کا جواب نہ دے سکے۔ کیونکہ عدالت کی سزاؤں سے لوگ عبرت حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ عدالت گنہگار کو سزا دیتی ہے۔ اور گناہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ میں اپنے رفیق وکیل صاحب سے یہ گذارش کرنا ہوں کہ اگر وہ سیاہ کاریوں کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو اس سماج کی ڈرائی کلیننگ کریں، جس کی گندگی اور گندے اصول سیاہ کاریوں کو جنم دیتے ہیں'

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری ماں کب مر گئی' —— کیوں کر مری اور کیسے مری —— میں ان دنوں صرف چھ برس کا تھا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ اس کو دق نے دیمک کیطرح چاٹ چاٹ کر ختم کیا۔ اس کا شوہر اس سے نفرت کرتا تھا اور اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ عورت تھی۔ اور عورت ہی رہنا چاہتی تھی ——"

"میرے پتاجی شہر کے بارسوخ اور دولت مند آدمیوں میں امتیازی درجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے میری پرورش بڑے ناز و نعم سے کی اور وہ سب کچھ میرے لئے کرتے تھے۔ جو ایک صاحب ثروت باپ اپنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اکلوتی اولاد کے لئے کر سکتا ہے۔ لیکن ماں کی موت نے سات سال کی عمر میں ہی بے حد سنجیدہ بنا دیا تھا۔ شاید اس لئے کہ ماں کی خون کی قیئیں اور اس کی بائیس سالہ جوانی کی موت سے کشمکش میں کبھی نہ بھول سکا۔ میں کچھ سچیرا معقول سی باتیں سوچنے لگا اور قدرتی طور پر میں نے فلسفے کے مضمون میں دلچسپی پائی، ارسطو، سپنز، شنکر آچاریہ، کانٹ، شوپنہاور اور ولیم جیمس مجھے بہترین ساتھی محسوس ہوئے۔ لیکن ان لوگوں کی صحبت سے میں نے اپنے وجود کو ختم نہ کیا۔ میں نے شوپنہاور کی طرح دنیا سے کنارہ کشی نہ کی، ہاں اس بات کی زبردست کوشش کی کہ مجھے بھی کوئی "تیسری آنکھ" مل جائے جس کی مدد سے کانٹ اور شنکر اچاریہ نے حواس و تعقل سے پرے ارسطو کے "UNMOVED MOVER" کو دیکھا تھا۔ اپنی منزل پر پہونچنے کے لئے میں ولیم میری مدد کر نا رہا۔ کیونکہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ جب تک دنیا میں ایک چینگیز تک بھوکا ہے۔ یا مصیبت میں مبتلا ہے۔ ہم سچی شانتی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔"

"میں قنوطی نہیں تھا لیکن میں عیش و عشرت کا دلدادہ بھی نہ تھا۔ میں ضرور چاہتا تھا کہ انسان کو اس کی بنیادی ضرورتیں میسر ہوں — میں فضول کام اور فضول باتیں نہ کرتا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں کبھی عشق نہ کر سکا — مجھے شوپنہاور کی طرح عورت سے نفرت نہ تھی بلکہ عورت کا بحیثیت ایک عورت کے میرے دل میں بہت احترام تھا۔ کانٹ، افلاطون، شنکر اچاریہ اور دوسرے عظیم مفکروں کی طرح میں نے تیاگ RENUNCIATION کو ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کرنے کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لئے ضروری نہ سمجھا۔

میں نے تعلیم ختم کر لی اور والد صاحب کا کاروبار میں ہاتھ بٹانے لگا۔ ماں کی طرح مجھے بھی ان کے عادات و اطوار پسند نہ تھے، سماج میں ان کی عزت تھی، سب ان کا احترام کرتے تھے۔ لیکن ان کے سیاہ کارناموں سے شاید ہی کوئی واقف تھا۔ جوئے کے بغیر ہر کوئی برائی ان میں دیکھ چکی تھی ——— میں نے انہیں بلواسطہ کتنا سمجھایا لیکن تراز و کے پلڑے سے زیادہ وزن دیکھنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ یوں تو وہ دان بھی دیا کرتے تھے۔ لیکن ضرورتمند اور سفید پوش کو نہیں بلکہ مندروں اور مسجدوں کو، جہاں سے ان کے دانی ہونے کی پبلسٹی ہو سکتی تھی۔ اور اس پبلسٹی کے نیچے ان کی وہ سیاہ رائیں دب جاتی تھیں، جن کی سحر دور تھی، اور وکیل صاحب وہ آپ کے خوبصورت سماج کے خوبصورت فرد تھے ———"

"ایک دن پتاجی نے مجھ سے شادی کے بارے میں کہا میں نے جواب دیا جہاں کہیں وہ چاہیں میری شادی کر سکتے ہیں۔ ہاں لڑکی اچھی ہونی چاہئے اور اچھی سے میرا مطلب تعلیم یافتہ یا خوبصورتی نہ تھا۔ میرے خیال میں موجودہ تعلیم لڑکیوں کے لئے اس وقت تک کچھ زیادہ فائدہ مند نہیں ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ نہ اس تعلیم کی بنیاد ضبط نفس اور بھارتی قدروں پر ہو۔ اور خوبصورتی کو میں لوگوں کا ایک اٹل وہم سمجھتا ہوں ——— میرے خیال میں عورت کا عورت ہونا ہی اس بات کا ضامن ہے۔ کہ وہ دنیا کی بہترین اور خوبصورت ترین تخلیق ہے ——— میری شادی ہو گئی ——— واقعی، جہاں تک خوبصورتی کے عام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تصور کا تعلق ہے۔ وہ بہت ہی خوبصورت تھی، پڑھی لکھی تھی اور میں اس سے بحیثیت ایک شوہر کے بے انتہا محبت کرنے لگا۔ اسے پاکر مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ ولیم جیمز کی زندگی میں کیونکر اس کی بیوی نے سکون، توازن اور خوبصورتی پیدا کی تھی ——— لیکن ماہِ عسل کے بعد ہی میرا معاملہ اس کے برعکس نکلا ———"

"میں نے خوبصورت بیوی پانے کی تمنا نہ کی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ میری بیوی عورت ہو ——— اور میں چاہتا تھا کہ میری بیوی میری دھرم پتنی رہے اور میرا دھرم کیا تھا۔ یہ کہنے کی اتنا کچھ کہنے کے بعد ضرورت نہیں رہی ——— لیکن اس کے دماغ پر بیسویں صدی کے مساوات کا بھوت بری طرح سوار تھا۔ اور اس بھوت نے میری بے لوث محبت کے گلے پر کند چھری پھیر دی ———"

"میں نے اسے کتنا سمجھایا ——— لیکن کلب میں اس کے دوست بدلتے گئے اور بڑھتے گئے۔ وہ نہ صرف بڑے آدمی کی بہو تھی بلکہ ایک بڑے باپ کی بیٹی بھی تھی، ——— اس لئے اس کے دوست بھی بڑے بڑے تھے۔ انکم ٹیکس آفیسر ——— پولیس آفیسر ——— ایم، ایل، اے ایڈووکیٹ، ترقی پسند ادیب، ٹھیکیدار ———"

میرے والد صاحب کو اپنی بہو سے کچھ شکایت نہ تھی، اس کے رویے پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ بلکہ وہ اسے اپنے ساتھ کلب لے جاتے تھے اور انکم ٹیکس آفیسر کے ساتھ انہوں نے ہی اس کا تعارف کرایا تھا تاکہ وہ اس کے لبوں اور گالوں کو چوس چوس کر اور اس کے نیلیم جیسے جسم کو مسل کر ٹیکس وصول کرے ——— کیوں میرے دوست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وکیل صاحب، آپ کے خوبصورت سماج کے شریف آدمی تھے پتاجی اور ان کی شریف ترین بہو ـــــ آپ نے کیوں گردن جھکائی ـــــ شاید اپنے خوبصورت سماج کی اتنی خوبصورتی دیکھ کر آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں ہیں۔

"وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی۔ مجھے قنوطی خطاب دیا۔ میرے ساتھ بات کرنا اسے گوارا نہ تھا۔ کیونکہ میں جنگلی تھا۔ مجھے تہذیب چھو تک نہ گئی تھی ـــــ بڑے بڑے آدمیوں کو میں دوست بنانا نہ جانتا تھا ـــــ میں اس کے ساتھ کلب میں انگریزی ناچ نہیں ناچ سکتا تھا اور اس کو نیلون کا لباس پہننے کی اجازت نہ دے سکتا تھا ـــــ ہم دونوں کے سونے کے کمرے جدا جدا تھے ـــــ"

"می لارڈ میں نے عدالت کا بہت وقت لیا ـــــ لیکن دو چار الفاظ اور عرض کرنے ہیں ـــــ"

"وہ میری بیوی تھی اور آپ چاہیں کچھ بھی کہیں لیکن میری مردانہ غیرت اس بات کی اجازت ہرگز نہ دے سکتی تھی کہ وہ بیوی سے مہذب رنڈی بنے ـــــ ایک رات نطشے کی BIRTH OF THE TRAGEDY پڑھتے ہوئے میں نے سوچا کہ مجھے ایک آخری تفصیلی خط لکھنا چاہئے اگر پھر بھی نہ مانے تو میں طلاق دے دوں گا ـــــ چنانچہ میں نے پیڈ کھولی لیکن قلم میں پتاجی کے کمرے میں بھول چکا تھا۔ رات کے اڑھائی بج چکے تھے۔ میں پتاجی کے کمرے میں قلم لینے چلا۔ کیواڑ آہستہ سے کھولے تاکہ پتاجی کی نیند خراب نہ ہو جائے اور کمرے میں اندھیرا دیکھ کر میں نے روشنی کی ـــــ اور ـــــ اور ـــــ مجھے سکتہ سا ہو گیا ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

——— لیکن دوسرے ہی لمحے میں وہاں سے واپس نکلا ——— اپنے کمرے میں جا کر اٹیچی کھول کر کوئی چیز نکالی ——— اور دوسرے ہی لمحے پتاجی کے کمرے میں دو لاشیں تھیں ———"

" نشے کی حالت میں دونوں نے شاید اپنے کپڑے اتار کر پھینکے تھے ——— میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی انہیں اس حالت میں دیکھے ——— میں نے دونوں کو کپڑے پہنائے اور پلنگ سے جدا کر دیا ———"

ملزم خاموش ہو گیا اور جج نے اپنے ماتھے سے اپنا پسینہ پونچھ ڈالا ———"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سہاگ رات کے بعد

مچلتے ارمان ـــــ دھڑکتا دل ـــــ کانپتے ہاتھ ـــــ خوشبوؤں اور شوخیوں سے بھرا ہوا ماحول ـــــ ہلکی سی سبز روشنی ـــــ گلاب کا تبسم ـــــ لاجونتی کی سنڑ ساہٹ ـــــ

اور اجے نے دلہن کا گھونگھٹ الٹ دیا ـــــ

ایک منٹ ـــــ !

دو منٹ ـــــ !!

تین منٹ ـــــ !!!

"آپ کتنی سندر ہیں ـــــ !"

اس کی بند آنکھوں سے آنسو جھلملانے لگے

"کیا میکے کی یاد آتی ہے ـــــ ؟"

"وہ خاموش رہی ـــــ"

"تو چلئے میں آپکو میکے پہونچا کر آتا ہوں ـــــ" اجے اس کی آنکھوں کو اپنے رومال سے ہلکے سے دبا کر مسکراتے ہوئے بولا ـــــ لیکن نرمل کے آنسو نہ رکے اور یک بیک اس کے لبوں سے ایک دو دبی ہوئی سسکیاں نکلیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"کیا کوئی تکلیف ہے آپکو ——— ؟" اجے نے پریشان ہو کر کہا اور وہ تڑپنے لگی ——— اور درد کی شدت سے اپنے لب کاٹنے لگی ———

"میں ڈاکٹر کو فون کر آؤں ———"

"نہیں ———" لیکن اس کی آنسوؤں میں ڈوبی آواز اجے نہ سن سکا۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر آیا ——— حجلہ عروسی اب ڈرائینگ روم بن چکا تھا۔ جس میں گھر کے سب افراد اور رشتہ دار جمع ہو چکے تھے چند گھنٹوں کی دلہن کی بیماری تو کوئی معمولی بات نہ تھی۔

"مسٹر اجے ——— ؟" ڈاکٹر نے سرسری معائنہ ختم کر کے کہا۔

"جی ——— ؟"

آپ کسی لیڈی ڈاکٹر کو بلائیے ——— !"

اجے کی سمجھ میں کچھ نہ آیا، اور اس میں اس کا کوئی قصور بھی نہ تھا۔

"ڈاکٹر صاحب ———"

"یہ باتوں کا وقت نہیں ———" ڈاکٹر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا ———"

"فوراً کچھ کر لیجئے ——— ورنہ بچے کی جان کے ساتھ ہی مریضہ کی جان بھی چلی جائے گی ———"

"ڈاکٹر ———"

ڈاکٹر کے الفاظ اجے کے کانوں میں پگھلتے ہوئے سیسے کی طرح پڑے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسے محسوس ہوا کہ کسی بلندی سے گر کر اس کا وجود پاش پاش ہو چکا ہے۔ گھر کے باقی افراد میں سے کچھ مسکرا رہے تھے۔ کسی کے چہرے پر ہوائیاں چھوٹ رہی تھیں ——— اور نرمل برداشت کے باوجود شدید تر اذیت سے چلا رہی تھی ——— چند منٹ کے بعد اجے نے صورت حال کا جائزہ لے کر کسی لیڈی ڈاکٹر کو فون کیا ———

سویرے کے چھ بجے چند گھنٹوں کی دلہن نے ایک بچے کو جنم دیا۔ یہ فطرت کا انوکھا نہ سہی لیکن اجے کی زندگی کا المناک پہلو ضرور تھا ———

لیڈی ڈاکٹر چلی گئی اور اس کے جانے کے بعد کوئی بھی اس کمرے میں داخل نہ ہوا جسے چند گھنٹے پہلے شوق سے سجایا جا رہا تھا۔ یہ انسان کی زندگی کا گھناؤنا اور قابل رحم پہلو ہے۔ کہ وہ اپنی نسل کو جاری رکھنا ایک مقدس اور اولین فرض سمجھتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کی نسل سے اسے کتنی نفرت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے انسان جنگلی درندوں سے بھی گیا گذرا ہے ———

اجے بیٹھا ہوا سگریٹ پھونکے جا رہا تھا۔ دن کے دو بج چکے تھے اور اسی وقت ماں کمرے میں داخل ہوئی ——— اجے نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا ———

دراصل یہ شادی ماں کی مرضی سے ہوئی تھی ——— وہ نرمل پر ریجھ چکی تھی۔ اور ہر وقت اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملایا کرتی تھی۔

اجے ——— ماں نے کہا

ہوں ——— ؟

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"اسے ہیکے پہنچا دو ——"

"خود لائی ہو اور خود پہونچا بھی سکتی ہو ——"

"مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کے کرتوت ایسے ہیں —— ہائے میں تو دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہی —— نہ جانے کونسا گھور پاپ کیا تھا جس کی یہ سزا اٹھانا پڑی —— کم بخت کا بچہ مرا ہوا پیدا ہوتا تو لوگوں کو کہتے کہ کوئی بیماری تھی —— لیکن میرے تو نصیب پھوٹے تھے جو اس کیچڑ میں پھنس گئی اور ——"

"بکواس بند کرو ——" اجے نے تحکمانہ کہا اور یک بیک اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ لیکن اس نے ماں سے کوئی معذرت نہ کی ——

شام کے چھ بجے لیڈی ڈاکٹر پھر سریلیہ کا معائنہ کرنے آئی —— اس وقت سریل بے ہوش تھی۔ اور بچہ ایک طرف کسمپرسی کی حالت میں پڑا ہوا سو رہا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر نے گھر والوں سے دن بھر کا حال پوچھنا چاہا لیکن اس کے سوالات کا کسی نے بھی تسلی بخش جواب نہ دیا بالکل پہلی بار اجے کو محسوس ہوا کہ جذبات کی رو میں بہہ کر وہ اخلاق و انسانیت کو نظر انداز کر چکا ہے —— اگرچہ وہ اس کے قابل نہ تھی لیکن پھر بھی اس کی ایسی حالت میں خبر گیری کرنا اس کا فرض تھا۔ بعد میں وہ اسے طلاق بھی دے سکتا تھا۔

اس واقعہ کو دس دن گذر گئے۔ سریل اجے سے بات نہ کرتی تھی اور نہ ہی اس سے آنکھ ملانے کی جرأت کرتی تھی —— اس کا صرف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک ہی کام تھا ـــــ رونا ـــــ جس سے اجے کے دل میں اس کے لئے ایک مبہم سی ہمدردی پیدا ہو گئی تھی ـــــ شام کو اجے آفس سے آکر نرمل کے کمرے میں گیا اور نرمل نے خاموشی سے منہ پھیر کر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے ایک چٹھی دے دی۔

میرے سوامی!

آپ کہیں گے کہ میں نے غلط القاب لکھا ہے اور ایسا کہنے میں آپ حق بجانب بھی ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں یہ القاب لکھ کر مجھے کچھ سکون سا ملا اور مجھے آشا ہے کہ جہاں آپ نے میری خاطر اتنی ذلت برداشت کی اور اتنی رسوائی اٹھائی وہاں یہ بات بھی صرف چند سکنڈ کے لئے وقتی طور برداشت کریں گے۔

میری شادی، جیسا کہ میرے سیاہ کرتوت سے ظاہر ہے، میری مرضی سے آپ کے ساتھ نہیں ہوئی ہے میں کسی اور کو جیون ساتھی تسلیم کر چکی تھی اور یہ میری سب سے بڑی غلطی تھی ـــــ اگر میرے والدین نے میری شادی جبراً کر دی تو اس میں میرا کیا دوش ہے۔ لیکن چھوڑیئے ـــــ میں آپکا قیمتی وقت اس نکمی کو پڑھنے میں برباد نہیں کرنا چاہتی ہوں

مجھے آپ کی پوزیشن کا احساس ہے اور میں سب کچھ سمجھتی ہوں اور جو کچھ آپ نے میرے لئے کیا ہے میں اس کی تلافی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرنے کے قابل نہیں ہوں ـــــ ہاں ایک بات ضروری ہے
وہ یہ کہ مجھے یہاں سے جانا چاہیئے۔ اور آپ سے اجازت
چاہتی ہوں"

"نرمل"

"تم جیسی عورت ـــــ عورت نہیں ولیٹیا کو اجازت کی ضرورت
نہیں ہوتی ہے"۔ "تم جا سکتی ہو ـــــ"

نرمل نے بچے کو سینے سے لپٹا لیا اور جانے کیلئے تیار ہو کر کہنا
"اگر اجازت ہو تو پیر چھو لوں"

"جس کے گناہوں سے تمہاری گود بھری ہوئی ہے۔ اس کے پیر
چھونے سے تم ننگ آگئی ہو کیا ـــــ"

وہ کچھ نہ بولی ـــــ آنچل سے آنکھیں صاف کر کے باہر جانے لگی
اسی کے جسم پر اس وقت بھی شب عروسی کا لباس تھا ـــــ
ساڑھی پر خون کے سیاہ دھبے تھے ـــــ گندے خون کے دھبے ـــــ
گندے انسان کے دھبے نظر آئے اور معاً اسے احساس ہوا کہ
ان لاتعداد دھبوں میں گندی اخلاقی قدروں اور گندی عزت کے دھبے
بھی تھے۔ وہ اسے دیکھتا رہا ـــــ وہ سیڑھیاں اتر گئی ـــــ فضا
سرمئی رنگ اختیار کر چکی تھی ـــــ وہ تھکے قدموں سے صحن کو
پار کرنے لگی ـــــ اور اچانک شاید کسی نئے خیال کے ردعمل کے طور
پر جلدی نیچے اترا اور صحن پار کر کے نرمل کے پاس تقریباً دوڑتا ہوا
آیا جو ڈیوڑھی کو پار کر رہی تھی ـــــ

"کہاں جاؤ گی"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"وہ خاموش رہی ——

"اپنے عاشق کے پاس جو تمہارے لئے شاید مجنوں بنا ہوگا"

"وہ خاموش رہی ——"

"ٹیکے جا رہی ہو ——؟"

"وہ خاموش رہی اور لہجے نے جھنجھلا کر کہا۔

"حیلو میں تمہیں ٹیکے پہنچا دوں گا چاہو تو پھر کہیں بھی جانا ——"

"نہیں وہاں نہیں جاؤں گی ——"

"کیوں ——؟"

"جب کورٹ مال باپ کے گھر سے نکلتی ہے، تو وہ شوہر کے پاس جاتی ہے۔ اور جب شوہر کے گھر سے وہ نکلتی ہے تو اس کے لئے دو ہی راستے ہوتے ہیں —— ایک ندی کو جاتا ہے اور دوسرا عصمت سے بچی دکانوں کو ——"

اجے کو ایسے جواب کی توقع نہ تھی ——

"لیکن تمہارا وہ عاشق ——؟"

"وہ میرا نہیں میرے باپ کی دولت کا عاشق تھا ——"

"اجے کچھ فوری طور پر نہ بول سکا —— دونوں ڈیوڑھی میں کھڑے تھے۔ دونوں کی سوچ الگ الگ تھی۔ اور راستے جدا جدا

"آج کی رات تم رک جاؤ ——"

"کب تک بوجھ بنی رہوں گی ——"

"مجھے تم سے کچھ اور پوچھنا ہے۔"

"کیا فائدہ ہے ——"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میں بحث نہیں کرتا ہوں ——" اجے کا لہجہ تحکمانہ ہو گیا" چلو ——"

دوسرے ہی لمحے وہ دونوں پھر کمرے میں تھے ——

"کون تھا تمہارا پریمی ——؟"

"دیکھئے ایسی باتوں سے ——"

"صرف میری باتوں کا جواب دو۔" اجے نے بات کاٹ کر کہا اور جواب میں نرمل نے اپنے پیار کی داستان بیان کرنے کے بعد یہ کہا۔

"اس کی باتوں میں شاید مکھن لگا ہوتا تھا۔ جس پر پھسل کر میں مدہوشی کے سمندر میں کھو جاتی تھی۔ اور وہ میرے جسم سے کھلونے کی طرح کھیلتا تھا۔ جب میرا پیٹ پھولنے لگا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کو بھاگنا چاہئے۔ لیکن اس نے کہا کہ وہ غریب آدمی تھا۔ اور اتنی بڑی ذمہ داری اٹھانے کے نااہل تھا۔ ہاں اگر میں اسے کم از کم بیس ہزار روپے دوں تو وہ میرا کہا مانے گا ——"

"ہوں ——" اجے نے سگریٹ سلگا کر کہا۔

تمہیں دو چار دن یہاں ٹھہرنا پڑے گا ——

نرمل نے کچھ کہنا چاہا لیکن اجے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا۔

اجے نے دروازے پر دستک دی ——

"آؤ ——"

اجے دروازے کو دھکا دیکر اندر داخل ہوا۔ ایک آدمی آرام کرسی پر بیٹھا سگرٹ کے کش لے رہا تھا —— اجے کو اک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں کوئی ایسی بات دکھائی نہ دی جو ایک لڑکی اور خصوصاً نرمل جیسی لڑکی کے لئے باعث کشش ہو سکتی تھی ـــــ کام دیوا اندھا ہے اور پھر محبوں کو عذرا کا سانولا چہرہ تو نہ جانے کتنا حسین لگ رہا تھا۔

"فرمائیے ـــــ؟"

"اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو شاید آپ مسٹر راجن سنگھ ہیں ـــــ!"

"صرف راجن ـــــ سنگھ کا زمانہ گذر گیا" ـــــ"

"ٹھیک فرما رہے ہیں آپ ـــــ" اجے نے خود ہی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اور اس بات کا ثبوت نہ صرف آپکا چہرہ عیاں کر رہا ہے بلکہ آپ کے کرتوت بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ آپ کے خون میں ایک بھی راجپوتی جراثیم موجود نہیں ـــــ" اجے نے شراب کی بوتل کا نچوڑ جائزہ لیتے ہوئے بات جاری رکھی۔

"آپ نرمل نام کی کسی لڑکی کو جانتے ہیں ـــــ؟"

"جی ہاں ـــــ نرمل نام کی کئی لڑکیوں کو جانتا ہوں ـــــ آگے فرمائیے۔"

اجے چونک پڑا اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اس کا واسطہ کسی تماشی کے آدمی سے پڑا ہے۔

"ہاں ـــــ" راجن نے اسے خاموش پاکر کہا" اس نرمل کو بھی جانتا ہوں ـــــ جس کے بارے میں آپ دریافت کرنا چاہتے ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا جاننا چاہتے ہیں آپ ——— ؟

"میں کس سرمل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں ——— "اجے نے حیران ہو کر کہا"

"کمال ہے ———" راجن نے ایک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا" آپ میری زبان سے یہ سننا چاہتے ہیں کہ سرمل جو آپکی بیوی ہے ——— !

اجے نے ایک بار اور اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔ اور آہستہ سے کہا

"تو مسٹر راجن آپ کو اس بات سے انکار نہ ہوگا کہ سرمل آپ کے بچے کی ماں بننے والی تھی ——— "

"ہو سکتا ہے۔!

"آپ کو کوئی شک ہے کیا؟

"میرے شک کو جانے دیجئے اور آگے فرمایئے ——— "

"اوہ ——— ! اجے لب کاٹتے ہوئے بولا" تو اس صورت میں آپکو اسے اپنانا چاہیئے ——— "

"عجیب سی بات ہے کہ آپ اتنے امیر ہو کر بھی بیوی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے ہو ——— "

"آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں ——— !

"ہو سکتا ہے ——— ضرور ہو سکتا ہے ——— لیکن میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں ——— "

"کیوں ——— ؟

"میں آپ کی ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا ہوں ——— "

"آپ بھول رہے ہیں ——— "اجے نے غصہ میں کہا" کہ میں آپکو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پولیس کے حوالے بھی کر سکتا ہوں ——"

"تو آپ سے بھول ہوئی ہے —— خیر اگر آپکو پولیس سٹیشن کا راستہ معلوم نہ ہوگا تو میں دکھا سکتا ہوں ——"

اجے حیران ہوا —— اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا —— اُسے راجن کے ہاتھوں بری طرح شکست ہو رہی تھی ——

"آپ نے نرمل کی عزت پر ڈاکہ ڈالا اور اُسے ——"

"یہ سماج کا انوکھا قانون ہے۔" راجن نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "کہ مرد اور عورت ایک ہی ایکشن یعنی فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ عورت کی عزت اور عصمت چلی گئی، مرد میں کوئی فرق نہ آیا —— حالانکہ دونوں کا پچاس فیصد حصہ ہوتا ہے —— آپ نے غلط کہا کہ نرمل میرے بچے کی ماں بننے والی تھی —— وہ ہم دونوں کا مشترکہ بچہ ہے۔ اور —— یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں کسی اور کا خون بھی شامل ہو ——"

"میرے پاس آپ کی بکواس سننے کے لئے وقت نہیں ہے۔ میں آپکو نہ صرف نرمل اور بچہ دے سکتا ہوں بلکہ بیس ہزار روپے بھی، جن کی خاطر آپ نے نرمل سے پیار کا سوانگ رچا کر اسے برباد کر ڈالا۔"

"سودا تو ٹھیک ہے —— لیکن میں ایک ایسی عورت کو بیوی کیسے بنا سکتا ہوں جو شادی سے پہلے ایک بچے کی ماں بن گئی ہو ——"

"لیکن وہ بچہ کسی غیر کا نہیں ہے۔"

"ایک سنٹ کے لئے یہ بھی سہی —— لیکن نرمل آپ کے پاس بھی بیوی کی حیثیت سے کئی دن گذار چکی ہے ——"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"بکواس بند کر کے مطلب کی بات کیجئے ——"

"اس میں ناراض ہونے کی کونسی بات ہے۔" میں نے تو ایک حقیقت بیان کر دی' ——"

"اجے نے سگرٹ کا آخری کش لیا اور دروازے کیطرف جاتے ہوئے کہا۔

"میں پھر آؤنگا —— بیس ہزار روپے لیکر —— لیکن آپکو مجھے یہ لکھ کر دینا ہوگا کہ آپ نرمل کے ہر طرح سے ذمہ دار رہیں گے ——"

"راجن مسکرایا ——

"اور اگر میں ایسا نہ کروں تو ——؟"

"اجے دروازے پر رکا —— پھر راجن کیطرف دیکھا اور مزید کچھ کہے بغیر باہر نکل گیا ——

اسی شام کو اس نے نرمل سے پوچھا

"راجن کی کوئی چٹھی تمہارے پاس ہے ——؟

"نہیں تو —— لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ——؟

"میں آج اس سے ملا تھا ——"

"کس لئے —— آپ کو اس ذلیل انسان سے ملنا تھا ——؟"

"ذلیل انسان ——" اجے نے دھراتے ہوئے کہا" کاش تم نے بہت پہلے یہ فیصلہ کیا ہوتا ——"

دوسرے دن اجے نے بازار سے نرمل کے لئے وہ سب کچھ خرید لیا جو ایک دلہن کو سہاگ رات کو ضرورت ہوتا ہے —— وہ یہ سب کچھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھ کر حیران ہوئی۔

"یہ کس لئے لائے آپ ——؟"

"کل تم دلہن بنو گی —— بالکل ویسی ہی جیسی شادی کے دن بنیں تھیں —— کل تمہاری سہاگ رات ہو گی ——"

"میں آپکا مطلب نہیں سمجھی ——"

"میں بھی اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں ——"

"وہ کچھ اور پوچھنے کی جرأت نہ کر سکی ——

دوسرے دن شام کے ساتھ بجے وہ راجن سے ملنے گیا ——

"تو آپ اپنا وعدہ پورا کرنے آئے ہیں ——؟"

"ہاں ——" اجے نے روپے نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ سودا مجھے منظور نہیں ہے ——"

"آپ کو منظور کرنا پڑے گا ——"

"کوئی زبردستی ہے کیا ——؟"

"کچھ بھی سمجھ لو ——"

"لیکن یہ سودا اتنے سستے داموں نہیں کرنا چاہتا ہوں ——"

"پھر کیا چاہیئے تمہیں —— اجے نے پہلی بار تم کا استعمال کیا

"چالیس ہزار —— لیکن لکھ کر نہیں دوں گا —— ہاں تمہیں سے سول میرج کروں گا ——"

"یہ بھی ممکن ہے کہ بعد میں تم اسے کسی چکلے والے یا کسی فلمی پروڈیوسر کو فروخت کر دو گے ——؟"

"ہو سکتا ہے —— ایک شوہر کی حیثیت سے میں کچھ بھی کر سکتا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوں ــــــ"

"میں تمہارا آخری فیصلہ سننا چاہتا ہوں ۔؟"

"میں نے ایک بار کہا ــــــ"

"میں نرمل کو وچن دے چکا ہوں کہ آج اس کی سہاگ رات ہوگی اور اس وچن کو پورا کرنے کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں، اجے نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا ۔ اور جواب میں راجن نے اپنا ریوالور نکال کر گولی چلائی ــــــ جو اجے کے بازو کو چیرتی ہوئی نکلی ــــــ اجے میز کے دوسری طرف گر پڑا ــــــ اور راجن اسے مردہ سمجھکر جلدی جلدی روپے سمیٹنے لگا ــــــ اور ٹھیک اسی وقت جبکہ وہ روپے کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونس رہا تھا، اجے نے ریوالور سے تین گولیاں چلائیں ــــــ جن میں سے دو راجن کے سینے میں پیوست ہو گئیں ــــــ

رات کے دس بج چکے تھے ــــــ

نرمل گھونگھٹ نکالے انتظار کر رہی تھی ــــــ وہ اجے کے بارے میں پریشان ہو رہی تھی ۔ مگر زینے پر چاپ ابھری ــــــ اور دو منٹ کے بعد اجے داخل ہوا ــــــ اس کے بازو سے خون رس رہا تھا۔ پسینے سے شرابور چہرہ ــــــ خون میں لت پت انگلیاں ــــــ سبز روشنی ــــــ نرمل کے جسم سے آئی ہوئی خوشبو ــــــ گلاب کا تبسم ــــــ لاجونتی کی شرماہٹ ــــــ!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اجے نے کانپتے ہوئے ہاتھوں اور دھڑکتے دل سے نرمل کا گھونگھٹ الٹ دیا ــــ"

ایک منٹ ــــ!

دو منٹ ــــ!

تین منٹ ــــ!

"آپ کتنی سندر ہیں ــــ!

دروازے پر دستک ہوئی ــــ اور اجے نے کوئی دھیان نہ دیا ــــ اور نرمل نے آنکھیں کھولیں ــــ جن میں آنسو لرز رہے تھے۔

"تم روتی کیوں ہو ــــ" اجے کا لہجہ خالص رومانی تھا ــــ "کیا تمہیں یقین نہیں آتا ہے کہ آج ہماری سہاگ رات ہے۔

"لیکن یہ خون ــــ"

"گھبراؤ نہیں ــــ" اجے نے خون سے نرمل کو تلک لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوبارہ اس کا گھونگھٹ اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے کہا۔"

"جب تک میں نہ آؤں ــــ تم اسی طرح میرا انتظار کرو گی۔"

پھر اس نے بچے کو اٹھا کر پیار کیا اور اسے نرمل کی گود میں دیتے ہوئے کہا۔

میری یہ امانت بھی تمہارے پاس رہے گی ــــ"

دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور اجے نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"انسپکٹر صاحب آپ گھبراتے کیوں ہیں ـــــ اگر مجھے بھاگنا ہوتا تو آپ کو فون پر اطلاع نہ دیتا ـــــ"

دروازہ کھولا گیا ـــــ

اور ـــــ دوسرے ہی لمحے پولیس جیپ اُسے کسی انجانی راہ پر لے جا رہی تھی ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موت کی آواز

"کتنا کہیں کی ——"

بکرم چیخا اور اس سے تسلی نہ پاکر اسے دو چار لاتیں ماریں اور کچھ مہذب یعنی انگریزی گالیاں دیتا ہوا باہر نکل گیا ——

لاجونتی اپنی ساڑھی کو درست کرنے لگی اور یہ دیکھ کر کہ بکرم کے بوٹ کی نوک سے ساڑھی ایک دو جگہوں پر پھٹ گئی ہے وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی ——

اس نے ایک ایک کر کے جسم کا تار تار اتار ڈالا اور اب وہ بالکل عریاں تھی —— اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ تو وہ اسی حالت میں آئینے کے سامنے چلی گئی —— چند منٹ تک وہ اپنے جسم کے عکس کو دیکھتی رہی اس کا جسم اتنا خوبصورت تھا کہ اس کی باہیں آگے بڑھیں اور وہ آئینے سے لپٹ گئی —— ٹھنڈے آئینے کو سینے سے لگا کر اسے سکون سا ملا ——

اس نے آئینے کو درست حالت میں رکھا، پھر اپنے جسم کے عکس کو دیکھنے لگی —— اپنی خوبصورت اور گول گول چھاتیوں کو دیکھ کر اسے اپنے جسم سے نفرت ہو گئی —— ایک لمحے کے لئے اس نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سوچا کہ وہ اپنی دونوں چھاتیوں کو چاقو سے کاٹ کر اپنی کتیا کے سامنے ڈالے۔ جب وہ بکرم کے ساتھ لداخ گئی تھی تو اس نے وہاں سے کتوں کا ایک خوبصورت جوڑا بھی اپنے ساتھ لائی تھی۔ ان دنوں وہ نئی نویلی دلہن تھی ـــــ سات سال تک کتیا نے کسی بچے کو جنم نہ دیا۔ حالانکہ اس کا ساتھی لداخی کتا ہمیشہ اس کے پاس ہوتا تھا۔ پھر ایک دن وہ کتا مر گیا ـــــ اور جب کشمیری کتوں نے میدان خالی دیکھا تو انہوں نے پہلے ایک پرانے کشمیری کی طرح کتیا سے شادی کی درخواست کری ـــــ لیکن جب اس نے اپنی خوبصورتی اور اعلیٰ نسل کے زعم میں شادی تو درکنار انہیں عشق کرنے کی بھی اجازت نہ دی تو سب نے ایک نئے کشمیری کیطرح اسے ایک رات اغوا کیا اور جب چار دن کے بعد وہ واپس آئی تو وہ حاملہ تھی۔ اس دن لاجونتی بہت خوش ہوئی، وہ نہ سہی اس کی کتیا تو حاملہ ضرور تھی ـــــ اسی دن بکرم نے اسے بہت پیٹا اور پہلی بار اسے کتیا کا لقب دیا۔ جس کی وہ ہرگز مستحق نہ تھی ـــــ کیونکہ وہ حاملہ نہ تھی ـــــ!

لاجونتی نے اپنی چھاتیوں کو نہ کاٹا اور کپڑے تبدیل کر کے نیچے اتر آئی۔ جہاں اس کی کتیا اپنے بچوں کو دودھ پلانے سے گریز کر رہی تھی ـــــ بالکل موجودہ ایسی لڑکیوں کیطرح جو سوچتی ہیں کہ بچے کو دودھ پلانے سے چھاتیاں خراب ہو جاتی ہیں ـــــ لاجونتی سے نہ رہا گیا ـــــ اس نے پلوے کو گود میں اٹھا لیا اور اپنے کمرے میں آکر بستر پر لیٹ گئی ـــــ اپنے پہلو میں پلوے کو بھی لٹایا۔ اور پھر یک بیک اس نے اپنا بلاؤز اتارا، پلوے کو گود میں اٹھایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور بالکل بچے کی طرح اسے اپنی چھاتی کے پاس لیا ـــــ پلوہ اپنی تشنگی سے اس کی چھاتیوں کو مسلنے لگا ـــــ پھر دودھ کا گلاس اٹھا کر اس نے دودھ کی دھار اپنے سینے پر چھوڑ دی اجو اس کی چھاتیوں سے بہہ کر پلوے کے منہ میں جا رہی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی چھاتیاں گول رہیں۔ اور انہیں غباروں کے سانچے میں ڈھالنا چاہتی تھی ـــــ!

آہستہ آہستہ سے وہ پلوے پر ہاتھ پھیرے جا رہی تھی ـــــ اس کے نرم نرم ریشوں پر ہاتھ پھیرنے سے اسے سکون مل رہا تھا ـــــ پھر اس نے پلوے کیطرف غور سے دیکھا ـــــ دو نسلیت کے نشان اس کے جسم پر صاف عیاں تھے۔

"اگر وہ کتا نہ مر جاتا تو یہ پلا کبھی پیرانہ ہوتا ـــــ" لاجونتی کے تحت الشعور سے یہ الفاظ ابھرے اور وہ چونک پڑی، اس کی نظروں کے سامنے وہ سب کتے پھرنے لگے جنہوں نے اس کی پالتو کتیا کو اغوا کیا تھا ـــــ

وہ تڑپنے لگی ـــــ!

بکرم نے ہزاروں روپے خرچ کئے تھے ـــــ لاجونتی کا بڑے بڑے ڈاکٹروں سے معائنہ کروایا تھا ـــــ اس کا آپریشن کیا گیا تھا۔ ملاؤں اور پنڈتوں نے ہزاروں کھائے تھے ـــــ لیکن سب بے سود!

جب بکرم ہر طرف سے مایوس ہوا تو اس کی شگفتہ مزاجی یکسر رخصت ہو گئی ـــــ پہلے وہ چڑچڑا ہو گیا اور بعد میں لاجونتی کو بھی پیٹنے لگا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور لاجونتی تڑپ رہی تھی ـــــ اس کی نظر صرف دو نسلی پلوے پر تھی ـــــ!

اب راجن اسے ایک سال سے منہ بھی نہ لگاتا تھا ـــــ

"بنجر زمین میں بیج ڈالنے سے کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی ریتیلی زمین کی آبیاری کرنے سے کوئی پھل نکل سکتا ہے ـــــ" اس نے کہا تھا۔

کسی نے دروازے پر دستک دی ـــــ اور لاجونتی کے اجازت دینے پر دینا اندر داخل ہوا ـــــ وہ اسی کے لئے چائے لیکر آیا تھا۔ لاجونتی نے چائے بنائی ـــــ اور پھر دینا کے بارے میں سوچنے لگی ـــــ دینا جو ہٹا کٹا صحت مند آدمی تھا ـــــ تقریباً اٹھائیس برس کی عمر صحت کا ـــــ غیر شادی شدہ ـــــ ایک اچھے غریب کسان کی طرح وہ چائے کے برتن واپس لینے آیا ـــــ

"بیٹھو ـــــ" لاجونتی نے کہا اور دینا دو منٹ کچھ سوچکر بیٹھ گیا ـــــ"

"تم شادی کیوں نہیں کرتے ہو ـــــ؟"

"شادی میں کیا رکھا ہے مالکن ـــــ"

"مجھے مالکن مت کہا کرو ـــــ تم تو مجھ سے چار سال بڑے ہو"

"اچھا تو بہن جی کہا کروں گا ـــــ" دینا اس کے بدلتے ہوئے رویے سے حیران تھا۔

"نہیں مجھے یہ پسند نہیں ـــــ"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"دینا خاموش رہا ـــــ وہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ لاجونتی کو کیا پسند ہے۔

اور پھر وہ برتن اٹھا کر باہر نکلا ـــــ"

"لیکن لاجونتی فیصلہ کر چکی تھی ـــــ

چاندنی رات تھی ـــــ بکرم گھر پر نہ تھا ـــــ لاجونتی اپنے بستر سے اٹھی اور بے دھڑک دروازہ کھول کر نیچے اتری ـــــ پہلی منزل کے ایک کمرے میں دینا سوتا تھا ـــــ وہ اس کے دروازے تک آئی ـــــ پھر ہلکی سی دستک دی، دینا نے دروازہ کھول دیا اور لاجونتی کو دیکھ کر گھبرایا۔

"کیا بات ہے مالکن ـــــ

"جواب دینے کے بجائے لاجونتی کمرے میں داخل ہو گئی اور دینا کے گندے بستر کو دیکھ کر اس کی متلی ہونے لگی ـــــ لیکن دینا کا جسم ـــــ جسے نچوڑنے کے لئے وہ وہاں آئی تھی۔

"میرے ساتھ آؤ ـــــ"

"دینا اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا

"اندر آؤ ـــــ"

دینا اس کے کمرے میں داخل ہوا ـــــ

دروازہ بند کر دو ـــــ ہاں ـــــ اب ادھر بیٹھو ـــــ ادھر میرے بستر پر ـــــ"

دینا "HYA NOTYSID" آدمی کیطرح سب کچھ کرنے لگا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لاجونتی نے کمرے کا بڑا قمقمہ روشن کیا اور اپنے کپڑے کھولنے لگی ——

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ ——؟"

"دیکھو میں کتنی خوبصورت ہوں —— مجھے مت ٹھکراؤ ——"

لاجونتی اس سے زور سے لپٹتے ہوئے بولی۔ لیکن ایسا نہ سمجھنا مجھے تسکین کی ضرورت ہے۔ بلکہ میں ماں بننا چاہتی ہوں —— ہاں! اور یہ خود کشی سے پہلے آخری علاج ہے ——"

دنیا نے لاجونتی کا ایک لفظ بھی نہ سنا —— اس کے نیم عریاں جسم کو دیکھ کر ہی اس کی قوت باصرہ و سامعہ ختم ہو چکی تھیں —— یہ کھیل بہت عرصہ تک چلتا رہا ——

اور ایک دن وہ ماں بنی ——

بکرم کو یاد تھا کہ آج دو سال سے اس نے لاجونتی کو چھوا تک نہ تھا ——

لیکن وہ ماں بن چکی تھی ——

یہ حقیقت تھی، اور وہ اسے جھٹلا نہ سکتا تھا ——

یہ کس کی شکست تھی ——؟ کس کا قصور تھا ——؟

کون بانجھ تھا ——؟

مگر اس کے کانوں میں کسی نوزائدہ بچے کے رونے کی آواز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آئی ـــــــ اور بکرم کو محسوس ہوا کہ یہ اس کے لئے موت کی آواز تھی ـــــــ!

اس کو محسوس ہوا کہ اس کی شخصیت کی دھجیاں اڑ رہی ہیں۔ اور اس نے سرد پانی کا گلاس تھامتے ہوئے آسمان کی طرف نظر کی اور اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل پڑے ـــــــ اپنی موت پر اپنے ہی آنسو ـــــــ!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سحر ہونے تک

اُف توبہ! دھول سے میری آنکھیں بھر گئیں اور پٹرول کا دھواں پھیپھڑوں تک پہونچا ـــــ آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے مسلتا ہوں اور کھانستے کھانستے برا حال ہو گیا ـــــ چند آدمی میرے ارد گرد کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے ـــــ تماشہ ـــــ ہنسی ـــــ ہی ہی ـــــ ہا ہا ـــــ!

"کیا بات ہے ـــــ؟" کسی نے پوچھا۔

"دق کا مریض ہے شاید ـــــ" دوسرے نے ناک پر رومال رکھکر کہا۔

"پاگل ہے"

"جی نہیں ـــــ شرابی ہے"

دق ـــــ پاگل ـــــ شرابی ـــــ ہنسی ـــــ قہقہے ـــــ نیلم جیسے سینے تن گئے ـــــ اور روشنیاں چمک اٹھیں ـــــ!

"ہیلو مس مالتی ـــــ"

"ہیلو مسٹر رشید ـــــ" ہاتھ ملے ـــــ اور پھر ایک دوسرے کے کمر تک پہنچے ـــــ پردوں میں سرسراہٹ ہوئی ـــــ ہی ہی ہا ہا ـــــ! سب چلے گئے ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"آج رات ہم گھر نہیں جائیں گے ——" فیونیو کا دھواں تحلیل ہوا۔

"کیوں ——؟" سبز ڈوپٹہ سرکا۔

"کل تمہاری شادی اس الو کے پٹھے سے ہو رہی ہے —— لیکن آج کی رات —— آج کی رات تو میری ہے —— جگہ کا انتظام ہے؟" فیونیو کا سگرٹ مسلا گیا —— ڈوپٹہ لہرایا —— آج کی رات اپنی ہے —— ہی ہی —— ہاہا —— شو شروع ہوا ——

"دھندا کرتے ہو ——؟" سنتری نے پوچھا اور میں مسکرایا

"لاؤ پھر میرا حصہ ——" اس نے ہاتھ بڑھایا —— میں پھر مسکرایا وہ ہنسا "جب تم نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو میں دیکھ رہا تھا" اس نے میری پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا "کتنا مال تھا ——" میں مسکرایا اور پھر قہقہہ لگایا "پاگل کہیں کا ——" وہ بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھا —— میرے قدم بھی کسی کو ڈھونڈنے کے لئے آگے بڑھے ارب ہیں شمالی سمندر کے سامنے ہوں "جہاں امریکہ سے لایا ہوا گندم ہے۔ اس گندم کی قیمت کیا ہے ——؟ قوم کی آزادی —— بھارت ایک ذرا سی لقمہ —— جہاں صرف دس فیصدی خوراک کی کمی ہے —— اور اس ذرا سی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھارت کو اپنا وقار بھول کر بھیک مانگنا پڑتا ہے —— کیوں گاندھی جی —— راشٹر پتا —— مہاتما دنوں میں اگر ایک فاقہ کیا جائے تو کیا کمی پوری نہ ہو گی —— لیکن راشٹر پتا کو کون یاد کرے —— لال جھنڈیاں لیکر ہڑتال کروائی جائے گی —— تار کس اور لینن سے زیادہ اچھے ہیں، ان کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور ماؤ سے تنگ کی دھائی دی جائے گی ـــــ "کاسر یڈ" سکاچ وہسکی پیکر، موٹے موٹے کباب چباتے ہوئے پارلیمنٹ کے سامنے تقریریں کریں گے ـــــ لیکن مجھے ایسی باتیں نہیں سوچنا چاہئیں ـــ سڑک بل کھا رہی ہے ـــــ آکاش وانی سے انگریزی خبریں ریلے ہو رہی ہیں ـــــ شفائی سٹور سے شہید گنج تک کا راستہ ویران پڑا ہے ـ کریم نے تیسری بیوی کو طلاق دی ـــــ ایک راہگیر دوسرے راہگیر سے کہہ رہا ہے ـــــ طلاق دی تو اچھا کیا ـــــ اگر طلاق دینا اچھا نہ ہوتا تو ہمارے نہرو جی کیوں "ہندو کوڈ بل" کے پاس کرنے پر اتنا زور دیتے ـــ طلاق ـــ اس کا اثر ـــــ اگر نہرو جی کشمیری دیہاتی مسلمانوں کے بچے کود یکھتے تو شاید وہ ایسا نہ کرتے ـــ غیر مہذب اور غیر تعلیم یافتہ بچے ـــــ اس کا نتیجہ ـــــ لیکن میں کون ہوتا ہوں اس کا نتیجہ

کا نتیجہ ـــــ لیکن میں کون ہوتا ہوں اس کا نتیجہ جاننے والا ـــــ مرد کو اپنی ہوس پرستی کو پورا کرنے کے اوزار زیادہ موقعہ ملیں گے اور عورتیں کھوکھلے مساوات کے کاٹھ کے الو پر مضبوطی سے قدم جمائیں گی اور وہ سکون جو شوہر کو بیوی اور بیوی کو شوہر کی رفاقت سے ملتا ہے ہمیشہ مفقود رہے گا ۔ اور طلاق دینے یا پانے والوں کے بچے ـــــ؟ بات پھر بچوں پر آکر رکی ـــــ کل وزیر اعظم کی کوٹھی پر وزیر اعظم کو بچوں نے گلدستے پیش کیے، سارا ماحول چاچا نہرو زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا" ـــــ اب اردو میں خبریں سنائی جا رہی ہیں عورت ـــــ عورت کے حسن میں اس کی میٹھی آواز کو کتنا دخل ہے ـ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر آکاش وانی سے کبھی لتا منگیشکر سماچار سنائے ــــ"
لیکن گانے اور سماچار سنانے میں فرق ہے ــــ ایک بار جب انٹرویو
پر مجھ سے پوچھا گیا کہ بھارت کی نائٹنگیل کون ہے۔ تو میرے سر وجنی
نائڈو نام لینے پر انٹرویو لینے والے افسر نے میرا مضحکہ اڑایا ــــ
"اتنا نہیں جانتا ہے کہ بھارت کی بلبل لتا ہے ــــ اوہ ــــ
آی ونڈر ہیوا ٹریجیڈی از ہر وائس ــــ میری جان، میری جان پیار
کسی سے ہو ہی گیا ہے، ہم کیا کریں، ــــ اوئی اوئی ہم کیا
کریں ــــ" وہ گنگنانے لگا ــــ اب مجھے اس تاریک گلی سے
ہو کر جانا چاہیئے ــــ شارٹ کٹ ــــ کیا زندگی کی منزل
پانے کا بھی کوئی شارٹ کٹ ہے ــــ لیکن آجکل زندگی کی منزل
موت کے سوا کچھ نہیں اور یہ منزل پانے کے لئے سب سے عمدہ....
شارٹ کٹ ہے۔ دو تار پاؤں کے دونوں انگوٹھوں میں باندھ کر
بجلی کا بٹن دبا دینا، اور زندگی ــــ دیوانے کا خواب ختم ہوگا"
"اوئی اللہ ــــ میں مر گئی ــــ
"میری جان ــــ"
"کوئی ــــ" زیرو بم سے آواز ابھری "کوئی آ رہا ہے۔"
"بھکاری ہوگا کوئی ــــ"
"اب میں جاؤں ــــ" انسوانیت ہانپ رہی ہے
"لیکن یوں کب تک چھپ چھپ کر ــــ"
"میں ــــ میں مجبور ہوں ــــ"
"لیکن تم اُسے زہر کیوں نہیں دیتی ہو ــــ آخر تمہاری شادی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے ساتھ تمہاری مرضی سے نہیں ہوئی ہے۔"

"نہیں ـــــ میں قتل نہیں کر سکتی ہوں ـــــ دیکھو وہ بھکاری ادھر آرہا ہے ـــــ" وہ بھاگی ـــــ فضا میں چوڑیوں کی جھنکار سے ارتعاش پیدا ہو گیا ـــــ کتے بھونکنے لگے، ـــــ کھڑکی کے پٹ کھلے، دور سے کوئی کھانسا ـــــ ریڈیو سیلون بج رہا ہے۔ جب پیار کیا تو ڈرنا کیا ـــــ ڈرنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں لیکن پیار ـــــ یہ پیار کیا بھلا ہے ـــــ "عشق بغاوت کر بیٹھے تو دنیا کا رخ موڑ دے ـــــ یہ ریڈیو سیلون کا بیوپار دھاگ ہے۔ اس سمے آپ مغلِ اعظم کے گیت سن رہے ہیں ـــــ اے محبت زندہ باد ـــــ" جب وہ بھاگی تو دروازے پر لکھا پیار کیا تو ڈرنا کیا۔ اور جب واپس آئی، تو پہلی عبارت مٹا کر لکھا، محبت کی جھوٹی کہانی پہ روئے بڑی چوٹ کھائی جوانی پہ روئے ـــــ پیار ـــــ محبت، عشق یہ سب ہیں کیا ـــــ ایک دھماکہ ـــــ گالیوں کی بوچھاڑ۔ "حرامزادی میں ایک کلرک ہوں، تمہارے لئے روز پوڈر اور کریم کہاں سے لاؤں" میں کھڑکی کے پنجرے سے اندر جھانکتا ہوں "پھر کون مجبوری تھی شادی کرنے کی ـــــ" وہ زلفوں کی ایک آوارہ لٹ کو سنوارتے ہوئے بولی اور کلرک اپنا سر دیوار سے ٹکرانے لگا ـــــ میں آگے بڑھا ـــــ کلرک جی! مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے۔ تم اگر بیوی کو پوڈر اور کریم لاکر نہیں دے سکتے ہو لیکن تم دیوار سے سر ضرور ٹکرا سکتے ہو۔ اب میرے قدم سڑک پر پھر بہک رہے ہیں۔ میرے دائیں طرف گاندھی پارک ہے۔ اور یہ گاندھی کی DEOLOGY اسی طرح بالکل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سونی پڑی ہے۔ ایک ویران میدان جس میں گاندھی جی کو شردھانجلی پیش کرنے کے لئے ایک ٹٹی بھی بنائی گئی تھی جو شاید اب بھی موجود ہے تین چھوکریوں سے زیادہ لطف ایک چھوکرے ....." منروپرستی اور جوئے کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ گاندھی پارک ہے۔

"MY EXPERIMENT WITH TRUTH" ــــ تلاش حق ــــ میرے گالوں پر بارش کے قطرے گرے ــــ نہیں ــــ یہ راشٹر پتا کے آنسو ہیں ــــ میرے بائیں طرف سکریٹ کی عمارتوں کا سلسلہ ہے۔ تیسرا سکریٹ بھی بن رہا ہے۔ اور اس پہلے سکریٹ میں دیکھنے کے قابل یوں تو سب کچھ ہے۔ لیکن اسمبلی حال اور زنانہ تعلیم کا محکمہ ایسی جگہیں ہیں جنہیں ایک بار دیکھ کر بار بار دیکھنے کی ہوس رہتی ہے ــــ اسمبلی حال میں پریم ناتھ ڈگرہ اور اس کے دو ساتھیوں کے علاوہ سب نیشنل کانفرنس کے ممبر ہیں ــــ نیشنل کانفرنس جو مسلم کانفرنس کی ایک بگڑی شکل ہے۔ اور ہمارے ایم، ایل صاحبان بخشی صاحب کی ہر بات کہہ کر ہاتھ کھڑے کرتے ہیں۔ اور پندرہ منٹ میں اپنا نام لکھتے ہیں۔ گھر پر شکرانے کی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ اب وہ اپنا نام لکھ سکتے ہیں ــــ جمہوریت کو ایک صاحب جمہوریت کہتے ہیں ــــ بی، بی، سی ــــ زندہ باد ــــ اس وقت لنگوروں کا راج ہوگا۔ دریا سوکھ جائیں گے، اور گندے پانی کے گڑھوں میں سیلاب آئے گا ــــ" شیخ نورالدین ولی کی آواز آج بھی آرہی ہے ــــ زنانہ تعلیم کے آفس کا برآمدہ اندر کا اکھاڑہ بنا ہوا ہے ــــ سرخ، سبز، زرد، گلابی، سیاہ،

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلے، آسمانی، غرض ہر رنگ کے دوپٹے ـــــ ساڑھیاں ـــــ برقعے، حسن کا سمندر ـــــ کلرکوں سے لیکر چپراسی تک سب راجہ اندر بنے ہوئے ہیں۔

"مجھے اندر جانا ہے ـــــ" برقعہ شان سے آگے بڑھا۔

"اندر جانے کی اجازت نہیں ـــــ" چپراسی نے آنکھوں کو عجیب سی حرکت دے کر کہا، نقاب الٹی گئی تاکہ پاسبان صورت دیکھے اور پسند کی صورت میں باریابی کی اجازت ملتی ہے ـــــ سب چلتا ہے ـــــ جمہوریت ہے ـــــ عوامی راج ہے ـــــ ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہے آپ کو انکریمنٹ نہیں ملتی ہے۔ تو میں یہاں کیا کر سکتا ہوں" آفس سپرنٹنڈنٹ چائے دانی اندر لے جاتے ہوئے کہتا ہے ـــــ یہاں کچھ نہیں کر سکتے ہیں ـــــ صرف کنواری استانیوں کو میٹرنٹی لیو دے سکتے ہیں۔ اور حسین چہروں کو یہاں وہ صرف ہال آنے کے لئے تیار کر سکتے ہیں ـــــ ایک ضروری اعلان ـــــ" عورتوں کی صلاح و بہبود کے سلسلے میں وزیر اعظم کل ریڈیو کشمیر سے ایک پیغام نشر کریں گے" بھارت ـــــ ایک ملک اس دو وزیر اعظم جمہوریہ ہند زندہ باد ـــــ ۳۷۰ زندہ باد ـــــ تبت سے آئے ہوئے کچھ پناہ گزین کشمیر میں رہ سکتے ہیں، لیکن پاکستان سے آئے ہوئے مہاجرین ـــــ کشمیر سے کنیا کماری تک ہم ایک ہیں ـــــ ڈم ـــــ ڈم ـــــ ڈم ـــــ شہنائی ـــــ بارات جا رہی ہے دولہے میاں کا باپ اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا ہے۔ شاید اسے حسب منشا جہیز ملا ہے ـــــ جہلم ندی اپنے ماتھے پر بل ڈال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر بہہ رہی ہے ـــــ ہنومان جی کے مندر پر جھنڈا لہرا رہا ہے ـــــ" بجرنگ بلی کی جے ـــــ" کسی سادھو نے نعرہ مارا اور میں گھبرا کر امیرا کدل کے جنگلے سے لگتا ہوں ـــــ سامنے کے ریسٹورینٹ سے بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے ـــــ میں نے پل پار کیا ـــــ لاؤڈ اسپیکر کے چلانے کی آواز آرہی ہے ـــــ دراصل مسجد میں کوئی صاحب واعظ فرما رہے ہیں ـــــ "اسلام کی تعلیم کا مطلب ہے کہ مسلمان مسلمان کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے ـــــ اسلام کی تبلیغ کی جائے اور ....." میں تیز تیز چلنے لگا ـــــ لیکن لاؤڈ اسپیکر کی آواز میرا پیچھا کہاں چھوڑتی ـــــ میں نے دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں ـــــ اے حضرت واعظ ـــــ کاش تم نے سوچا ہوتا کہ مسلمان کہتے کسے ہیں ـــــ اگر سوچا ہوتا تو تم کہتے کہ انسان کو انسان کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھانے چاہئیں ـــــ اور تبلیغ اسلام کے بجائے درس انسانیت دینا مقدم ٹھہراتے ـــــ لیکن بقول اقبال ع جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے ـــــ تمہاری بیماری لاعلاج ہے ـــــ" لال چوک ـــــ لال چوک سرینگر کا دل ہے ـــــ بچے لوگ تالیاں بجاؤ ـــــ ہاں شاباش ـــــ اب سن لو ایک کہانی ـــــ بادشاہوں کے بادشاہ یعنی اکبر بادشاہ کے وزیروں ملا دوپیازہ اور بیربل میں ایک بار اس بات پر شرط ٹھہری کہ اکبر کی کنواری بیٹی یعنی شہزادی کو دن دھاڑے کون چومے گا۔ چونکہ ملا دوپیازہ عقلمند، جرأت مند اور حوصلہ رکھنے والا آدمی تھا۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اس میں یہ صفات کس چیز سے آئے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ میرے پیر مرشد کے پیر مرشد کے ..... پیر مرشد کا نسخہ استعمال کرتا تھا ۔ وہی نسخہ میں اس پاکٹ میں آپکے لئے تیار کر لایا ہوں ۔۔۔ یہ درد کمر، سرعت، انزال، احتلام، مال، بھوت کی ..... " لیکن شہزادی کو کس نے چوما ——— " بہت سی آوازیں آئیں، اور یہاں پر خان صاحب شدھ سلاجیت فروخت کرنے والے اور ۳۲ بیماریوں کا علاج کرنے والے خان بیٹھے ہیں ۔ " ۳۲ بیماریوں کی دوا ——— خان کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے ——— خان کا دوائی سونا ہے ——— خان دوا دے گا " شفا خدا دے گا، تمہارا بیوی تم سے خوش رہے گی، تم پر قربان ہوگا ——— جو خان کا دوائی نہیں خریدے گا، وہ سکھ کا اولاد ہے ۔ صرف ایک روپیہ سولہ خوراک ——— خان جھوٹ نہیں بولتا ہے ۔ خان سفر ترکستان، ایران، اور پاکستان سے آیا ہے ۔ خان کا پاسپورٹ دیکھو ———"

پیر میں مس روزی کا ننگا ناچ ——— وہ اشتہار پر مس روزی کے ننگے قسم کے خم دیکھ رہا تھا ——— میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ——— وہ چونکا نہیں ——— اس نے ہاتھ رکھنے سے ہی مجھے پہچان لیا تھا ——— کب سے تجھے ڈھونڈ رہا ہوں ———" اس نے کہا ———

" میں بھی تم کو ہی ڈھونڈ رہا تھا ——— اب کیا ارادے ہیں ——؟

" ارادوں کی کچھ نہ پوچھو ———"

" کیوں ——— ؟ اس نے گنگنایا "

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رات ہنس ہنس کے یہ کہتی ہے کہ میخانے میں چل
پھر کسی شہناز لالہ رُخ کے کاشانے میں چل
یہ نہیں ممکن تو پھر اے دوست ویرانے میں چل
اے غم دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

"اب کہاں چلتے ہو ـــــ میخانے میں یا ویرانے میں ـــــ اگر مرضی ہے تو کسی شہناز لالہ رخ کے کاشانے میں ہی جائیں گے ـــــ"

"میرے پاس تو صرف ڈبل ایم، اے کا سارٹیفکیٹ ہے ـــــ"

"میرے پاس پچاس روپے ہیں ـــــ ایک لالہ رخ شہناز ہمیں رات بھر کے لئے پانچ روپے میں مل سکتی ہے ـــــ"

"نہیں یار ـــــ کسی ویرانے کو ہی چلیں گے ـــــ" وہ میرے ساتھ ہو لیا ـــــ پلیڈیم کا آخری شو ختم ہوا ـــــ لوگوں کا ایک سیلاب اسٹنڈ پڑا ـــــ ہم دونوں دیوار کے ساتھ چپک گئے۔ ایک لڑکی اور ایک مرد شراب کے نشہ میں مست ایک دوسرے کو سہارا دینے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

"میں تھک چکا ہوں ـــــ"

"ابھی تو ویرانے تک جانا ہے ـــــ"

"پہلے کسی میخانے میں تلخیٔ مے کو تیز کر کے خود کو بھول جائینگے"

"منظور ـــــ"

"کیا پیو گے ـــــ؟"

"میں اس میدان میں اناڑی ہوں ـــــ" میں نے کہا

"کبھی نہیں پی ہے ـــــ؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"گھر ہی میخانہ ہے ـــــ لیکن کبھی یہ سوچنے کی فرصت نہیں ملی کہ کیا پینا چاہیئے اور کیا نہیں ـــــ"

دو جام بھر گئے ـــــ خون اثر سر لوگر دش کرنے لگا ـــــ

دعوت ـــــ الیکشن جیتنے کی خوشی میں مسٹر فریدی کے گھر میں چند معزز آدمیوں کی دعوت تھی ـــــ محفل گرمی ـــــ کچھ آدمی رخصت ہوئے، اب صرف مسٹر فریدی کے خاص احباب تھے ـــ پھر سٹیلا اور ثریا ناچنے لگیں ـــــ دیکھنے والے جھومنے لگے ـــــ ناچ کے چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ دونوں لڑکیوں کے کپڑے بھی گرتے گئے اب دونوں صرف نیلون کی برسیریز اور نام کے لہنگے پہنے ہوئے تھیں دونوں کالج کی فائنل ایئر کی طالبات، سب سے عمدہ رقص جاننے والیں اور بقول مسٹر فریدی اے وین بیوٹی فل تھیں ـــــ سب دیکھنے والوں کی آنکھیں سرخ ہو گئیں ـــــ جسم کی رگ رگ پھڑکنے لگی، یکایک مسٹر فریدی نے اٹھ کر سٹیلا کے نیلون کے سینہ بند کو کھینچا ثریا کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا ـــ اب جام بھر بھر کر دونوں کے جسموں پر شراب پھینکی گئی ـــــ اور مسٹر فریدی اور ان کے دوست دونوں لڑکیوں کے پستانوں سے شراب چوسنے لگے، ـــــ یکایک سب نے کپڑے اتار پھینکے ـــــ سازندے بھی ساز چھوڑ کر مہمانوں میں مل گئے ـــــ مسٹر فریدی نے سٹیلا کو دبوچا اور کسی دوسرے مہمان نے ثریا کا لہنگا پھاڑ کر اسے اپنی گود میں بیٹھایا ـــ برہنہ ناچ شروع ہوا ـــــ فریدی ـــــ گیارہ دوست ـــــ چار سازندے ـــــ سولہ آدمی اور دو لڑکیاں ـــــ عوامی راج زندہ باد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

—— دوسرے روز پولیس نے مسٹر فریدی کے گھر سے چار لاشیں ضبط کیں —— جن میں شیلا، ثریا اور مسٹر فریدی کی لاشیں تھیں

"کہا کھو گئے ——" اُس نے پوچھا

"میں —— چند سال پہلے کی بات ہے میں سولپور میں اُن دنوں مقیم تھا —— موسم گرما کے دن تھے۔ رات کے نو بجے میں اور میرا دوست، گوپی نہانے جایا کرتے تھے۔ اور نہاتے ہوئے کشمیر گورنمنٹ کی بنائی شراب کی ایک ایک بوتل ضرور پیا کرتے تھے —— کبھی تم نے دریا میں نہاتے ہوئے شراب پی ہے۔"

"نہیں پھر ——"

"ایک دن ہم نے آٹھ ہی بجے پی —— مجھے کام پڑا اور گوپی اکیلے نہانے چلا گیا —— گھاٹ پر دو لڑکیاں نہا رہی تھیں —— گوپی انہیں دیکھ کر واپس مڑا اور ایک لڑکی نے دوسری سے کہا۔ ارے چھوڑ دے یہ ہیجڑا ہے ——" گوپی آخر عام مرد تھا —— طعنہ نہ سہکر اس نے پانی میں چھلانگ لگا دی —— لیکن وہ دو تھیں اور وہ ایک —— چھلانگ لگا کر بھی کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔"

"تم وہاں کیا کرتے ——" اُس نے پوچھا

"گوپی کو اپنے مرد ہونے پر پورا وثوق نہ تھا ——" میں نے کہا ——"

"لیکن یار —— یہ عورت کا جسم ....."

"خدا کے لئے عورت کے جسم کا ذکر نہ کرو ——"

"کیوں ——، کیا تمہیں عورت کا جسم پسند نہیں ——"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"مجھے صرف عورت پسند ہے ——"

وہ کیا جواب دیتی —— کپڑے کھولو —— ہاں اس نے کپڑے کھولے اس نے اسے بازوؤں میں دبا لیا —— لیکن میں —— میں کہاں چوکنے والا تھا —— میں نے اس کے کسے ہوئے تاروں کو بیدار ہو کر ڈھیلا کر دیا —— اور وہ اس وقت سنبھل گیا جب ہزاروں میں سے کوئی ایک سرد سنبھل سکتا ہے —— لیکن وہ —— وہ بپھر گئی —— اس نے نامرد کہا —— اس نے اس کا برا نہیں مانا، البتہ اس نے اس روز مجھے اتنا پیٹا کہ میں نے چاہا کہ خودکشی کر لوں —— لیکن اس میں اس کا بھی قصور نہ تھا۔ سارا دوش میرا تھا —— لیکن وملا —— جب وہ ساتویں میں پڑھتا تھا تو وملا اس سے جسمانی لذت حاصل کرتی تھی۔ وملا جوان دونوں میٹرک میں پڑھتی تھی —— اس وملا نے پہلی بار اسے عورت کے جسم سے آشنا کیا تھا۔ وہ اسے بچہ سمجھ کر خوب کھیلنے دیتی تھی وہ اس سے سات سال بڑی تھی، —— یہ کھیل —— تین سال جاری رہا۔ لیکن اسے وملا سے عشق نہ تھا اور نہ کبھی وملا نے ہی اس کا دعوای کیا تھا —— اور آج —— آج وملا لیڈی ڈاکٹر وملا تھی اور وہ —— وہ مجھے —— اخلاق انسانیت اور ڈبل ایم، اے کو اپنے سینے میں چھپائے سحر کا انتظار کر رہا تھا۔

ساری میز یں خالی ہو چکی تھیں —— ہم دونوں بھی باہر آئے —— مالیمہ بازار میں کتوں کی ایک جماعت نے ہم پر دھاوا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بول دیا۔ لیکن جلدی ہی وہ ہمیں اپنا جیسا سمجھکر سب کے سب دم ہلانے لگے، کتے سے بقول چانکیہ، وفاداری، ہلکی نیند اور قناعت سیکھنے کی باتیں ہیں۔ جو اس نے بدرجہ اتم سیکھی تھیں۔

وہ سڑک کے فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا، میں اسے چھوڑ کر بھلا کہاں جا سکتا تھا۔ کتے ہمارے ارگرد بیٹھے ——

"ادب پر جمود چھایا ہے ——؟ اس نے پوچھا

"مجھے معلوم نہیں ——"

"لیکن تم بھی ادیب ہو ——"

"ادیب میں کبھی نہ تھا ——" البتہ پہلے ادیب بننے کی خواہش تھی —— اب وہ بھی نہیں ہے ——"

"کیوں ——؟

"کیوں ——؟ تمہارے کیوں کا کیا جواب دوں —— ایک بار ایک مقامی مشاعرے میں شہر کے حضرات نے جوتیوں سے میری خاطر تواضع سرمت کی تھی —— ایک قطعہ کہنے کے لئے ——"

"کونسا قطعہ تھا ——"

"ادب پر اجارہ داری ہے بڑے لوگوں کی اب
اور چھوٹوں کے لئے ہے گم نامی کا کفن !!
نثر یہ شاعری اور زرد پریس پیگنڈے سے
بڑے تو بڑے بن گئے پر ہوا ادب دفن !!

"زرد پریس پیگنڈہ کے بجائے سرخ پریس پیگنڈہ سے زیادہ موزوں رہتا"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"تم بدھو ہو ——"

"بدھو تم ہی نے مجھے بنایا۔" وہ چیخا "خدا کے لئے مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ —— تم نے مجھے زندہ درگور کیا آخر میرے ہی گلے کا ہار تم کیوں بن گئے ہو —— تمہیں عورت کا جسم نہیں عورت چاہئے اور میں عورت کے جسم کے لئے تڑپتا ہوں —— ان رنگین محلوں میں جہاں رات جنت کا پیغام لاتی ہے۔ جہاں شباب شراب سے دھلتا ہے۔ آخر ان محلوں میں تمہارا گذر کیوں نہیں ہوتا ہے۔ جہاں جاموں سے تسلی نہ پاکر پیمانوں سے شراب چوسی جاتی ہے۔ تم نے مجھے برباد کیا۔ جب کچھ کرنا چاہا تم نے میرا راستہ روکا، اور تمہاری وجہ سے میں زندگی کے ہر موڑ سے ناکام لوٹا ——"

میں نے کوئی جواب نہ دیا —— آنسو ٹپ ٹپ میری آنکھوں سے گرنے لگے، اس نے سگریٹ سلگایا اور ماچس کی روشنی میں میرے آنسو دیکھ کر غضب ناک ہوا ——

"ارے تم نے برا مانا ——" اب وہ بھی رو رہا تھا۔ اگر تم بھی مجھ سے روٹھ گئے تو میں کس کے سہارے زندہ رہوں گا —— در اصل میں پاگل ہوں۔ اسی لئے تم سے کبھی کبھی بغاوت پر آمادہ ہوتا ہوں ——" وہ اپنے پچکے گالوں سے میرے آنسو خشک کرنے لگا، تمہیں میری قسم —— مجھے معاف کر دو ——"

میں مسکرایا —— اُن رنگین محلوں میں میرا گذر کیسے ہو سکتا تھا —— وہاں کند چھری سے ذبح کر کے میری لاش کو گندی نالی میں پھینکا گیا تھا —— دوبارہ میں وہاں کیسے جا سکتا ہوں، وہاں چاروں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طرف کم ظرفی، عیاری، بد چلنی، رشوت خوری، فرقہ پرستی، صوبہ پرستی تعصب، بد اخلاقی، اور خود غرضی کے دیو پہرہ دیتے ہیں ——

"اچھا اس بدھو سہی ——" اس نے سگریٹ کا ایک طویل کش کھینچا، "لیکن، وزن، ردیف، قافیہ، بحر تو یقیناً خیال کو ذبح کرتے ہیں۔ کیا خیال مقدم نہیں ——"

"یقیناً ہے۔ لیکن مجھے ننگی عورت پسند نہیں ہے —— ردیف قافیہ خیال پر زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ شاعر غالبؔ، اقبال، چکبست جیسا ہو فراق گورکھپوری اور نریش کمار شاد بھی اس سلسلے کی کڑیاں ہیں —— ردیف قافیہ وغیرہ شاعری کے لئے اگر ضروری نہیں ہیں تو انہیں غیر ضروری بھی قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ ہاں سب سے زیادہ ضروری چیز جو شاعری کے لئے ہے۔ وہ ہے آہنگ —— جس شاعری میں ردیف قافیہ اور وزن ہو کر بھی آہنگ نہیں وہ نثر پہ شاعری ہے۔ مجازؔ، اختر الایمان، فیض اور چند اور گنتی کے ترقی پسند شاعروں کی تھوڑی سی چیزوں میں ذرا سا آہنگ ضرور موجود ہے۔ اور باقی سب کے سب ٹیڈی شاعر ہیں لیکن تم اس فضول سے موضوع کو کیوں لے بیٹھے، ادب کی باتیں چھوڑ کر بے ادبی کی باتیں کرو ——"

رات اپنی تھی —— چند کتے سو چکے تھے۔ باقی زمین سے منہ لگائے ہماری باتیں غور سے سن رہے تھے۔ اسے موضوع کی تلاش تھی۔ وہ باتیں کرنا چاہتا تھا —— اور میں اسے ناراض بھی تو نہ کر سکتا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar: Digitized by eGangotri

"کیا کارل مارکس اور لینن منکر تھے ——" اس نے پوچھا

"تمہارا کیا خیال ہے ——" میں نے کہا

"میرے خیال کو چھوڑ دو، میری ذاتی زندگی تو ہے ہی نہیں۔ جو کچھ میرے پاس ہے اس سب پر تمہاری چھاپ لگی ہوئی ہے۔

"لیکن مجھے ایسی باتوں میں دلچسپی نہیں ——"

"مجھے تو ہے ——" اس نے کہا۔

"مارکس اور لینن نہ منکر تھے اور نہ کافر —— وہ تو بھارت کی دیومالا کے برہم رشیوں سے بھی عظیم تھے۔ دنیا میں انقلاب لانے والے، دوسروں کے درد کو اپنا درد بنانے والے مارکس اور لینن یا انگلز کو کیسے منکر یا کافر کہا جا سکتا ہے ——"

"تو پھر منکر اور کافر کون ہوتا ہے ——" اس نے حیران ہو کر پوچھا

"منکر اور کافر وہ لوگ ہوتے ہیں، جو مندروں، مسجدوں اور گرجوں میں اپنے دل، صنم آشنا رکھ کر خدا سے عبارت کے روپ میں سودا طے کرتے ہیں۔ جو روزے رکھتے ہیں لیکن جنہیں کسی دوسرے کی بھوک کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ جو حج "صرف حاجی صاحب کا سارٹیفکٹ پانے کے لئے کرتے ہیں۔ مذہب خطرے میں کا نعرہ بلند کرتے ہیں ملیا سا تلک لگا کر اپنی ماتر بھومی کو فرقوں میں تقسیم کرنے والے، کم از کم خوابوں میں ہی لال قلعہ پر چینی چھنڈا دیکھنے کی خواہش کرنے والے —— یہ سب منکر اور کافر ہیں —— ان سے بڑے منکر اور کافر وہ لوگ ہیں۔ جو دوسروں سے کھانے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیلئے بھیک اور اپنی حفاظت کے لئے ایٹریاں رگڑ رگڑ کر ہتھیا مانگتے ہیں۔ جو گھر میں اندھیرا رکھ کر اپنی ذاتی مشہوری کیلئے دوسروں کے گھروں میں چراغ روشن کرتے ہیں ـــــ صرف ظاہر پرست خدا کو.... ڈھونڈتے ہیں۔ جو خدا کے دیوانے ہوتے ہیں، وہ اپنے کردار کو خاک وطن کے ذروں میں ڈھونڈتے ہیں۔

سب کتے سو گئے ـــــ معاً بجلی فیل ہوئی ـــــ حویلی کے آس پاس آگ کے شعلے بلند ہونے لگے ـــــ سیٹی ـــــ ٹن ٹن ٹن ـــــ فائر بریگیڈ حرکت میں آیا ـــــ "آگ ـــــ آگ ـــــ آگ ـــــ کدھر ـــــ؟ معلوم نہیں ـــــ چلو ـــــ بڑھو ـــــ!" ایک چیخ بلند ہوئی ـــــ ایک کتا پولیس جیپ کے نیچے آکر ڈھیر ہوا ـــــ اس سالی آگ کو بھی اسی وقت لگنا تھا ـــــ کتنے دنوں کی منت سماجت کے بعد آج وہ آئی تھی ـــــ "ایک ہیڈ کانسٹیبل بڑبڑاتا چلا گیا ـــــ "میرا دل دھک دھک کر رہا ہے ـــــ" وہ آنکھیں ملتے ہوئے بولی ـــــ میری جان ـــــ" اس نے اپنے جسم کا سارا بوجھ اس کے سینے پر ڈالا تاکہ اس کا دل دھک دھک نہ کر سکے ـــــ سڑک پھر سونی ہوئی ہو گئی گھپ اندھیرا ـــــ آگ کے شعلے بلند سے بلند تر ہو گئے ـــــ کوئی عورت ہمارے سامنے سے گذری ـــــ بھکارن ہے ـــــ اسے لوگوں نے اتنی بھیک دی ہے کہ اس کا پیٹ پھولا ہوا ہے ـــــ سیٹم الیو، جیتے ـــــ سچ کا ہمیشہ بول بالا ہوتا ہے۔ لیکن جب سچ کا وجود ہی مٹ چکا ہو ـــــ ہی ہی ہی! ڈارلنگ ـــــ سچ صرف اتنا ہے کہ مجھے تمہارے جسم کی خوشبو ایک رات کے لئے چاہئے ـــــ اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا معاوضہ ہے تمہاری دلِ پسند نوکری ـــــ ہی ہی ـــــ"

"کبھی تم سے وہ ملتی ہے ـــــ"

"کون ـــــ؟" اس نے پوچھا

"نازلی ـــــ ننی ـــــ عائشہ ـــــ"

"بس ـــــ بس ـــــ فہرست مت بناؤ ـــــ وہ مجھے اب کیوں ملیں گی ـــــ

تم ہی قصوروار ہو ـــــ تم نے مجھ پر افلاطونیت کا بھوت سوار کیا تھا۔ نہیں تو وہ سرمریں ـــــ جسم ـــــ ننی کے وہ گال، جن پر شفق کی سرخی قربان ہوتی تھی ـــــ اس کی بھری بھری باہیں اور کولھے اور وہ گداز سینہ ـــــ عائشہ کا نیلم جیسا جسم ـــــ وہ مسکراہٹ جس کے سامنے مونالزا کی مسکراہٹ بھی ماند پڑتی تھی ـــــ تم نے میرے زخموں کو پھر کریدا ـــــ دل چاہتا ہے کہ تمہیں کچا چبا جاؤں ـــــ کہا محبت دل سے کی جاتی ہے ـــــ لیکن میرا خیال درست تھا کہ محبت روپے سے کسی پرائیوٹ جگہ کی وساطت سے کی جاتی ہے۔" وہ مجھے کوسے جا رہا تھا مجھے اعتراف ہے۔ کہ میں نے اسے کہیں کا نہ رکھا۔ لیکن اسے چھوڑ کر میں کہاں جا سکتا ہوں، مجھے کوئی پناہ نہیں دیتا ہے۔ وہ بھی مجھ سے بچھڑ کر زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔" مذہب نے میری محبت پر چھری پھیری ـــــ نہیں ـــــ عورت ہی دراصل ایک ایسا زہر آلودہ نشتر ہے جس کے نرم دھار سے سرد کا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا ہے ـــــ عورت اگر وفا پرست ہو تو مذہب و ملت کیا وہ اپنے کردار کی پختگی سے ساونتری بن کر خدا کی خداوندی کو جھکا سکتی ہے ـــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیکن بے وفائی عورت کی سرشت ہے۔ اور پھر بھی تمہیں عورت پسند ہے۔
عورت کا جسم نہیں ——" وہ کہے جا رہا تھا اور میں سوچنے لگا کہ وہ
کتنا بے بس ہے۔ ایک طرف میں ہوں تو دوسری طرف، لہکتے، مہکتے اور
چہکتے شباب —— ہوس، دھوکہ —— فریب —— وشواس گھات"
میں اس کا ساتھ چھوڑ کر کسی گندی نالی میں جا چھپتا —— لیکن مجھ سے
بچھڑ کر وہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے ——"

"امریکہ نے بھارت کو چین سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے ہتھیاروں
کی سپلائی کرنا مان لیا ہے —— لیکن اس شرط کو پھر دہرایا گیا ہے۔
کہ بھارت یہ ہتھیار پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرے گا —— یہ
وائس آف امریکہ ہے" —— کوئی رات کے وقت وائس آف امریکہ"
سننے کا عادی تھا —— وائس آف امریکہ جس کے تلے بھارت کی آواز
دب چکی ہے —— "ہم چین سے حملے کی توقع نہیں کر رہے تھے اور چین
کی جنگی تیاریوں کا ہمیں علم نہ تھا" ہاں صاحب آپ چین سے صرف
پنچ شیل کو مستحکم بنانے کی توقع کر رہے تھے۔ لیکن جیسا کہ پتہ چلا ہے
چینی سپاہی نیفا میں بھی پنچ شیل زندہ باد اور ہندی چینی بھائی بھائی
کے نعرے لگا رہے تھے۔ جنہیں سنکر ہمارے ایک لفٹننٹ جنرل کو زکام
ہو گیا اور بیوی کی قیمتی ساڑھی کے پلو سے ناک پونچھنے کے لئے وہ دہلی
آ پہنچے —— عدم تشدد —— اہنسا پرمو دھرما —— لیکن صاحب
گاندھی جی کی وہ "PASSIVE RESISTANCE" کہاں گئی ——
راشٹر پتا کے ساتھ ہی کیا راشٹر پتا کا سارا فلسفہ جلا یا گیا ہے ——
آپ لوگوں جیسا فلسفہ وہ وام مارگی بدھ بھکشو بھی کہہ رہے تھے جن کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرم فرمائیوں سے بھارتی زندگی سے فرار حاصل کرنے کے عادی ہو گئے تھے اور بھارت غلام ہو گیا تھا ـــــ ایک بختیار خلجی نے صرف اپنے بارہ سو ساتھیوں کے ساتھ اس نالندہ یونیورسٹی کو استادوں اور طالبات کے سمیت صفحہ ہستی سے مٹایا جہاں ہزاروں کی تعداد میں صرف استاد تھے۔ آپ کو چین کی تیاریوں کا علم نہ تھا ـــــ پھر آپ لوگ کو نسا منہ لیکر قوم کی رہبری کرتے ہیں۔ اور وہ آدمی جو آپ کے کانوں کے پاس ہمیشہ چین کی تیاریوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے تھے۔ آپ لوگوں نے انہیں پاگل قرار دیا ـــــ سولہ سال ہمیں آزاد ہوئے ہو گئے امریکہ، برطانیہ اور روس کی امداد و قرض سے ہم نے کارخانے تو بنائے ـــــ لیکن ہمارے پیمنٹ فینانس میں غیر ملکوں کا کتنا حصہ ہے۔ اگر یہی حالت اور بیس برس تک رہی تو ہمارے سارے فینانس پر امریکہ جیسے ملکوں کا قبضہ ہو گا ـــــ سولہ سال میں ہم کچھ نہ کر سکے ـــــ پہلی جنگ عظیم کے بعد جرمنی کی کیا حالت تھی ـــــ لیکن سولہ برسوں میں جرمنی نے کتنی ترقی کی۔ اگر اس کا عشر عشیر تک ہم نے کیا ہوتا تو آج بھارت کا وقار وائٹ ہوس اور وائٹ ہال میں ایک مجبور لڑکی کی عصمت کی طرح نہ بہہ جاتا ـــــ ہمارے پاس کھانے کو روٹی نہیں اور ہمارے سپاہی خالی ہاتھ ہیں، اور ستم بالائے ستم ہم بلواسطہ طور پر غلام بنتے جا رہے ہیں ـــــ عام بھارتی کے پاس بنک بیلنس اور کوٹھیاں نہیں ہیں ـــــ اس کے پاس صرف کچھ گرام سونا ہے۔ اور یہ پشت ہا سے اس کے پاس چلا آ رہا ہے۔ یہی اس کا اثاثہ ہے۔ جو دھیرے دھیرے امریکہ پہونچ رہا ہے۔ ہر بھارتی این، ڈی، الف میں حسب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

استطاعت کچھ نہ کچھ دے رہا ہے ـــــ اور جو آدمی یا جو عورت، روپے، سونا وغیرہ دینے سے اس وقت گریز کرے وہ یقیناً قوم کی جڑوں میں کلہاڑی مار رہے ہیں ـــــ لیکن کیا یہ سب کرنے کے بعد ہماری حالت ٹھیک ہوگی؟ یہ سوال ہر بھارتی کو پریشان کر رہا ہے ـــــ لیکن مجھے کیا، میں یہ کیا سوچ رہا ہوں، اف توبہ میں بہک رہا ہوں، لیکن جگر پر چوٹ پڑتی ہے، تو آنسو آ ہی جاتے ہیں ـــــ سوامی دیویکانندہ نے بھارت ماں کو جاگتے ہوئے دیکھا تھا ـــــ لیکن کروٹ بدل کر وہ پھر سو گئی ـــــ اٹھے گی بھی کیسے ـــــ یہ نیند ایسی نہیں جو خود ٹوٹے ـــــ جگانے والا چاہیئے، لیکن جگانے والا کون ہے؟ ایک شنکر اچاریہ ـــــ ایک شیواجی ـــــ ایک دیویکانند ـــــ ایک نانک ـــــ ایک گاندھی ـــــ ایک امام مہدی ـــــ یا ایک بھارتی لینن چاہیئے۔

ایک کار چلی آ رہی ہے ـــــ تیز روشنی سے میری آنکھیں چندھیا گئیں ـــــ میں گر پڑا ـــــ اس نے ایک چیخ بلند کی اور کاسنساتی ہوئی میرے سارے وجود کو روندتی ہوئی چلی گئی ـــــ وہ سمجھا میں مر گیا اس نے منہ دوسری طرف کیا اور رونے لگا ـــــ اف میرا خیال تھا۔ کہ اس کے آنسو ختم ہو گئے ہیں، لیکن اس نے ضرورت کے لئے چند موتی اس خزانے سے بچا کر بھی رکھے تھے ـــــ آنسو کتنا انمول سرمایہ ہے اس جیسے لوگوں کا ـــــ اٹھو ـــــ نیند کافی ہو گئی ـــــ پیر پر بھات کی اوشا پھیل گئی ـــــ یہ رنگ برنگے نظارے ـــــ پھولوں کی مسکان ـــــ شبنم کے موتی ـــــ کلیوں کی مسکراہٹ ـــــ درد کا آخری پیغام اور سورج کی پہلی کرن کا سندیش ـــــ سب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں ـــــ اٹھو ـــــ جاگو ـــــ بھارت ماں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہے ۔ اس کی پوجا کر کے اس کا آشیرباد لیکر ساری دھرتی ماں کو پرنام کرو ـــــ پرتھوی ماتا کے سندر چہرے سے نفرت کی دھول جھاڑ لو ـــــ اٹھو ـــــ اگر تم اب بھی نہیں جاگے تو پھر تم کبھی نہیں جاگو گے ـــــ ایک ظلم آلود نظر نہ آنے والی تلوار تمہاری گردن کاٹ کر رکھ دے گی ـــــ اٹھو۔ تم نے دنیا کو بہت کچھ دیا ہے ۔ اور اب بھی تمہیں دنیا کو تنیسری عالمگیر جنگ سے بچانا ہے ۔ لیکن ایسا کرنا اس وقت تک فضول ہوگا۔ جب تک کہ نہ تم طاقتور ہو گے ـــــ پہلے خود ایک ہو جاؤ ـــــ پہلے بھارت کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچاؤ ـــــ اگر تم ایسا نہ کرو گے اور اپنی کمزوری، آپسی نفرت اور آپسی کشمکش کو چھپانے کے لئے اہنسا پیار اور اخوت کا سہارا لو گے ۔ یہ ظاہر پرستی ہے ـــــ کمزور کا اہنسا کا اپدیش دینا کتنی مضحکہ خیز ہے ـــــ ہر لحاظ سے خود میں شکتی پیدا کرو۔ اپنے انفرادی کردار کو اٹل بناؤ ـــــ پھر کنول کے پھول کی طرح رہو تمہارا کردار کیچڑ دودھ کی مانند ہے ـــــ جو پانی میں خلط ملط ہو کر ذائع ہوتا ہے ـــــ اسے دودھ میں تبدیل کرو۔ پھر پانی اسے ذائع نہیں کرے گا۔ اٹھو ـــــ جاگو ـــــ" پولیس والے نے اسے تھپڑ مارا پاگل کہیں کا ـــــ صبح ہی صبح چلانے لگا ـــــ اور وہ اٹھو ـــــ جاگو ـــــ سحر ہوگئی" ـــــ چلاتے ہوئے بھاگا ـــــ سحر ہوگئی تھی میں کراہ اٹھا ـــــ کار اگر میرے اوپر سے گئی تھی تو میرا کیا بگڑا تھا ـــــ لیکن پولیس والے نے اس پاگل کو جو تھپڑ مارا اس سے میرا کلیجہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھلنی ہوگیا ـــــ اور وہ میرا دوست جو مجھے مردہ سمجھ کر رو رہا تھا۔ میرے کراہنے کی آواز سنکر میرے پاس آیا۔ تو تم زندہ ہو ـــــ اس نے کہا ـــــ ہاں ـــــ بھلا میں کبھی مر سکتا ہوں ـــــ میرا وجود اٹل ہے۔ میں اٹھ کر اس کے ساتھ بغل گیر ہوا ـــــ دونوں پھر ایک ہوگئے۔ ایک قالب ـــــ ایک جان ـــــ میں اس میں سما گیا ـــــ لیکن ـــــ میں کون ہوں ـــــ آپ نے میرا نام نہیں پوچھا ـــــ آپ نے مجھے ٹکڑوں کے عوض فروخت کیا ہے۔ آپ مجھے اب پہچان نہیں سکیں گے۔ میں آپکا انفرادی ضمیر ہوں ـــــ میں بھارت ـــــ اس بھارت کا ضمیر ہوں جس کے نہ صرف ۱۹۴۷ء میں دو ٹکڑے ہوئے تھے۔ بلکہ جس کے ٹکڑے کرنے کے منصوبے آج بھی ان ممالک میں ہو رہے ہیں ـــــ جنہیں بھارت اور پاکستان دونوں اپنے دوست سمجھ کر بھیک مانگتے ہیں ـــــ

یہ خاکہ دسمبر ۱۹۶۲ء کے ابتدائی دنوں میں لکھا گیا ہے

اثر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زعفران زاریں

معاً میرا اسپِ تخیل اپنی برق رفتاری سے کارتک کی پوغماشی کے چاند سے دور پہونچا اور پردۂ تحت شعور وسیع زعفران زاروں پر پھیل گیا۔

اس پہاڑ کی چوٹی سے یہ کیسی روشنی آرہی ہے۔ ذرا پاس جاکر تو دیکھوں ——

اوہ —— کوئی مہامنی ہے —— یہ روشنی کا سمندر دراصل اس کے چہرے کا نور ہے —— سمادھی میں غرق ہے —— اس کے ارد گرد یہ کون لوگ ہیں —— دیوتا —— ہاں وہی تو ہیں —— اندر —— برہما —— وشنو —— مہیش —— لیکن یہ مہامنی کون ہے؟ —— اس نے آنکھیں کھولیں —— دیوتا اس سے کٹھن ریاضت کی وجہ دریافت کر رہے ہیں ——

"ہستی سر کو خشک کیا جائے ——"

"تو یہ مہامنی کشپ جی ہیں ——

یہ پیر پنجال سے ہی کس کی فوج حواس باختہ ہوکر بھاگ رہی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ان کا سردار کون ہے ـــــ وہ آدمی جو اس سفید گھوڑے پر جو ہیرات سے سرخ زربفت پہنے ہوئے ہے ـــــ اس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہیں ـــــ اس کا چہرہ احساس شکست سے اترا ہوا ہے ـــــ کشمیر کی مہارانی دیدّا نے اس کی فوجوں کو شکست دی ہے ـــــ یہ سلطان محمود غزنوی ہے ـــــ محمود غزنوی ـــــ جس کے کان شکست کے لفظ سے نا آشنا تھے۔ جس کی دور اندیشی، فوجی تدبر اور بہادری کے سامنے اننگ پال جیسے دیر نہ ٹھہر سکے۔ لیکن رہتی دنیا تک مشہور رہنے والا یہ فاتح اس وقت شکست کھا کر جا رہا تھا۔ اور شکست بھی اسے دی ہے تو ایک عورت نے ـــــ اس احساس سے اس کی گردن جھکی جا رہی ہے۔

اور مہارانی دیدّا ـــــ وہ ہنس رہی ہے ـــــ عظیم ہے وہ ملکہ جس نے اس جیسی عورت کو پیدا کیا، اور مبارک ہے وہ قوم جس کو رانی دیدّا جیسی عورتوں کی رہبری حاصل ہے۔ اور جس کے بچے ایسی ہی عورتوں کی آغوش میں پل رہے ہیں ـــــ

آسمان سے ایک تخت اترا اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے وشالِ زعفران کے کھیت ایک عالیشان دربار میں بدل گئے ـــــ ایک سونے کا سنگھاسن ہے جو رنگ برنگے جواہرات سے جگمگا رہا ہے۔ دربار کی تمام نشستیں چاندی کی بنی ہوئی ہیں۔ فرش قیمتی پتھروں سے سجا ہوا ہے۔ سنگھاسن کے دائیں طرف مہاتما بدھ کی ایک مورتی ہے جس کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گلے میں موتیوں کی مالائیں ہیں ـــــ دربار کی دیواروں پر سنسکرت اور پالی زبان میں زرد جواہرات جڑ کر کچھ شلوک کندہ کر دیئے گئے ہیں دور سے آواز آ رہی ہے ـــــ کیسی آواز ہے؟ ـــــ تمام درباری کھڑے ہو گئے۔ آواز اب صاف سنائی دے رہی ہے۔

"بودھم شرنم گچھائے ـــــ"

کون ہے ـــــ؟ کوئی بھکشو ہے شاید ـــــ واہ! واہ! چہرے سے کیا روحانی جلال برس رہا ہے ـــــ اس کے ساتھ یہ پسر اسی کون ہے؟ جس کی طرف دیکھ کر چانڈ کی پیشانی پر شرم سے پسینہ آتا ہے ـــــ اوہ ـــــ میں نے اسے پہچان لیا ـــــ یہ رانی امرت پربھا ہے ـــــ اور وہ بھکشو جو مجھے لگ رہا ہے ـــــ دراصل راجہ میگواہن ہے ـــــ ہاں وہی جس کے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا سایہ کرتا ہے جبھی تو اس کا نام میگواہن ہے ـــــ

"بودھم شرنم گچھائے ـــــ"

دولو سنگھاسن پر بیٹھ گئے ـــــ لیکن یہ باہر سے کیا شور اٹھا کوئی بوڑھا برہمن ہے ـــــ بے تحاشا دربار کی طرف چلا آ رہا ہے اسے کوئی نہیں روکتا ہے ـــــ حالانکہ اس کے پاؤں کیچڑ سے بھرے ہوئے ہیں ـــــ اور دربار کا فرش گندہ ہو رہا ہے ـــــ وہ تخت کے قریب پہونچ گیا ـــــ اور اب مہاراج کی دہائی دے رہا ہے۔

"مہاراج کا قانون پرجا کے لئے ظلم بن چکا ہے ـــــ میں آپ سے آپ ہی کے بارے میں شکایت کرنے آیا ہوں ـــــ آپ ہی میرے ملزم ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راجہ میگواہن کھڑے ہو کر برہمن سے کہہ رہے ہیں ــــ
"کیا شکایت ہے بزرگ برہمن کو مجھ ناچیز سے ــــ پورا پورا انصاف ہوگا ــــ بودھ شرنم گچھائے ــــ"
"مہاراج کی آگیا سے پشو کا بلیدان بند کیا گیا ــــ میرا اکلوتا بیٹا مر رہا ہے ــــ برہمن کہہ رہے ہیں کہ اس کے بچنے کا واحد علاج ہے ایک بھیڑ کی قربانی ــــ جو میں دے نہیں سکتا ہوں ــــ کیا مہاراج کا یہ مجھ پر ظلم نہیں کہ بھیڑ کا بلیدان کرنے کے بجائے مجھے اپنے اکلوتے بیٹے سے ہاتھ دھونے پڑ رہے ہیں ــــ
راجہ میگواہن ساکت کھڑے ہیں ــــ امرت پربھا اُن کی طرف دیکھ رہی ہے ــــ دونوں کی آنکھیں پرنم ہیں۔ مہاراجہ مہاتما بدھ کی مورتی کے آگے ہاتھ جوڑ کر گر پڑے ــــ
بھیڑ اور برہمن کا بیٹا ــــ ایک آتما کے دو لباس ــــ ایک کی موت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہوگی ــــ لیکن یہ میں کیا سن رہا ہوں ــــ میگواہن برہمن سے کہہ رہے ہیں ــــ مجھے اپنے بیٹے کے لئے بلیدان کرو ــــ"
سب درباری حیران ہیں ــــ لیکن میگواہن نے تلوار اٹھائی ــــ رانی امرت پربھا دوڑتی ہوئی سامنے آکر کہہ رہی ہے ــــ
"مجھے بلیدان کیجئے ــــ"
"نہیں امرت ــــ میگواہن بھگوان بدھ کی آزمائش پر پورا اترے گا ــــ"
"لیکن میں آپ سے الگ کوئی اور نہیں ہوں ــــ آپ میرے آدھے شریر ہیں"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"نہیں امرت، تم جاؤ ـــــ میں تمہیں ایک پتنی اور ایک راجہ کی حیثیت سے حکم دیتا ہوں، کہ میرا راستہ مت روکو ـــ"

رانی نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔ عورت راجہ کا حکم ٹھکرا سکتی ہے، لیکن پتنی کا نہیں"

میگواہن نے تلوار اٹھائی ـــــ بودھم شرنم گچھائے ـــ"

اور تلوار کا وار چلا ـــ لیکن یہ تلوار معلق کیسے ہوگئی ـــ اوہ کسی دیوتا نے تلوار کو پکڑا ہے ـــ میگواہن سن رہا ہے ـــ

"راجہ تم واقعی اپنے دھرم کے سچے ہو ـــ اپنسا پرمو دھرما ـــ برہمن کا بیٹا ٹھیک ہوگیا ہے ـــ"

"بودھم شرنم گچھائے ـــ"

راجہ میگواہن ـ کیا تم جیسے راجے اور رانی امرت پربھا جیسی رانیاں دنیا میں اور پیدا ہوتے رہیں گے؟

یہ کسکا لشکر ہے۔ جو پہاڑوں کا سینہ چیرتا۔ برفستانوں کو کھوندتا۔ دریاؤں کو پاٹتا، اور دیرانوں کو گلزاروں میں تبدیل کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ کتنا بڑا لشکر ہے لیکن ان کا جوش ان کی تعداد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ لشکر کے آگے آگے یہ گھوڑے پر کون سوار ہے۔ اس کے چہرے کی طرف دیکھنے کے لئے انسان کو پتھر کا کلیجہ چاہئے اس کے گھوڑے کے سموں کی آواز سنکر دہلی، قنوج، سمرقند، تاشقند، اور کاشغر کے مضبوط قلعوں کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ اس کی تلوار برق رفتاری سے دشمن پر بجلیاں گراتی ہے۔ اس کے نام کا خوف ہی میدان جنگ میں وہ کام کرتا ہے جو ہزاروں کے لشکر سے نہیں ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کی رعایا مندروں میں اس کی سلامتی اور کامیابی کے لئے دن رات دعائیں مانگتی ہے۔ یہ کشمیر کا مشہور فاتح للتادتیہ مکتاپیڈ ہے جو اپنی رعایا سے اپنے بچوں جیسی محبت کرتا ہے۔ راتوں کو بھیس بدل کر گلی گلی کی خاک چھانتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلائے۔ پیاسوں کو پانی پلائے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی پیاس بجائے اور دردمندوں کے درد کا مداوا بنے۔"

اب راجہ کچھ لکھ رہے ہیں، "اپنے جانشین کے لئے کچھ ہدایتیں، جنہیں پڑھ کر آنے والی نسلوں کے دانشور رشک کرا ٹھیں گے" اور للتادت "ایک عظیم فاتح اپنا سب کچھ تیاگ کر کے کسی بن کیطرف جا رہا ہے"۔۔۔ اے سمراٹ اگر تمہارے دور حکومت کا نام جمہوریت ہوتا تو مجھے جمہوریت سے کوئی شکوہ نہ ہوتا۔۔۔!

ایک عالیشان مندر ہے۔ میلوں تک پھیلا ہوا۔ اس کے کلس پر مصنوعی آفتاب صبح کے وقت طلوع ہوتا ہے۔ "انجینیرنگ کا لاثانی نمونہ" اور اس وقت کوئی سمر سمراٹ اپنا تاج ہاتھوں میں لئے مندر میں داخل ہو رہا ہے"۔ اس نے تاج بھگوان وشنو کے قدموں میں رکھ دیا اور روتے ہوئے اپنا سر پتھر دل سے ٹکرا رہا ہے۔۔۔ اس کے لبوں سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں۔۔۔

"مہا پربھو۔۔۔ باڑھو کو روس دو۔۔۔ مجھ سے پرجا کا دکھ دیکھا نہیں جا سکتا ہے میں اپنا بلیدان کرنے کو تیار ہوں۔"

تو یہ بوڑھا تاجدار اونتی ورمن ہے۔۔۔ فن اور فنکار کا پرستار اونتی ورمن یہ کیسی دھول ہے۔۔۔ یہ مندروں کو کون مسمار کر رہا ہے۔؟ یہ اونتی ورمن کے ورثہ کا خون کس کے ہاتھوں سے ہو رہا ہے۔؟ آہ۔۔۔ اس نے اس مندر کے گرانے کا حکم بھی دیا، جو اگر قائم رہتا تو دنیا کا پہلا عجوبہ تسلیم کیا جاتا۔ یہ درندہ کون ہے جس کے لباس پر معصوم بچوں کے خون کے داغ ہیں۔؟ اس کا چہرہ درندوں جیسا ہے۔ سلطان سکندر۔۔۔ اوہ۔۔۔ تو یہی وہ جنگلی اور انسانیت کا عظیم دشمن بیوقوفوں کی جنت میں رہنے والا ہے۔ جسے تاریخ سکندر بت شکن کہتی ہے۔ اور وہ ہے اس کا نائب سہ بٹ، جس نے ایک ایک ہندو کو قتل کرایا۔ اس پاجی کے لباس سے بدبو آ رہی ہے۔ آہ۔۔۔ یہ سب کچھ مذہب کے نام پر ہوا۔ لیکن درندے کیا جانتے ہیں کہ مذہب کیا ہے اور دھرم کیا ہے۔۔۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دربار سجا ہوا ہے۔ سلطان کسی کے انتظار میں ہیں۔ ایک برہمن داخل ہوا۔ خود سلطان اس کی پیشوائی کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اب اسے اپنے پاس بٹھا کر اپنا ہاتھ دکھا رہا ہے۔ جو اس برہمن کی مہربانی سے بالکل ٹھیک ہوا ہے۔ سلطان زین العابدین برہمن سے کچھ مانگنے کا شدید اصرار کر رہے ہیں۔ لیکن۔ برہمن انکار کر رہا ہے۔ سلطان مانتے نہیں۔ وہ اپنے محسن کو بہت کچھ دینا چاہتے ہیں۔ اور برہمن مجبور ہو کر کہتا ہے۔"

عالم پناہ مجھ جیسے غریب برہمن کو مال و خزانہ سے کیا کرنا ہے۔ نوکر لونڈیاں لیکر کیا کرنا ہے۔ ہاں اگر آپ مجھے کچھ دینا ہی چاہتے ہیں تو ہندوؤں کا وہ ٹیکہ معاف کیا جائے، جو سلطان اورنگ زیب محکم الزام نے صرف اس لئے ہندو رعایا کے لئے وصول کرنے شروع کیا تھا۔ بادشاہ حیران ہے۔ اس برہمن نے یہ کیا مانگا۔

"شہری بٹا ——" بڈ شاہ، کشمیریوں کے محبوب بادشاہ نے کہا۔

"ہم تم سے بہت خوش ہیں، تم نے جو چیز مانگی ہم وہ تمہیں ضرور دیں گے انشاء اللہ نہیں سرکاری ملازمتوں میں اور دیگر چیزوں میں بھی ہندوؤں کا برابر کا حصہ رہیگا۔ لیکن ہم تمہیں بھی جانے نہ دیں گے تمہارے جیسے آدمی کی ہم کو ہر وقت اشد ضرورت ہے۔

"اے کشمیریوں کے دلوں میں راج کرنے والے بڑے بادشاہ کاش موجودہ حکمران بھی تمہیں یاد رکھتے اور کاش آج بھی کوئی شہری بٹا صرف ایک پل کیلئے کہیں سے نمودار ہوتا ——!

کوئی عورت ہے عریاں، بالکل بادر زاد، یہ مست ہے، اور مستانہ چال چلتی ہوئی کار ہی ہے

دیہچہ لرزے دارہ بہ نزد پرم "پیران چورا لم نہ دیو تمس دم

ہر دیہ چہ کو ٹھرہ اندر کنڈم " اوم مے چو مکہ تو مس ہم

(لفظی معنی:۔ میں نے اپنے جسم کی تمام کثافتیں اور اور دھبے یعنی اندریہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بند کر ڈالیں اور پرانوں میں چھپے ہوئے چور کو اپنے دل کے ٹکڑے میں باندھا اور اوم کی چابک اس پر برساتی رہی۔

اس کا نام للّی العشوری ہے۔ واحدانیت کی پرستار، جس میں پار پر برہم گم ہو گیا ہے یا جو پار پر برہم میں گم ہو چکی ہے۔ جس کا کلام فلسفانہ حقائق اور تصوف سے لبریز ہے، جو صرف اس لئے مادر زاد پھرتی ہے کہ اسے "شو" کے بغیر دنیا میں کوئی سر دلنظر ہی نہیں آتا ہے ــــ

واہ واہ! کیا گیت ہے، کیا حسن ہے، اور کیا شباب ہے ــــ کنواری لڑکیاں زعفران چن رہی ہیں ــــ ان میں ایک لڑکی ہے" بالکل چاند کا ٹکڑا ــــ وہ گا رہی ہے، آواز میں کتنی مٹھاس اور لوچ ہے۔ کون ہے یہ لڑکی۔ ہا زون ــ زون یعنی چاند، حبہ خاتون، عبدی راتھر کی بیٹی اور مشہور شاعرہ، لیکن وہ چنار کے سائے میں کون گھوڑے پر بیٹھ کر حبہ خاتون کی آواز سنکر اور اُسے دیکھکر بے ہوش ہو گیا ہے ــ ذرا پاس جاکر تو دیکھو ــ اوہ ــ یہ یوسف ہے ــــ یوسف شاہ چک ــ کشمیر کا آخری خود مختار بادشاہ ــ جسے حبہ خاتون کی آواز اور حسن نے گائیل کر دیا ہے۔

لیکن میرے خدایہ میں کیا دیکھ رہا ہوں ــــ حبہ خاتون کسی کا دامن پکڑے فریاد کر رہی ہے ــ لیکن یہ کونسی جگہ ہے۔ طرفات کا میدان تو نہیں۔ ہاں وہی تو ہے" اور حبہ خاتون نے یہ کس کا دامن پکڑا ہے میں نے اسے شاید دیکھا ہے۔ کوئی پر جلال تاجدار ہے۔ اور حبہ خاتون اس کا دامن پکڑ کر فریاد کر رہی ہے۔

"اے میرے معبود ــــ یہ آدمی جس کا دامن میں نے پکڑ رکھا ہے.... جلال الدین اکبر ہے جسے دنیا والے اکبر اعظم کہتے ہیں، کہتے ہیں اس نے کوئی ظلم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہیں کیا ہے۔ لیکن میرے مولا یہ میرا مجرم ہے۔ اس نے کشمیر پر حملہ کیا لیکن جب اس کی فوج کے دانت کھٹے ہو گئے تو اس نے بڑی صلح کی اور اسے دہلی آنے کی دعوت دی، وہاں اسے نظر بند کر ڈالا ــــ میں یوسف کا انتظار کرتی رہی۔ لیکن وہ واپس نہ آیا۔ میں گریز کے برفانی پہاڑوں پر اسے اپنے گیتوں سے پکارا۔ لیکن میرے پکارنے سے اس ظالم کا دل نہ پسیجا جس کا دامن میں نے تھام لیا ہے۔ اپنے محبوب کے فراق میں میں نہ جانے کب اور کہاں اور کس وقت کس سی کی حالت میں میری تڑپتی ہوئی روح پرواز کر گئی۔ اکبر کی توسیعی پسندی نے تو اسے اندھا بنایا تھا۔ جس کا ثبوت راجپوتانہ کی سرزمین ہے۔

یہ ایران کا مشہور شاعر صائب کس سے "کرالہ پن" کے معنی پوچھنے کیلئے ایران سے کشمیر آیا ہے۔ یہ کون خودار شخص ہے جس نے اورنگ زیب عالمگیر کی دعوت یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ شہنشاہوں کے دربار میں دیوالوں کا کیا کام۔ یہ غنی ہے، کشمیر کا لافانی فارسی شاعر، اس محفل میں اور کون کون ہے۔ ذرا دو چار سے ملوں، کالی داس، بھارت کا شیکسپیر اور حقیقت میں شیکسپیر سے بہت بلند میگھ دوت، اور شکنتلا جیسے ادبی شاہکاروں کا خالق، جو پیدا تو کشمیر میں ہوا۔ تعلیم بھی یہی پائی۔ لیکن جس کی موت لنکا میں ہوئی، کلہن۔ کشمیر کا ہی نہیں بھارت ورش کا پہلا قابل اعتبار اور حقیقی مورخ، چرک ــــ دینا ــــ طب میں انقلاب پیدا کرنے والا حکیم اور ماہر جراحی ــــ ناگ ارجن اور اشوگھوش ــــ دینائے فلسفہ کے درخشندہ تارے۔ وشنو شرما ــــ پنچ تنتر جیسا ادبی شاہکار پیش کرنے والا۔ اقبال، سرشار، پریم چند، شمس فقیر۔ کرشن داس ــــ رسول میر، یہ بہت بڑی فہرست ہے۔ سب کا جائزہ ممکن نہیں ــــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ بلند آواز میں کون تلاوت قرآن شریف کر رہا ہے۔ واہ، واہ! کیا خوش الحانی پائی ہے۔ کانوں میں جیسے کہ کوئی آب حیات کے قطرے انڈیل رہا ہے۔ روح خوشی سے باغ باغ ہو جاتی ہے۔ پیشانی سے روحانی تقدس برس رہا ہے۔ جیسے دیکھکر سالہا سال کے بیمار کو شفا مل سکتی ہے۔ کس نے دروازہ کھولا اور اندر آکر اطلاع دی۔

"سب لوگ جمع ہو چکے ہیں ——"

اس سرد سو من نے سر سے اشارہ کیا اور چند منٹ بعد قرآن شریف احترام سے بند کیا۔ یہ باہر جانے لگا —— کیوں نہ میں بھی اس کے ساتھ جاؤں۔ ہاں مجھے ضرور جانا چاہئے —— بہت سارے لوگ جمع ہیں۔ کوئی مجلس ہے۔ باتیں شروع ہو کر بحث میں بدل گئیں۔ آخر تجویز پاس ہوئی —— مہاراجہ رنجیت سنگھ سے مدد حاصل کرنے کی اور اس کام کے لئے بیربل در کو چنا گیا۔ لیکن بیربل در کیا کہہ رہا ہے۔

"میری بیوی بچوں کا ذمہ دار کون رہیگا۔ کیونکہ جب پٹھان بادشاہ عظیم خان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں لاہور رنجیت سنگھ کے پاس مدد کی درخواست لے کر گیا ہوں تو وہ مجھے اور میرے بال بچوں کو قتل کرنے سے باز نہ رہیگا

سب کے چہرے اتر گئے۔ بیربل سچ کہہ رہا ہے۔ لیکن اس کی بات کا جواب دینے میں کسی میں جرأت نہیں ہے —— مغاد ہی تلاوت کرنیوالا کھڑا ہو گیا ہے اور تمام مجلس پر حقارت سے ایک نظر پھینک کر کہہ رہا ہے۔

"افسوس کا مقام ہے کہ آج وہ کشمیری بزرگ بن گئے ہیں۔ جن کی کمند چاند اور تاروں سے آگے پہونچ جاتی تھی۔ پنڈت بیربل —— آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں، میرے جیتے جی کوئی آپ کے بچوں کا بال تک بیکا نہ کرے گا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور بیربل در اس آدمی کے شانے پر تھپکی دیکر کہہ رہا ہے۔